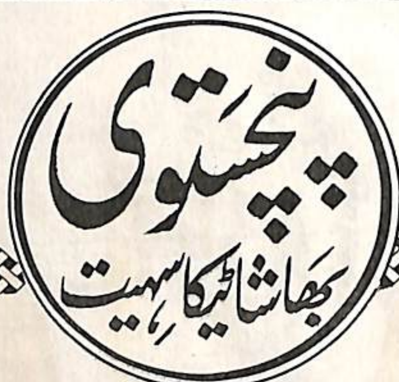
PUNCHSATVI





पञ्चस्तवी



ٹیکا لیکھک:
پریم ناتھ شاستری







پرکاشک :
پریم ناتھ شاستری
جیوتش کاریالیہ گول گجرال جموں توی

لکھشمی پرنٹنگ ورکس لال کنواں دہلی میں چھپا۔



دوشبد

کشمیر کے شیو درشن کے آدھار سے بھکتی کے آویش میں، شامبھوی اوستھا پر پہنچے ہوئے، برھمہ نشٹھ یوگی، چھند، ویاکرن، النکار شاستر کے پرکانڈ وِدوان کسی کشمیری پنڈت نے اس "پنچستوی" کی رچنا کی ہے۔ پنچستوی کار نے اس سارگربھت سُتوتی میں کہیں اپنے نام کا ذکر نہیں کیا ہے۔ بلکہ اپنے کو ماتا کی سُتوتی کا ان اِدھیکاری جان کر کہا ہے۔
ہے ماتا! جہاں برہسپتی وغیرہ۔ آپ کا ورنن کرنے میں موُک ہو جاتے ہیں وہاں میری گنتی کس میں ہے۔ اگر میں یہ سُتوتی کرتا ہوں یہ میں خود نہیں کرتا ہوں آپ کے بھکتی کا آویش کروا رہا ہے۔ پنچستوی کار کو یہ پوُرن وِشواس تھا یہ سُتوتی میں خود نہیں کرتا ہوں بلکہ مجھے نمت بنا کر ماتا خود کر رہی ہے یہی کارن ہے پنچستوی کار نے اِس سَتوتی میں اپنے نام کا ذِکر نہیں کیا ہے۔ پرنتو پنچستوی کے سوادھیائے یہ بات نشچت ہو جاتی ہے پنچستوی کار کشمیری برہمن ہے اور شاردھا ماتا خود ہی اِس کی رچنا کرنے والی ہے، یہی کارن ہے اس پنچستوی کا نام سُنتے ہی خصوصی طور کشمیری پنڈت کی آدھیاتمک تار ہلنے لگتی ہے، پنچستوی کا شلوک پڑھتے وقت اتھوا سنتے وقت ارتھ کا گیان ہو یا نہ ہو اکثر ہر کشمیری پنڈت کی وانی گدگد ہو جاتی ہے، شریر پُولکت ہو جاتا ہے آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارائیں بہنے لگتی ہیں، اور بھکتی کے آویش میں جھُومنے لگتا ہے
بچپن سے ہی مجھے گورُو مہاراج کی پریرنا سے اِس "سُتوتی" کے ارتھ سمجھنے اتھوا ارتھ لکھنے کی پربل اچھیا تھی، یہ اُن کی پریرنا کا ہی پربھاؤ ہے کہ میں نے ایک الپہ گیہ ہوتے ہوئے بھی اس سارگربھت سُتوتی پر یہ سادھارن سا ارتھ لکھنے کا پریتن کیا ہے پنچستوی کار کے ہی شبدھوں میں सावद्यं निर्-अवद्यम्-अस्तु यदि वा, یہ میرا پریتن دوش رہت ہے یا دوش رسہیت۔ میں نے یہ ارتھ وِدوانوں کے لئے نہیں بلکہ ماتا کے اُن بھکتوں کے لئے جن کو پنچستوی کے ارتھ کا بالکل گیان نہیں ہے لکھا ہے اگر ایسے ماتا بھگتوں کو میرے اس پریتن سے پنچستوی کے سرسری ارتھ سمجھنے میں کچھ سہایتا ملے تو میں اپنے کو کرتہ کرتیہ مانوں گا۔

"پنچستوی" "ستو" کا ارتھ ہے پرشنسا کرنا اتھوا ستُوتی کرنا۔ اِس ستُوتی میں پانچ وبھاگوں میں ماتا کی سُتوتی اتھوا ورنن کیا گیا ہے اس لئے "پنچستوی" نام رکھا گیا۔

"پانچ ستو" پہلے وِبھاگ کا نام ہے (۱) "لگھوُستو" (۲) "چرچستو" (۳) "گھٹستو" (۴) "امبستو" (۵) "سکلہ جننی ستو"

अथ -सकलजननी स्तव:पञ्चम:

سکلہ جننی ستو

پنچستوی کا ہر ایک شبد ایک ایک منتر ہے۔ پنچستوی کار نے اس ستوتی کا آغاز" اینم " اس منتر سے کیا ہے۔ پنچستوی کے آخر میں اِنتم شلوک کی آخری پنکتی مکمل رُوپ سے منتر ہے جس میں ماتا کو" سکلہ جننی"، شبد سے پُکارا ہے۔ اس لئے ستوتی کا نام" سکلہ جننی ستوتی" رکھا ہے۔ پنچستوی کا آخری منتر ہے۔

ہے سکلہ جگت کی ماتا میری اوش رکھشیا کر۔

सर्वधर्मान्-परित्यज्य-माम्-एकं शरणं व्रज।

بھگوان کرشن ارجن سے کہتے ہیں۔

سب دھرموں کو چھوڑ کر سر ودھرمان، پرتیجیہ مام، ایکم، شرنم ورجہ" ماتا کی شرن میں جاؤ۔

सकल जननि! सात्वं पाहि मां-इत्यवश्यम्

हे सकल जगत् की माता! मेरी अवश्य रक्षा कर।

अथ लघुस्तवःप्रथम :

لگھُوستَو

پہلے ستَو کے آخری شلوک میں پنچستوی کار نے اپنے کو ماں کی سُتوتی کرنے میں انہ ادھیکاری جانکر "لگھُو تو" پد کا پریوگ کیا ہے۔ لگھُتو کا ارتھ ہے، ہلکا، اوچھاپن، تُوچھ، تھوڑا۔
اس ستو میں یہ "لگھوتو" پد سار گربھت ہے۔ اِسی بھاؤنا سے اِس سَتو کا نام "لگھُوستو" رکھا ہے۔ اتھوا۔ پہلے ستو میں سبھی ستوؤں سے کم شلوک ہونے کے کارن "لگھُوستو" نام رکھا ہے۔

अथ चर्चस्तवःद्वितीयः

چَرچستو

اس ستو میں پنچستوی کار نے بِھن بِھن پرکار سے ماں کی استُوتی پرشنسا اتھوا چرچا کی ہے اس لئے اس سَتو کا نام چَرچستو ہے۔

अथ घटस्तवःतृतीयः

گھٹستو

دوسرے نتھا تیسرے ستو میں خصوصی طور سے سادھک نے اَشٹ سِدھیوں کا ورنن کیا ہے۔ اُپنشدوں میں کہا ہے کہ وہ "سمُوت"، "آتما" گھڑے میں اشٹ سِدھیوں کے ڈھکن سے ڈھکا ہوا ہے، جو اِن اشٹ سِدھیوں میں نہ اُلجھ کر اَشٹ سِدھی رُوپی ڈھکن کو ٹُھکراتا ہے وہی "سموت" اتھوا آتما" کو جان سکتا ہے، سموت گھڑے میں ہونے سے اس ستو کا نام "گھٹستو" ہے۔

अथ -अम्बस्तवःचुतर्थः

امبَستو

اس ستو میں پنچستوی کے رچنا کار نے باربار "اَمبہ" اِس نام سے اُس پراشکتی کو پُکارا ہے، اس لئے اس سَتو کا نام "امبہستو" رکھا گیا ہے۔

अथ -सकलजननी स्तवःपञ्चमः

سَکلہ جننی ستو

پنچستوی کا ہر ایک شبد ایک ایک منتر ہے پنچستوی کار نے اس ستوتی کا آغاز "اینم" اس منتر سے کیا ہے۔ پنچستوی کے آخر میں اِنتم شلوک کی آخری پنکتی مکمل رُوپ سے منتر ہے جس میں ماتا کو "سکلہ جننی"، شبد سے پُکارا ہے۔ اس لئے سُتوتی کا نام "سکلہ جننی ستوتی" رکھا ہے۔ پنچستوی کا آخری منتر ہے۔

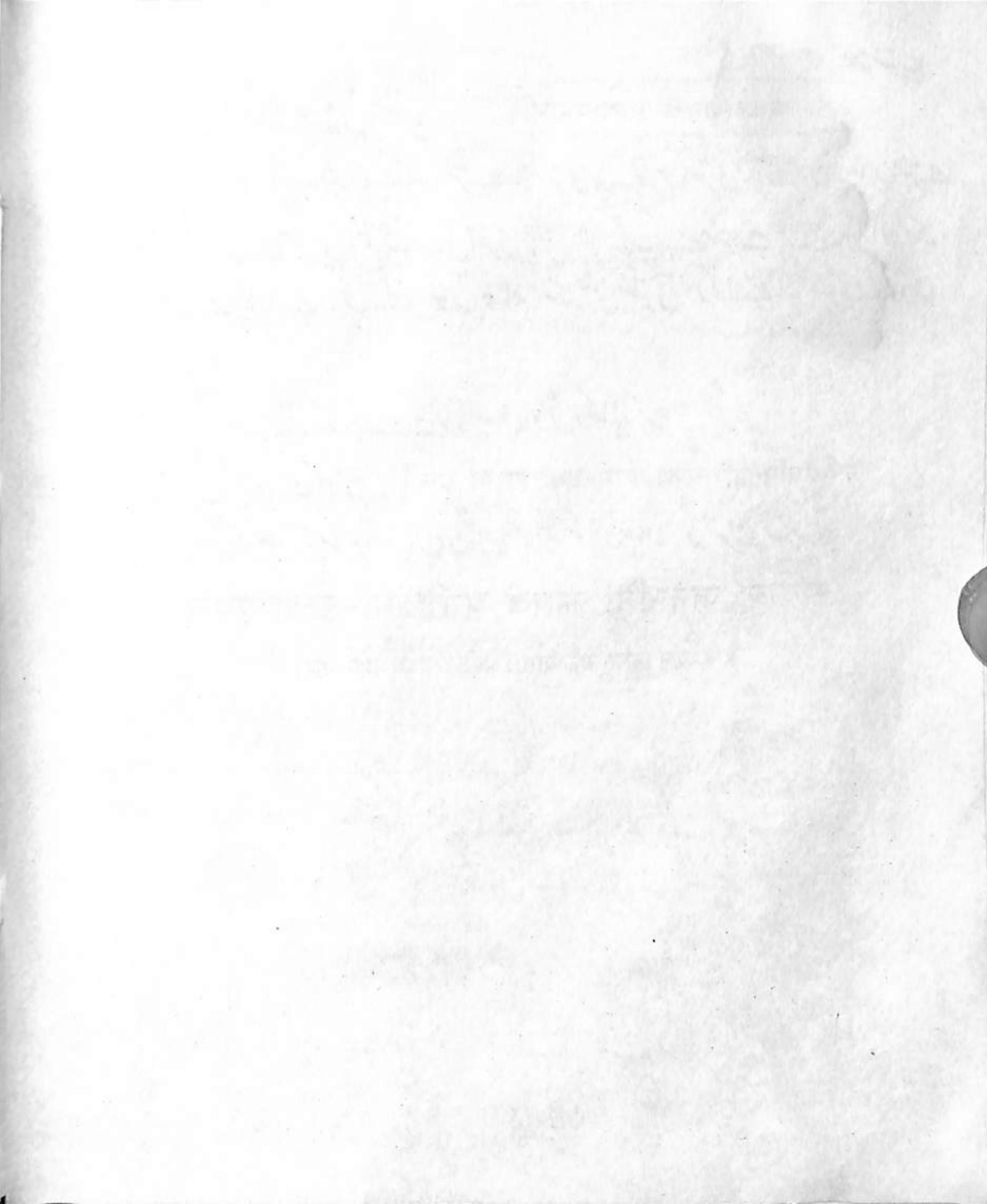
ہے سکلہ جگت کی ماتا میری اوش رکھشیا کر۔

भगवान کرشن ارجن سے کہتے ہیں۔ सर्वधर्मान्-परित्यज्य-माम्-एकं शरणं व्रज।

سب دھرموں کو چھوڑ کر سَرودھرمان، پریتیجیہ مام، ایکم شَرنم ورجہ" ماتا کی شرن میں جاؤ۔

सकल जननीनि! सात्वं पाहि मां-इत्यवश्यम्

हे सकल जगत् की माता! मेरी अवश्य रक्षा कर।



ॐ

अथ लघुस्तवः-प्रथमः

श्रीत्रिपुर-सुन्दर्यै नमः

ऐन्द्र-स्येव शरासनस्य दधती, मध्ये ललाटं प्रभां
शौक्लीं कान्तिम्-अनुष्ण-गौर्-इव शिरस्या-तन्वती सर्वतः।
एषाऽसौ त्रिपुरा हृदि-द्युतिर्-इवो,-ष्णांशोः सदा-हःस्थिता
छिन्द्यात्-नः सहसा पदै-स्त्रिभिर्-अघं, ज्योति-र्मयी वाङ्-मयी

شری ترِپور، سوندر یئے، نماہ-

لگھوستواہ، پرتھماہ

(۱) آیندر، سیے و، شراسنہ سی، ددِتی-مدھیے لہ لاٹم، پربھام
شوکلیم، کانِتم، اُنوشنہ گور، یہ و، شِرسیاتن وتی، سروتاہ
یے شاسو، ترِپوُرا، ہردی، دیوترِ، یہ ووش-نامشو، سداہس تھتا
چھندیات، ناہ، سہسا، پدیر، ترِبھر، اگھم-جوترِمئی، وانگھ مئی

ارتھ - پرکاش مئی، وِمرش مئی وہ ترِپُورا بھگوتی جو للاٹ میں اِیندر دھنُوش کی بانتی شوبھا کو دھارن کی ہوئی ہے۔ سر میں ہر طرف نِرمل دِیپتی کو پھیلائی ہوئی ٹھہری ہے۔ جو ہردَیہ میں سُریہ..... جیسی چمکتی ہوئی دِیپتی سے ہر وقت پرکاشِت رہتی ہے، وہی ترِپورا بھگوتی (اسی شلوک) کے تین پادوں میں ٹھہرے ہوئے تین بیج اکھشروں سے ہمارے پاپوں کا بنا کسی وِلمبھ کے ناش کرے۔

ٹِپنی :- پنچستوی کار نے "پرم تتو" کا ساکھیات کار کر کے ہی اپنے انُبھو کے آدھار پر ہی اس پنچستوی ستوتر کی رچنا کی ہے جس کا سنکیت (اشارہ) پہلے ہی شلوک میں ملتا ہے۔ پہلے ہی شلوک میں اپنی ایشٹ دیوی کو "ترِپُورا نام سے" پکارا ہے بلکہ اس ترِپورا نام کو اس ستوتر میں ۱۴ بار لایا ہے۔ پہلے ستو کے ۱۶ ویں شلوک میں اس نام کی خود ویکھیا کی ہے۔ گورو منتر چونکہ گوپنی چھپانے کے یوگیہ ہوتا ہے) اس لئے اپنے ایشٹ منتر "ایئم، کلیم، سَوہ" کو اسی شلوک کے تین پادوں میں گُپت رُوپ میں رکھا ہے۔ جیسے "ایندریسو" " ऐन्द्रस्येव " میں ایئم " ऐं " "شوکلیم" क्लीं " میں "کلیم" "ایشاسَو" میں "سَوہ" एषासौ में सौ:

اس شریر رُوپی مندر میں اُس وِمرش مئی ماں کے ملنے اتھوا ساکھیاتکار کے تین کیندر ہیں، للاٹ، سر، ہردیہ۔ للاٹ میں ایئم (ऐं) سر میں کلیم (क्लीं) ہردیہ میں سَوہ (सौ:) بیج اکھشر کا دھیان کیا ہے جس کے پھل سروُپ سادھک نے للاٹ میں اِیندر دھنوش کا شیتل پرکاش جیسا، سر میں امرت کو ٹپکاتے ہوئے چندرمہ کے پرکاش کی بھانتی، ہردیہ میں سُریہ کے چمکتے ہوئے تیز پرکاش والی جیسی سموِت رُوپا وِمرش مئی ماں اُس مہتی شکتی کا ساکھیات کار کیا۔

جس شکتی کو شیو درشن میں سموِت۔ وِمرش۔ پرکاش۔ چیتنا۔ ویدانت میں "اہم" اتھوا "آتما" نام سے پکارتے ہیں۔

या मात्रा त्रपुसी-लता-तनु-लसत् तन्तू-त्थिति-स्पर्धिनी
वाक् बीजे प्रथमे स्थिता तव सदा, तां मन्महे ते वयम्।
शक्तिः कुण्डलिनी-ति विश्व-जनन, व्यापार-बद्धोद्यमा
ज्ञात्वे-त्थं न पुनः स्पृशन्ति जननी, गर्भेर्भकत्वं नराः

(۲) یا ماترا، ترپُوسی، لتا، نہ نُو، لتا لہ ست۔تن تُوت، تھیہ تی، سپرھی واک، بی جے، پرتھمے، ستھ تھا، نہ وَ، سدا تام من مہیے، تے وِیم شکھتی، کُنڈلینی تی، وِشو، جن نہ، ویاپار، بدھو، دیما گیا تو بے تنتھم، نہ، پُوناہ، سپرشن تی، جن نی، گربھر بھکوتم، نراہ

ارتھ :۔ آپ کے بیج اکھشر منتر (ایم) " ऐं " جو اُوتکرشٹ شکتی ہے، وہ گیو بھیر لتا کی اُتپن کی ہوئی چمکتی ہوئی سُوکھیم بیج کے ساتھ ہوڈ کرتی ہے (یعنی سُوکھیم سے بھی سُوکھیم ہے) جو وانی کے بیج منتر "ایم" " ऐं " میں ٹھہری ہے ایسا ہم آپ کے بھکت جن مانتے ہیں پرنتو کئی بھکت اس اُوتکرشٹ شکھتی کو جگت کو اُتپن پالن سنہار کرنے والی سرو شکھتی متی کنڈلینی شکھتی جانتے ہیں۔ ایسے بھکت ماں کے گربھ میں بالک بھاؤ کو پراپت نہیں ہوتے ہیں۔ یعنی جنم مرن کے چکر سے چھٹکارا پاتے ہیں۔

ٹپنی :۔ اُس ماترا (سموت) کا سورُوپ کیسا ہے جس کا ورنن اپنشدوں میں ایسے ملتا ہے: "انور نی یان، مہتو مہی یان" " یتو وا، ریہ مانی بھوتانی جاینتے" جو سموت سُوکھیم سے بھی سُوکھیم ہے۔ مہان سے بھی مہان ہے۔ جس سے سبھی پرانی پیدا ہوتے ہیں جس سے جیوت رہتے ہیں جو شکھتی ہر پرانی میں کنڈلینی روپ میں ٹھہری ہے

दृष्ट्वा संभ्रमकारि वस्तु सहसा, ऐ ऐ इति व्याहृतम्
येना-कूत-वशात्-अपीह वरदे!, बिन्दुं विना-प्यक्षरम्।
तस्यापि ध्रुवम्-एव देवि! तरसा, जाते तवानु-ग्रहे

वाच:-सूक्ति-सुधा-रस-द्रव-मुचो, निर्यान्ति वक्त्रा-म्बुजात्

(۳) درشٹوا، سم بھرم، کاری، وستُو، سہسا-اَیئے اَیئے یہ تی، ویاہرم
بےنا، کُوتہ، وشات، اِپی ہہ، وردے-بندُوم وِنا، پیہ کھرم
تسیاپی، دھُروم، بے و، دیوی، ترسا، جاتے، تہ وانو، گرہے
واچاہ، سُوکتِ، سُودھارسہ، دُرو، موچو-نِریانتی-وکترام، بُوجات

ارتھ :- ہے ابھشٹ پھل کو دینے والی ماں! جس منش نے اس سنسار میں کوئی بھَیہ بھیت، کرنیوالا وستُو دیکھ کر بغیر، سوچے سمجھے جلدی میں بغیر "بِندُو" کے بھی "اَیئے اَیئے" ایسا اچّارن کیا ہو اُس پر بھی آپ کا انوگرہ ہونے سے بغیر کسی پریتن کے اُس کے مُوکھ سے امرت رس سے بھرے واکیہ نکلتے ہیں، یعنی وہ پنڈت اکھوا کوی بنتا ہے۔

ٹِپّنی :- اس شلوک میں "اَیئم" "ऐं" "بیج اکھشر کا مہتو دکھایا ہے۔

यत्-नित्ये! तव काम-राजम्-अपरं, मन्त्राक्षरं निष्कलम्
तत्-सार-स्वतम्-इति-वैति विरल:, कश्चित्-बुध-श्चेत्-भुवि।
आख्यानं प्रतिपर्व सत्यतपसा, यत्-कीर्तयन्तो द्विजा:
प्रारम्भे प्रणवास्पद-प्रणयितां, नीत्वो-उच्चरन्ति स्फुटम्

(۴) یت، نِہ تیہ! تہ و، کام، راجم، اپرم-منتر اکھرم، نِشکلم

تت، سارسوتم، بیتہ وئےتی، ورلاہ کیشت بدھشجیت بھووی
آکھیانم، پرتہ، پروستیہ، تپسو-یت کرتہ، ین تو، دو جاہ
پرار مبھے، پرنہ واسپد، پرنہ بی تام-نی توچرتی، سفوٹم

ارتھ :- ہے بھوت بھوشیہ ورتمان میں رہنے والی ماں جو آپ کا "کلیم" بیج اکھشر منتر ہے اس میں سے "ک" "क्" "ل" "ल्" نکال کر جو "ایم" "ईं" باقی رہتا ہے وہ سرسوتی کا منتر ہے، ایسا کوئی ورلا بدھی مان ہی جانتا ہے، برھمن لوگ ہر ایک پرو پر جب بیتہ تپ نام رشی کا کتھا تھا کرتن ہوتا ہے، تو منگل کے روپ میں کتھا کے آرمبھ میں "اوم" کے ستھان پر "ایم" "ईं" کا اچارن کرتے ہیں۔

ٹپنی "ایم" "ईं" سرسوتی کا بیج اکھشر منتر ہے "کلیم" "क्लीं" لکھشمی کا بیج اکھشر منتر ہے، آگم شاستروں میں "اوم" "ॐ" کا منگل روپ میں پریوگ کیا جاتا ہے، پنچستوی کارنے "ایم" بیج اکھشر کو "اوم" کی پدوی دے کر "ایم" بیج اکھشر کا مہتو دکھایا ہے۔

यत्-सद्यो वचसां प्रवृत्ति-करणे, दृष्ट-प्रभावं बुधैः
तार्ती-यीकम्-अहं नमामि मनसा, त्वत्-बीजम्-इन्दु-प्रभम्।
अस्त्वौर्वो-पि सरस्वतीम्-अनुगतो, जाड्याम्बु-विच्छित्तये
गौः शब्दो गिरि वर्तते सनियतं, योगं विना सिद्धिदः

(۵) یت سہ، دیو، وچہ سام، پرورتی، کرنے-درشٹہ، پربھاوم، بودھیئے

تارِ تی بیجم، اہم نمامی، منؔ سا-توت، بی جم، اِبندو، پریجم
اس، تور، ووپی، سرسوتم، انوگہ تو-جاڑیام، بُو، وِچھ تہ پیئے
گوشبدو، گہ رِ، ورتہ تے، سہ، نہ یہ تم-یوگم، وِنا، سِدھ دھا۔

ارتھ۔ میں تمہارے تیسرے چندرمہ جیسے شیتل" سوہ" " सौः " بیج اکھشر کو من سے نمسکار کرتا ہوں جو "سوہ" بیج اکھشر جھٹ پٹ وانیوں کو مدھر تھا پربھاؤ شالی بناتا ہے۔ ایسا اس منتر کا پربھاؤ بدھی مانوں نے دیکھا ہے "گ" " ग " کے بنا صرف "اووہ" " औः " بیج اکھشر مورکھوں کی جڑتا کے لئے "واڑواگنی" ہے۔ "گوہ" "شبدھ کا ارتھ ہے۔ وانی اتھوا سرسوتی۔ "گوہ" " गौः " میں سے "گ" نکال کر صرف "اووہ" " औः " بیج اکھشر بھی سِدھی دینے والا ہے۔ "یو-گم" योः—गं اتھوا "یوگم" " योगं " بنا یہ بیج اکھشر یوگ سادھنا کے بنا ہی صرف "اووہ" " औः " اُچارن کرنے ماتر سے ہی سِدھی دیتا ہے۔

ٹِپنی۔ واڑواگنی۔ سمندر میں رہنے والی اگنی واڑواگنی کہلاتی ہے، "اووہ" " औः " بیج اکھشر کا اچارن کرنا ہی مورکھتا روپی جل کے لئے واڑواگنی ہے۔ جو بھکت صرف "اووہ" (औः) کا ہی اچارن کرتا ہے سرسوتی کی اس بھکت پر کرپا ہوتی ہے۔

एकैकं तव-देवि! बीजम्-अनघं सव्यञ्जना-व्यञ्जनं
कूटस्थं यदि वा पृथक् क्रमगतं, यद्वास्थितं व्युत्क्रमात्।
यं यं कामम्-अपेक्ष्य येनविधिना, केनापि वा-चिन्तितम्

जप्तं वा सफली करोति सहसा, तं तं समस्तं नृणाम्

(٦) ایکئے کم، تہ و، دیوی! بی جم، انہ گھم-سہ وینجنا، وینجہ نم
کوٹستھم، یہ دِ، وا، پرتھک، کرمہ، گہ تم- یدوا، ستِھ تم، ویوت، کرمات
یم یم، کامم، اپے کھیہ، یے نہ، وِدِھنا- کے ناپی، واچن تِہ تم
جپ تم، واسپھلی، کروتی، سہسا- تم تم، سمستم، نرنام-

ارتھ- ہے دیوی! آپ کے ہر ایک بیج اکھشر- ایئم- کلیم، سَوہ " ऐं क्लीं सौः "، کا جو بھکت وینجن سہیت، وینجن رہت- کوٹستھ (بغیر کسی وِکار کے) جُوں کے توں رُوپ میں- الگ الگ کرم میں اتھوا اُلٹے کرم سے آپ کے اِن بیج اکھشر منتروں کا چِنتن یا جپ جِس جِس کامنا سے کرتا ہے اس کی وہ وہ کامنا اسی کھین پُوری ہوتی ہے-

ٹِپنی- وینجن سہیت بیج منتر- " ऐं क्लीं सौः "
وینجن رہیت بیج منتر- " ऐ ह्रीं औ "
کوٹستھ- " ऐं क्लीं सौः "
الگ الگ کرم میں- " एम् - क्लीम् "
اُلٹے کرم میں- " सौः क्लीं ऐं "

वामे पुस्तक-धारिणीम्-अभयदां, साक्ष-स्त्रजं दक्षिणे
भक्तेभ्यो वर-दान-पेशल-करां, कर्पूर-कुन्दो-ज्ज्वलाम्।
उज्जृम्भा-म्बुज-पत्र-कान्त-नयन, स्निग्ध-प्रभालोकिनीं

ये-त्वाम्-अम्ब न-शीलयन्ति मनसा, तेषां कवित्वं कुत:

(۷) وامے، پُستکہ، دھارِنم، ابھیہ دام—ساکھیہ، سرجم، دکھیہ نے
بھکتے بھیو، وردانہ، پے شلہ کرام—کرپُور، کوندو، جولام
اُوجرمبھا، بھُوجہ-پتر کانتہ، نیہ نہ—سہ ٔنگ دھ، پربھا، لوکہ نم
یے توام، امبہ، نہ شِیل ین تی منسا، تے شام، کہ وِتوم، کوتاہ

ارتھ۔ بائیں کے ایک ہاتھ میں پُستک، دوسرے ہاتھ میں ابھَیہ مُدرا۔ دائیں طرف کے ایک ہاتھ میں رودراکھیہ مالا اور دوسرے ہاتھ میں بھکتوں کے لئے ابھَیہ مُودرا۔ کرپور تتھا کُوند (موتیا پھُول) جیسی سفید تتھا پرکاش والی، کھلے ہوئے کمل پتر جیسے پریم بھرے نیتروں کی دِرِشٹی سے دیکھنے والی۔ ایسے ہی اُس سِموت رُوپا سرسوتی ماتا کا جو دھیان نہیں کرتے ہیں۔ وہ وِدوان اتھوا گیان وان بن نہیں سکتے ہیں۔

ٹِپّنی۔ بائیں ہاتھ میں پُستک تتھا ابھیہ مُودرا سے مطلب ہے۔ وہی وِدیا سپھل ہے، جو بھید بھاؤ کو سماپت کرے جب کہ بھید بھاؤ نہ رہنے پر ہی منش نربھیئے ہوتا ہے۔ "بھیم دُوتی یات" دائیں ہاتھ میں مالا اور وردان مُودرا سے مطلب ہے۔ مالا ادھیاتمہ کا سنکیت ہے۔ آدھیاتمکتا ہونی چاہیئے۔ وردان کے لئے اوتم دان کے لئے (گیان دان کے لئے) ادھیاپنم برھمہ یگیاہ۔

ये त्वां पाण्डुर-पुण्डरीक-पटल, स्पष्टाभि-राम प्रभां
सिञ्चन्तीम्-अमृत-द्रवैर्-इव शिरो, ध्यायन्ति मूर्धिन स्थिताम्।

अश्रान्तं विकट-स्फुटा-क्षर पदा, निर्याति वक्त्राम्बुजात्
तेषां भारति! भारती सुर-सरित्, कल्लोल-लोलार्मि-वत्

(۸) یے نوام، پانڈور، پُنڈریکہ، پٹلہ۔سُوپشٹا، بھی، رامہ، پربھام
سنچن تِی م، امرتہ، دروَیر، یہِ و، شرو دھیاین تی، مُوردھنی ہِتھنام
اشرانتم، وِکہ ٹہ، سفوٹاکھیر پدا۔ نِریاتی، وکترام، بُوجات
تے شام، بھارتی، بھارتی، سُورسرِت۔کہ لولہ، لولورمی، وت

ارتھ۔ ہے سرسوتی ماتا تمہارے سفید کملوں کے سمُوہ کی بانتی لگاتار دیتی والے۔ سہسترار میں امرت پرواہ کو سینچتی ہوئی ایسے ہی آپ کے سورُوپ کا برھمہ رندھر میں جو بھکت دھیان کرتے ہیں، ان کے مُوکھ کمل سے گمبھیر سپُشٹ اکھیروں والی وانی آکاش گنگا کی کُل کُل کرتی ہوئی چنچل ترنگوں کی بھانتی لگاتار نکلتی ہیں ارتھات اُن بھگتوں کو مُدھر سارتھک پربھاؤ شالی بولنے کی شکتی آتی ہے۔

ٹِپّنی: مُوردھنی = برھمہ رندھر میں۔ سہسر دل کو ہی برھمہ رندھر کہتے ہیں، برھمہ رندھر میں سہسر دل کمل ہوتا ہے اسی سہسرار میں سادھک کو شُو شکتی ملنے کا ساکھیات کار ہوتا ہے۔

ये सिन्दूर-पराग-पुञ्ज-पिहितां, त्वत्-तेजसा द्याम्-इमाम्
उर्वी चापि विलीन-यावक-रस, प्रस्तार-मग्नाम्-इव।
पश्यान्ति क्षणम्-ऽप्य-नन्य मनस-स्तेषाम्-अनङ्ग-ज्वर
क्लान्ता-स्त्रस्त-कुरङ्ग-शावक-दृशो, वश्या भवन्ति स्फुटम्

(٩) یے، سِندُور، پراگہ، پُونجہ، پِی ہی تام، توت نیجبا، دیام، اِبہ مام

اُور، وِیم، چاپی، وِلینہ، یاوکہ، رسہ — پرستارمگنام، یہ و-

پشن تی، کھیہ نم آپی، نہ نیہ، منسا— تیے شام، اننگہ جور

کلانتا، ترستہ، کُورنگہ، شاوکہ، درشو، وشیا، بھہ ونتِی، سفُوٹم

ارتھ : جو بھکت جن، ایکاگر من سے آکاش اور پرتھوی کو آپکے لال ورن سے دیاپت - اوت پروت ایک کھین ماتر بھی دیکھتے ہیں— سنسار کے وِشیوں سے دُورکھت تنھا بھیبہ بھیت ایندریان اُس کے وش میں ہوجاتی ہیں۔

"यस्तु विज्ञानवान् भवति युक्तेन मनसा सदा-तस्येन्द्रियाणि वश्यानि सदश्वा इव सारथे:

ٹِپنی :- سرو شکھتی متی ماتا ہی وِشو کا سرجن کرتی ہے۔ شکھتی کا ورن لال مانا جاتا ہے۔
جو گیان والا ہے۔ جس کا من آتما سے جُڑا رہتا ہے (اتھوااس "سِموت" شکھتی ماتا سے جُڑا رہتا ہے، اس کی ایندریاں وش میں ہوتی ہیں۔ کٹھ اپنشد

चञ्चत्-काञ्चन-कुण्डला-ङ्गद-धराम्-आबद्ध-काञ्ची-स्रजं
ये त्वां चेतसि तत्-गते-क्षणमपि, ध्यायन्ति कृत्वा स्थितिम्।
तेषां वेश्मसु विभ्रमात्-अहर्-अहः-स्फारी भवन्त्य-श्चिरं
माद्यत्-कुञ्जर-कर्ण-ताल-तरलाः, स्थैर्यं भजन्ते श्रियः

(١٠) چنچت، کانچنہ، کُنڈلا نگہ د، دھرام— آبدھ، کانچی، سرجم

گھوستو پہلا

یے توام، پچیے تہ سی، تت گہ تے، کھیم اپی- دیاین تی، کرتوا، سہتم
تیے شام، وِشیمہ سُو، وِبھرمات اہراہاہ- سُفاری، بھوِنتی، چِرم
مادیت، گُونجر، کرنہ تالہ، ترلاہ- ستھیے زیم، بھ جنتے، شریاہ

ارتھ:- جو بھکت چمکتے ہوئے، سونے کے کنڈلوں تتھا بازو بندوں کو دھارن کی ہوئی۔ باندھی ہوئی سونے کے تگڑی سے یکت- ایسے ہی سورُوپ کا کھین ماتر بھی دھیان کرتے ہیں ان کے گھروں میں مدمست ہاتھی کے کانوں جیسی چنچل لکھشمی (ایشوریہ) کے سادھن بنا کسی وِلمبھ کے چرکال تک ٹِکے رہتے ہیں۔

ٹِپنی:- "یاشری سویم، سُوکرتِنام، بھوَنے شُو لکھشمی" (دُورگا پتہ شتی)

ارتھ:- جس گرہستی پر ماں کا انُوگرہ ہوتا ہے۔ اُس گرہستھ میں وہ ماں لکھشمی کے رُوپ میں چرکال کے استھائی رُوپ میں ٹھہرتی ہے۔

आर्भट्या शशि-खण्ड-मण्डित-जटा, जूटां नृमुण्ड-स्त्रजं
बन्धूक-प्रसवा-रुणाम्बर-धरां, प्रेतासना-ध्यासिनीम्।
त्वां ध्यायन्ति चतुर्भुजां त्रिनयनाम्-आपीन-तुंग-स्तनीं
मध्ये निम्नवलि-त्रयाङ्कित-तनुं-त्वत्-रूप संवित्तये।

(۱۱) آربھٹیا، ششیہ، کھنڈ، منڈِت، جٹا- جُوٹام، نرمونڈ، سرجم
بندھوکہ، کوسما، رُونامبر، دھرام- پریتاسنہ، دھیاسی، نِم

توام، دھیا ینتی، چتر بھوجا ام ترِ نیہ، نام، آپی نہ، تونگہ، ستہ نم

مد ھیسے، نمنہ، بہ لِ، تریانکہ تہ، تہ توم، نوت رُوپہ، سم وِت نہ یئے

ارتھ :- اردھ گولاکار چندر کلا سے شوشوبھت جٹا جوٹ والی، کھوپڑیوں کی مالا والی۔ بندھوک پھولوں کے جیسے لال وستر دھارن کی ہوئی۔ پریت کے آسن پر بیٹھی ہوئی۔ چار بُوجا والی، تین نیتروں والی، موٹے استھا او نچے ستنوں والی، کمر میں شوشیم تین ریکھاؤں والے۔ آپ کے سُوروپ کو جاننے کے لئے بھکت جن آپ کے ایسے ہی ساکار رُوپ کا دھیان کرتے ہیں۔

ٹِپنی: "کھوپڑیوں" کی مالا دھارن کرنے سے مطلب ہے، منش کے سبھی انگوں میں سے کھوپڑی کا ہی خصوصی ہتو ہے۔ بُدھی کا ٹھہراؤ کھوپڑی میں ہی ہے۔ ماتا کے ساکھیات کار کا ستھان کھوپڑی ہی ہے۔ کھوپڑی میں ہی شِو شکھتی وِہار کرتی ہے ایسا یوگی انوبھو کرتے ہیں، اس لئے منش کی کھوپڑی کو ماتا نے گلے کا ہار بنایا ہے۔

پریت آسن سے مطلب ہے۔ ہے مانو، اس شریر پر ابھیمان مت کر یہ شریر پریت، شو ہے پرنتو شکتی کے ہی پربھاؤ سے یہ شِو (پریت) "شِو" بنتا ہے، نر سے ناراین بنتا ہے۔ چار بھوجا سے مطلب ہے ماتا کے بھکتوں کو "چتُر ورگ" دھرم ارتھ۔ کام۔ موکھشیہ۔ تین نیتر، سُریہ اگنی، چندرمہ" دو ستنوں سے مطلب ہے گیان اور کریا کمر کی تین ولیوں کا سنکیت ہے۔ بھولوک بھُوواہ لوک، سواہ لوک۔ سارانش یہ ہے یہ اکھل سنساریاں کا ہی وِراٹ رُوپ ہے۔

जातोऽप्य-ल्प परिच्छदे क्षितिभुजां सामान्य-मात्रे कुले
निःशेषा-वनि-चक्र-वर्ति-पदवीं, लब्ध्वा प्रतापोन्नतः।
यत्-विद्याधर-वृन्द-वन्दित-पदः, श्रीवत्सराजो-ऽभवत्
देवि!-त्वत्-चरणा-म्बुज-प्रणतिजः, सोयं प्रसादो-दयः

(۱۲) جاتو پیہ لپہ، پرچھِ دے، کھیہ تہٕ، بھُوجام۔ سامانیہ، ماترے، کوُلے
نہٕ شیپے شاوَنی، چکرورتی، پدوِیم۔ لبدھوا، پرتاپونتاہ
یت، وِیدیا، دھر، ورند، وندِتہ، پداہ۔ شری وتس، راجو، بھوَت
دیوے، توت، چرنام، بوُجہ، پرنہٕ، تِی جاہ۔ سویم، پرسادو دیاہ

ارتھ :- کھیتریوں کے سامانیہ (سادھارن) خاندان اتھوا گھرانے میں شری وتس راجہ پیدا ہوا تھا، وہ ساری پرتھوی کا چکرورتی راجہ بنا یہاں تک کہ ویدیادھر بھی اُن کے چرنوں کو پوُجتے تھے، ہے دیوی اُس کا یہ سارا اُودے آپ کے چرنوں کے پرنام سے ہوا تھا۔

ٹِپنی :- اگرچہ پرار بدھ کرم کو کوئی ٹال نہیں سکتا ہے پرنتو سروشکتی متی ماں! آپ کے انوگرہ سے "لوُم پنتی، دَیو، لِکھ تیانی دُور کھیرانی" سبھی پرار بدھ کرم میں لکھے "دُوراکھیر" مِٹ جاتے ہیں۔ راجہ رنک بن سکتا ہے اور رنک راجہ بن سکتا ہے۔

चण्डि! त्वत्-चरणा-म्बुजा-र्चन-विधौ, बिल्वी-दलो-ल्लुण्ठन
त्रुट्यत्-कण्टक-कोटिभिः परिचयं, येषां न जग्मुः कराः।
ते दण्डांकुश-चक्र-चाप-कुलिश, श्रीवत्स-मत्स्यां-कितैः
जायन्ते पृथिवीभुजः कथम्-इवा-म्भोज-प्रभैः-पाणिभिः

(۱۳) چنڈے! توت، چرنامبُوجا رچنہٕ، وِدھَو، بلوی، دلو، لُون، ٹھنہ
ترو ٹیت، کنٹک، کوٹِ بھِاہ، پہ رچیم، یے شام، نہ جگمو، کراہ

تے دنڈا نگوٗش، چکر، چاپہ، کوٗلِہ شہ شری وتس، مت سیانکہ، تیئیر

جاین تے، پرتھوی، بھوٗجاہ، کتھم، اِیہ وام، بھوجہ، پربھیئے، پانہ بھی۔

ارتھ:۔ ہے چنڈی بھگوتی! جن بھکتوں کے ہاتھوں کو آپ کے پوٗجا کے لئے پھوٗل توڑنے سے کانٹوں کی نوکوں سے پرچیہ نہ ہوا ہو، ارتھات آپ کے لئے پھوٗل چنتے وقت کانٹوں کے چبھنے کے کشٹ کو جن ہاتھوں نے انوبھو نہ کیا ہو۔ وہ دنڈ، انکوٗش۔ چکر، دھنوٗش، وزر، شری وتسہ، متسیہ کے نشانوں سے یُکت ہاتھوں والے۔ چکرورتی راجہ بن نہیں سکتے ہیں۔

ٹِپنی:۔ چنڈیتے چراچرم جگت سا چنڈی۔ جو شکتی چراچر جگت کو پرکاشت کرتی ہے وہ چنڈی کہلاتی ہے، یہ کہاوت پرچلت ہے۔ آدمی کی قسمت اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ منش جب جنم لیتا ہے تو اُس کی مٹھی بند ہوتی ہے، اس کی بند مٹھی میں صرف ہاتھ کی ریکھائیں ہی ہوتی ہیں، مٹھی بند ہونے سے مطلب ہے جو کچھ بھی منش نے زندگی میں کرنا ہے، وہ اِن مٹھی کی ریکھاؤں میں بند ہے، پرنتو منش جب مرتا ہے تو مٹھی کھلی رکھ کر جاتا ہے۔ اس کھلی مٹھی سے مطلب ہے جو کچھ میں کرنے آیا تھا، جو کچھ میں بند مٹھی میں لے کر آیا تھا، وہ میں سب سمپوٗرن کر چکا ہوں، مٹھی کی ریکھائیں ماننے پرار بدھ کا پرمان پتر ہے۔

विप्रा: क्षोणिभुजो विशस्तत्-इतरे क्षीराज्य मध्वासवै:
त्वां देवि! त्रिपुरे! परापरमयीं, संतर्प्य पूजाविधौ।
यां यां प्रार्थयते मन: स्थिर-धियां तेषां त एव ध्रुवं
तां तां सिद्धि-अवाप्नुवन्ति तरसा, विघ्नैर्-अविघ्नी कृता:

(۱۴) وِپراہ، کھیوٗنِ، بھوٗجو، وِشس تت، اِیہ ترے، کھیراجیہ، مدھوا، سہ ویئے

توام، دیوی، ترِپوٗریے، پراپرمہ یِم۔ سن ترپیہ، پوٗجا وِدھو۔

یام، یام، پرارتھیتے، مناہ، سِتھ، دِھیام تیے نام، تہ یے وُدھرودم
تام، تام، سِدھم، اواپنوونتی، ترسا۔ وِگھنیر، اوِگھنی، کرتاہ

ارتھ:۔ ہے دیوی! ہے ترپورا بھگوتی! براہمن، کھیتریہ، وَیش، تتھا شُودر آپ وِشوُمئی، وِشوترنا دیوی کی پُوجا وِدھی میں بالترتیب دُودھ، گھی، شہد، شراب کا پریوگ کرکے آپ کو ترپت کرکے، اُن آپ میں سِتھ بُدھی والوں کا من جس جس سِدھی کے لئے پرارتھنا کرتا ہے وہ وہ سِدھی وہ نِشچئے سے پراپت کرتے رہیں۔

ٹِپّنی:۔ اس شلوک سے اس بات کا سنکیت (اشارہ) ملتا ہے پنچتوی کار کے سمئے میں کشمیر میں کسی بھی پُوجا میں وہ شاریکا کی پُوجا تھی یا جوالا بھگوتی کی۔ شوا بھگوتی کی پُوجا تھی یا بھدر کالی کی کسی بھی پُوجا میں مانس کا پریوگ نہیں کرتے تھے اُس کے پشچات ہی کشمیری پنڈتوں کے کھان پان تھا اُن کے پوتر آہار میں ہراس ہونے لگا تھا۔

शब्दानां जननी त्वम्-अत्र भुवने, वाक्-वादिनी-त्युच्यसे
त्वत्तः केशव-वासव-प्रभृतयो-प्यावि-र्भवन्ति स्फुटम्।
लीयन्ते खलु यत्र कल्पविरमे, ब्रह्मादय-स्ते-प्यमी
सा-त्वं काचित्-अचिन्त्य-रूप-महिमा-शक्तिः परा गीयसे।

(۱۵) شبدانام، جننی، توم، اتر، بھُوونے۔ واک وادِنی، تیوچیہ سے
توت تاہ، کیشو، واسہ و، پربھرتہ یو۔ پیاوِر، بھونتی، سُفوٹم
لی ین تے، کھ لُو، یتر، کلپہ وِرمے۔ برہمادیس، تے، پیمی

سا توم، کا چِت، اچِن تیہ، رُوپہ، مِہما۔ شکھتی ہ، پراہ، گی یہ سے

ارتھ:۔ ہے ماتا! اس سنسار میں شبدوں کو پیدا کرنے والی آپ ہو۔ آپ ہی سرسوتی کہلاتی ہو، آپ سے ہی وِشنُو اِیندر وغیرہ دیوتا پرکٹ ہوتے ہیں، یہ برھما، وِشنو، رُودر کلپ کے انت میں تمہارے ہی سورُوپ میں لیئے ہو جاتے ہیں، وہی آپ کوئی اچِنتیہ رُوپ والی پراشکھتی گائی جاتی ہو۔

ٹِپنی:۔ اُس پراشکھتی کا سورُوپ کیسا ہے کہ بارے میں اُپنِشد کہتی ہے" 'यतो वाचो निवर्तन्तेअप्राप्य

ارتھ:۔ اس پراشکھتی کا من منن کر نہیں سکتا ہے، وانی ورنن نہیں کر سکتی ہے۔

۴ وانیاں چار ہیں۔ پرا، پشتی، مدھیما، وَیکھری۔ परा पश्यन्ती मध्यमा वैखरी,

देवानां त्रितयं त्रयी हुतभुजां, शक्ति-त्रयं त्रिस्वरा:
त्रैलोक्यं त्रिपदी त्रिपुष्करम्-अथो, त्रिब्रह्म-वर्णा-स्त्रय:
यत् किञ्चित् जगति त्रिधा नियमितं, वस्तु-त्रिवर्गात्मकं
तत्-सर्वं त्रिपुरेति नाम भगव-त्यन्वेति ते तत्त्वत:

(۱۶) دیوانام، ترِتہ یم، ترییی، ہُوتہ، بھُوجام، شکھتی ترِیم، تری سواہ
ترِیلوکیم، تری پدی، ترِپُشکرم، اتھو۔ ترِبرھمہ، ورناہ، ترِیاہ
یت کِم چِت، جہ گِتی، ترِدھا، نِیہ مِتم۔ وستو ترِورگا، تمہ کم
تت سروم، ترپُوری تی، نامہ، بھگہ و۔ تیہ نیویِتی، تے تت تواہ

ارتھ:۔ ہے ماتا برھما، وِشنُو، رودر۔ تین اگنی اگار ہستھیہ (ہوَتیہ، شمشانیہ) اِچھا، گیان، کِریا۔ یہ تین شکھتیاں۔ 3 - 3 - अ۔ تین سور۔ بھُور، بھُواہ، سواہ تین لوک۔ گنگا، جمنا، سرسوتی۔ تین ندیاں

رگ، یجُر، سام، تین وید- براہمن، کھتریہ، وَیش- یہ تین ورن، جگت میں جوکوئی بھی وستو تین ورگوں کے رُوپ میں بندھا ہُوا ہے وہ سب وَستو تا سے ترِپورا نا کام ہی اَنو سرن کرتا ہے۔

ٹِپنی :- جگت امبھا کے سبھی ناموں میں سے پنچستوی کار کو ترِپُورا نام ادِھک پریہ رہا ہے۔ جبکہ انھوں نے بار بار اس ستوتر میں ترِپُورا نام سے پکارا جاتا ہے۔ ایسا کرنے پر بھی پنچستوی کار کو ترپتی نہیں ملی ہے جبکہ انھوں نے اس شلوک میں ترِپُورا نام کی وایکھشیا ہی کر ڈالی ہے۔ پنچستوی کار کو کشمیری پنڈت ہونے کے ناطے سے اپنی اپشٹ دیوی ترِپورا بھگوتی ہی ہوگی۔ ایسا معلوم پڑتا ہے۔

بھگوتی ترِپُورا کی اُپاسنا، کشمیر، کیرل اور گوڈیہ پدتی میں کی جاتی ہے۔

**लक्ष्मीं राजकुले जयां रणभुवि, क्षेमं-करीम्-अध्वनि
क्रव्याद-द्विप-सर्प-भाजि शवरीं, कान्तार-दुर्गे गिरौ।
भूत-प्रेत-पिशाच-जम्बुक-भये, स्मृत्वा महा-भैरवीं
व्यामोहे त्रिपुरां तरन्ति विपद-स्तारां च तोय-प्लवे**

**(١٧) لکھشم، راجہ کُلے، جہ یام، رنہ بھُووی- کھیمم، کرم، ادھُونی
کرویاد، دِوپہ، سَرپہ، بھاجِہ، شہ ورِم- کانتار، دُورگے، گرِو
بھُوت، پریتہ، پشاچہ، جم بُوکہ، بھ یئے- سمُرتوا مہا بھیروم
ویا، موہے، ترِپُورام، ترن تِی، وِپرس- تارام، چہ، تویہ، پلوِیے**

ارتھ :- راج کُل میں لکھشمی رُوپ کا- یدھ کیھتر میں جیا رُوپ کا- شیر، ہاتھی، سانپوں سے بھرے ہوئے کیٹھن دُورگیمہ، پہاڑ پر، شِکارن رُوپ پاروتی کا- بھُوت پریت- پشاچ تھا گیدڑوں کے بھیَہ میں مہا بھیروی رُوپ کا-

بڑے موہ میں ترِپُورا کا۔ جل کے باڑھ میں تارا رُوپ کا ماتا کا سُمرن کرکے سبھی وِپداؤں کو بھکت جن پار کرتے ہیں۔

یو یو، یام، یام، تہ نوم، بھکتاہ۔ شردھیارچِہ توم، یچھ تی۔ تِسہ تسیا چلام، شردھام
تام، یے و، و، وِددھاییٔے ہم
"شری مت بھگوت گیتا"

ارتھ :۔ جو جو بھکت جِس جِس دیوتا یا دیوی کے سوروپ کو شردھا سے پُوجنا چاہتا ہے، اُس اُس بھکت کی میں
اُسی دیوی اتھوا دیوتا کے لئے شردھا کو درڑھ کرتا ہوں، اور اس بھکت کی سبھی کامنائیں پورا کرتا ہوں۔

माया कुण्डलिनी क्रिया मधुमती, काली कला मालिनी
मातंगी विजया जया भगवती, देवी शिवा शाम्भवी।
शक्तिः शंकर-वल्लभा त्रिनयना, वाक्-वादिनी-भैरवी
ह्रींकारी त्रिपुरा परापरमयी, माता कुमारी-त्यसि

(۱۸) مایا، کُنڈلینی، کِریا، مہ دھُومہ تی۔ کالی، کلا، مالینی
ماتنگی، وِجیا، جیا، بھگوتی۔ دیوی، شِوا، شامبھ وی
شکھتی، شنکر، ولبھا، ترِی، نیہ نا۔ واک وادِنی، بھیروی
ہریم کاری، ترِپُورا، پراپر مئی۔ ماتا کُوماری، تیہ سی

ارتھ : مایا = چراچر سرشٹی کو بنانے والی۔ کُنڈلینی = مُولادھار میں ٹھہری۔ کنڈلینی = سوروپ والی شکھتی۔
کریا = کریا شکھتی، مدھومتی = آنند شکھتی۔ کالی = پرلیہ کال میں چر چرا سرشٹی کو اپنے میں لَیہ کرتی ہے۔ کلما
چندرمہ کی امرت کلا رُوپ والی۔ مالا = ورن مالا رُوپ = ماتنگا = متنگ رِشی کی کنیا۔ وِجیا اور جیا

سرواوتکرشٹ رُوپ والی - بھگوتی = چھ ایشوریہ والی - دیوی = سب کچھ دینے والی - اتھوالوکِک چمک والی - شوا = شنکر کی شکتی - شامبھوی = شمبھو کی شکتی - شنکر ولبھا = شنکر کی پیاری - ترِی نیَہ نا = تین نیتروں والی، واک وادِنی = سرسوتی رُوپا - بھیَروی = بھیروی شکتی - ہرنیم کاری "ہر نیم" بیجا کھیر منتر رُوپا - ترِپورا = تین اوستھاؤں کی ساکھی رُوپا - پراپرمَیَ = دشومئی تتھا وشوترن رُوپا - ماتا = جو آدر کرنے کے یوگیہ ہے - کُماری = اگیان ناش کرنے والی - ایسے ہی بھِن بھِن ارتھوں والی ناموں سے تُم پکاری جاتی ہو۔

ٹِپنی :- وہ شکتی ایک ہی ہے پرنتو جس سمیئے جیسا جیسا کام کرتی ہے اسی کے انُوسار اس کا نام پڑتا ہے۔

आई पल्लवितैः परस्पर-युतै-र्द्वित्रि-क्रमाद्यक्षरैः
काद्यैः क्षान्त-गतैः स्वरादिभिर्-अथो, क्षान्तैश्च तैः सस्वरैः।
नामानि त्रिपुरे! भवन्ति खलु-या, न्यत्यन्त-गुह्यानि ते
तेभ्यो भैरव-पत्नि विंशति-सहस्त्रेभ्यः परेभ्यो नमः

(۱۹) آئی، پہ لہ وِتیَے، پرسپر یُتیَے ر-دوِی ترِی، کرما، دیکھ ریَے
کادیَے ہ، کھیانتہ، گہ تیَر، سورا، دِبھی ہ، اتھو کھیانتیَے شچہ، تیَے ہ، سہ سوریَے ہ
نامانی، ترِپورے، بھونتی، کھلو، یانیہ، تین تہ، گوُہیہ یانی تے
تے بھیو، بھیَروپتنی، وِم شتی، سہسر بھیا، پرے بھیو نماہ

ارتھ :- اس اشلوک میں جگت امبھا کے ۲۰ ہزار سے ادھک بیج منتروں کا سادھک نے سنکیت (اِشارہ) دیا ہے چونکہ منتر رہسیہ یُئے تتھا گوپنیہ (چھُپانے کے یوگیہ) ہوتے ہیں اس لئے سادھک نے انت میں اُن منتروں کی ویکھیانہ کر کے نمسکار کرنے میں ہی اپنے کو کرت کرتیہ مانا ہے۔

ٹِپنی :- منتر = منہ نات ترایہ تے۔ منن کرنے سے جو رکھیا کرتا ہے وہ منتر کہلاتا ہے۔ منتر اُچارن کرتے وقت اس بات

کا سمرن رکھیئے۔ شردھا کے ابھاؤ میں کوئی بھی منتر سپھل نہیں ہوتا ہے۔ اگرچہ منتروں کی بھن بھن شرینیاں (درجہ) ہیں، پرنتو پہلے درجہ کے منتر ایشور اوپاسنا کے منتر ہی مانے جاتے ہیں۔ ان اوپر لکھے ہوئے منتروں کی گنتی ان ہی منتروں میں ہے۔

बोद्धव्या निपुणं बुधैः स्तुतिर्-इयं, कृत्वा मनस्तत्-गतं
भारत्या-स्त्रिपुरे-त्य-नन्य-मनसो, यत्राद्य-वृते स्फुटम्।
एक-द्वि-त्रिपद-कमेण-कथित-स्तत्पाद संख्या-क्षरैः
मन्त्रो-द्धार-विधिर्-विशेष-सहितः, सत्-संप्रदाया-न्वितः

(۲۰) بودھ ویا، نِہ پُونم، بُدھیئے، ستُوتر، اِیہ یم، کرتوا منس تت گتم
بھارتیا، تِرپورے، تیہ، نہ نیہ، منسا-یترادِی، ورتے، سفُوٹم
ایکہ، دِو، تِری، پد، کرمینہ، کہ تِھ تس تت، پاد، سنکھیا، کھیریئے
منترو، دھار، وِدھر، وِشیش، سہیتاہ، ست، سم پرداہا-نوِتاہ

ادتھ :- اس شلوک کا سمبندھ پہلے شلوک "(اَیندریسؔوا کے ساتھ ہے۔ سرسوتی کی اس ستُوتی کا گیان وانوں کو من کی ایکاگرتا سے منن کرنا چاہیئے۔ اس جگت کا کارن وہی سموِت شکھتی ہے، ایسا جانا چاہیئے۔ پنچستوی کارنے اس ستوتی کے پہلے ہی شلوک میں منتر نکالنے کی وِدھی سپشٹ سے کہی ہے، جو منتر تین پدوں "ऐं क्लीं सौः" کے کرم سے (بالترتیب، تین پادوں میں एषा सौः ऐन्द्र-स्येव व शौक्लीं گپت رُوپ میں رکھے ہیں۔

ٹِپنی :- منش انکھیہ شکھتیوں کا بھنڈار ہے۔ اُس شکھتی کو جگا کر اچھے کرموں میں لگانے کا مُوکھیہ سادھن منتر ہے، منتر ایک سُوکھیم ایسا ہیتو پورن تتو ہے جس کے ذریعے سھُول پر نینترن کیا جاتا ہے۔ پرکرتی کو وش میں کرنے کی اَپُوروشکھتی منتر میں وِراجمان ہے۔

सावद्यं निर्-अवद्यम्-अस्तु यदि वा, किं वा नया चिन्तया
नूनं स्तोत्रम्-इदं पठिष्यति नरो, यस्यास्ति भक्ति-स्त्वयि।
सञ्चिन्त्यापि लघुत्वम्-आत्मनि दृढं, संजायमानं हठात्
त्वत्-भक्त्या मुखरी कृतेन रचितं, यस्मात्-मयापि-स्फुटम्

(۲۱) ساودیم، نِراودیم، استُو، یہ دِوا۔ کِم وانہ یا، چِن تہ یا
نُونم، ستوترم، یدم، پہ ٹھِشیتی، نرو۔ یہ سیاستی، بھکتی، تویِ
سنچِین تیاپی، لگھُوتم، آتمنی، درڑھم۔ سنجایہ مانم، ہٹھات
توت، بھکتیا، موکھری کرتیے نہ، رچِہ تم یسمات میاپی سفوٹم
یہ تی شری پنچستویام، لگھُو ستواہ، پرتھماہ

ارتھ :۔ میرا یہ ستوتر دوش سہیت ہے یا نِردوش اس چنتا سے کیا لابھ ہے ماں! جس کو تمہاری بھکتی ہوگی وہ یہ ستوتر اوش پڑھے گا کیونکہ میں نے بھی اپنی لگھوتا کا وِچار کرکے ہی اس ستوتر کی رچنا بھکتی کے آویش میں کی ہے۔ نہیں تو یہ میری واچالتا ہے۔

ٹِپنی :۔ پنچستوی کار نے اس ستوتر کے انت میں ماں کے سامنے ستُوتی کرنے میں اپنے کو ان ادِھیکاری سمجھتے ہوئے "لگھوتو" پد کا پریوگ کیا ہے۔ سمبھو ہے اِسی پد کو سارتھک بنانے کے نِمت اِس پہلے ستو کا نام "لگھُو ستو" رکھا ہوگا۔

رام چرت مانس میں گوسائیں تلسی داس جی بھی کہتے ہیں۔" سب جانت پربھُو، پربھُوتا سوئی تت اِپی کہیئے بِنا رہا نہ کوئی۔

چر چیتو دوسرا

आनन्द-सुन्दर-पुरन्दर, मुक्त-माल्यं
मौ-लौ हठेन निहितं, महिषा-सुरस्य।
पादाम्बुजं भवतु मे, विजयाय मञ्जु
मञ्जीर-शिञ्जित-मनोहरम्-अम्बिकाया:

चर्चस्तव: द्वितीय:

چرچستو دوسرا

(۱) آنند، سندر، پُورندر، موکتہ، مالیَم
مَولَو، ہہ ٹھیے نہ، نہِ ہِہ تم، مہیشا سُورسے
پادامبُوجم، بھ وتو میے، وِجیائے، منجو
منجیر، شنجہ تہ، منو ہرم، ارمبہ کا یاہ

ارتھ :- ایشوریہ سے سُوشوبھت اِیندر سے ارپن کی ہوئی مالا والا- ہٹھ سے مہیشا سُور کے سر پر رکھا ہوا سُندر پایلوں کے جھنکار سے بھکتوں کے من کو موہت کرنے والا جگت امبھا کا چرن کمل میرے وِجیئے کے لئے ہو۔

ٹِپنی :अभिमानेन नश्यति जन: "منش کے ناش کا کارن ہے ابھمان- جو ماتا کے بھکت ماں کے سُندر چرن کمل کو ہردیہ میں ستھان دیتا ہے تو وہ چرن کمل ہردیہ میں پرویش کرتے ہی پہلے اُس بھکت کے ابھمان رُوپی مہیشا سُور کا ناش کرتا ہے۔

अहं ममेत्यव भवस्य बीजम्۔ اہم = ابھمان، ممہ = موہ ـ یہ دو "اہم" اور "ممہ" سنسار چکر میں پڑنے کے بیج ہیں

सौन्दर्य-विभ्रम-भुवो भुवनाधि-पत्य
सम्पत्ति-कल्पतरव-स्त्रिपुरे! जयन्ति।

एते कवित्व-कुमुद-प्रकराव-बोध
पूर्णेन्दव-स्त्वयि जगत्-जननि प्रणामा:

(۲) سُوندریہ، وِبھرم، بھُووو، بھُوو، نادِ، پہ تیہ
سم پہ تِہ، کلپہ تروس، ترِپُورے، جہ ین تی
لیے تے، کِوتُو، کُومد، پرکراوُ، بودھ
پُورنیں دوس، تو یہ، جگت جن نے پرنا ماہ

ارتھ:- ہے جگت ماتا، ہے ترِپُورا بھگوتی آپ کے لئے کئے گئے پرنام سُوندریہ کے دینے والے ہیں، راجیہ سمپتی کے دینے میں کلپ ورکھ کے سمان ہیں، رکِوتارُوپی کُومد کملوں کو وِکست کرنے کے لئے پُورن چندرمہ ہیں، ایسے ہی آپ کے لئے کئے گئے بھکتوں کے پرنام کو جے جے کار ہو۔

देवि! स्तुति-व्यतिकरे कृतबुद्धयस्ते
वाचस्पति-प्रभृतयोपि जडी-भवन्ति।
तस्मात्-निसर्ग-जडिमा कतमो-हम्-अत्र
स्तोत्रं तव त्रिपुर-तापन-पत्नि! कर्तुम्

(۳) دیوی، سُتوتی، ویہ تی کرے، کرتہ، بودھیس تے
واچس پہ تی، پربھر، تہ یوپی - جڑی بھونتی

تسمات، نہ سرگہ، جہ ڈِما، کتمو ہم، اتر۔
ستوترم، نہ و، ترِ پُور، تاپن تپنی، کرتُوم

ارتھ :- ہے ماتا! آپ کے سُتوتی کرنے کے لئے اوُدھیوگ میں تیز بُدھی والے برہسپتی وغیرہ بھی مُوک ہو جاتے ہیں، اس لئے آپ کی سُتوتی کرنے میں سوبھاؤ سے ہی مُورکھ میں کس گنتی میں ہوں۔

ٹپنی :- ترِ پور تاپن تپنی! ترِی پور = تین نگر۔ "جاگرت، سوپن، سُوشُوپتی"۔ تاپن = جلانے والا، جس شکتی کے دھیان دھارنا سے تینوں اوستھا میں یہ تینوں نگر جل جاتے ہیں سماپت ہو کر "سادھک" تُوری یا "اوستھا" میں پہنچتا ہے، اس لئے شنکر کو ترِ پور تاپن کہتے ہیں۔ اُن کی پتنی اتھوا شکتی۔ ترِ پور تاپن تپنی کہلاتی ہے۔
یہ پرمان سکندر پُوران کا ہے۔ ہے ماتا وید بھی جس کا ورنن کرنے میں سمرتھ نہیں تو اوروں کی بات ہی کیا ہے۔ श्रुतिश्चभीता यं वक्ति किं तस्मात् परमं भवेत्

माता तथापि भवतीं भव-तीव्र-ताप
विच्छित्तये स्तुति-महार्णव-कर्णधार:
स्तोतुं भवानि! स-भवत् चरणार-विन्द
भक्ति-ग्रह: किम्-अपि मां मुखरी करोति

(۴) ماتا، تتھا، پی، بھ وِتم، بھو، تہ بر، تاپہ

وِچھ تہ یے ستُوتی، مہارنو، کرنہ دھاراہ
سُتوتم، بھوانی، سہ بھوت، چرنار بند

بھنتی گراہ، رکم اپی مام، موکھری کروتی

ارتھ :۔ ہے ماں! جو آپ کا ستوتی رُوپی مہاساگر ہے اُس کا کرن دھار (ملاح) جو آپ کے چرن کمل کا بھکتی کا ہٹھ ہے وہ مجھے سنسار کے تِہ بھر تاپ کے ناش کے لئے آپ کی سُتوتی کرنے کے لئے واچال بناتا ہے اتھوا پریرت کرتا ہے۔

ٹِپنی :۔ بھاگوت میں پرہلاد نرسِہم بھگوان کا کرودھ شانت کرنے کے لئے بھگوان سے کہتے ہیں! ہے بھگوان مجھے وشواس ہے آپ کو سنتشٹ کرنے کا سادھن، دھن، خاندان، رُوپ۔ تپ، وِدیا، بل بُدھی نہیں ہے صرف آپ ایک ماتر بھکتی سے سنتوشٹ ہو جاتے ہیں۔

सूते जगन्ति भवती, भवती बिभर्ति
जागर्ति तत्-क्षयकृते भवती भवानि।
मोहं भिनत्ति भवती भवती रुणद्धि
लीलायितं जयति चित्रम्-इदं भवत्या:

(۵) سُوتے، جگن تِی، بھَ وتِی، بھَوتی، بِہ بھر تی
جاگرتی تت کھیہ کرتے، بھَوتِی، بھوانی
موہم، بِھ نہ تتی، بھَوتی، بھَوتی، رُوہنہ دھِی
لیلایتم، جیہ تِی، چِترم، یدم، بھ وَتیاہ

ارتھ :۔ ہے جگت ماتا آپ جگتوں کی سرشٹی پالن تتھا سنہار کرتی ہے۔ آپ ہی موہ کا ناش کرتی ہے۔ آپ سنسار کو موہ سے ڈھانپے رکھتے ہو۔ آپ کی آشچریہ میہ لیلا کو جے جے کار ہو۔

ٹِپنی :۔ اُس سموت - پارمیشوری شکتی کے پانچ لیلائیں ہیں۔ سرشٹی، ستھتی، سنہار، پِدھان اور انوگرہ۔ اِن کو پنچ کرتیہ بھی کہتے ہیں۔

پانچ تتوں اتھوا بھوتوں کا پرکٹ ہونا سرشٹی کہلاتا ہے۔ اِن کو نیم میں رکھنا ستھتی کہلاتی ہے، اپنے میں لیہ کرنا سنہار کہلاتا ہے، پرمیشور کا جیو رُوپ میں پرکٹ ہو کر اپنی پرمیشورتا کا بھُول جانا پِدھان کہلاتا ہے، پھر گورُو کرپا سے اپنے سوروپ کو پہچان لینا انوگرہ کہلاتا ہے۔ یہی پانچ کرتیہ اُس پرمیشور اتھوا اُس سموت کی لیلا ہے۔

यस्मिन् मनाक्-अपि नवाम्बुज-पत्र गौरि!

गौरि! प्रसाद-मधुरां दृशम्-आदधासि।

तस्मिन्-निरन्तरम्-अनंग-शराव-कीर्ण

सीमन्तिनी नयन सन्ततय: पतन्ति

(۶) یسمن، مہ ناک، اپی، نوامبوجہ، پتر، گوری

گوری، پرساد، مہ دھرام، درشم، آددھاسی

تسمن، نرنترم، اننگہ، شراو، کرنہ

سی من تہ نی، نہ ینہ، سن تہ تیا، پتن تی

ارتھ :۔ ہے کھِلے ہوئے کمل پتر جیسے گورورن والی ماں! جس بھکت پر آپ آنند دایک درشٹی ڈالتی ہو، کامدیو کے بھالوں سے بندھی ہوئی سُندر (استریاں، شکتیاں انہ ماد سِدھیاں اُن کی طرف لگاتار دیکھتی رہتی ہیں۔

ٹِپنی :۔ اُس سموت "پرم شِو کا مُوکھ اشٹ سِدھیوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ بھکت اُس منتر میں پرارتھنا کرتا ہے ہے پربھو آپ کے پرتیہ کھشیہ درشن میں بادھک اُن سبھی آورنوں کو ہٹا دیجئے۔ ہے ماں جس پر آپ کی انوگرہ درشٹی ہوگی، اُس بھکت کو یہ سُندر اشٹ سِدھیاں کچھ بگاڑ نہیں سکتی ہیں۔

पृथ्वीभुजो-प्युदयन, प्रवरस्य तस्य
विद्याधर-प्रणति-चुम्बित-पाद-पीठः।
यच्चक्र-वर्ति-पदवी-प्रणयः स एष
त्वत्-पाद पंकजरजः, कणजः प्रसादः

(۷) پرتھوی بھوجو پیو دینہ، پَرَورسی، تہ سے
وِدیادھر، پرنہ تِی، چُومبِہ تہ، پادپی ٹھَاہ
یت چکرورتِی، پدوی، پرنہ یاہ، سہ یے شہ
توت پادپنکجہ، رجاہ، کَن جاہ، پرساداہ

ارتھ :- اُودین نام کے راجہ کو ایسی چکرورتی پدوی مِلی۔ جس کے پادپیٹھ کو ودیادھر پرنام کرتے ہمیشہ چُومتے تھے یہ اُس راجہ کو آپ کے چرن کملوں کے دھُول کے کنوں کا انوگرہ تھا۔

ٹِپنی :- جگت گورو شنکراچاریہ جگت جننی کے چرن کملوں کے رجاہ کن کا مہتو ورنن کرتے ہوئے سَوندریہ لہری کے دوسرے شلوک ہیں۔

(شلوک) تنی یام سُوم، پام سُوم۔تہ و چرن پنکے، روہ بھِوم
وِرنچی ہ، سم چِنون، وِرچہ یتی، لوکان، اوِکلم
ووہہ، تیے نم، شَوری ہ، کتھم اپِی، سہسر ینہ، شِرسا

ہراہ، سم کھیو بھیَئے تم، بھجہ تِی، بھ سِہ تو دُھولنہ وِدِھم (سُندر لہری)

ارتھ :- برھما سبھی بھونوں اتھوا چراچر سرشٹی کی رچنا کرکے اُس سرشٹی کو بار بار اُتھل پُتھل کرتا رہتا ہے۔ اس کا کیا کارن ہے؟ جگت گورو شنکراچاریہ اس شلوک میں کہتے ہیں، وہ برھما چراچر سرشٹی میں اُس ماں کے دُھولی کے کن کو ڈھونڈ رہا ہے۔ جس کارن سے برھما اِس سرشٹی کو اُتھل پُتھل کرنے میں مجبور ہے۔ وِشنو بھگوان اِس چراچر سرشٹی کو شیش ناگ کے ذریعہ سر پر دھارن کرتا ہے ایسا کیوں؟ وشنو بھگوان کی یہی بھاونا ہے اس ماں کا وہ "رجاہ کن" پرتھوی پر کہیں ہوگا ہی۔ میں رجاہ کن کی چھتر چھایا میں رہ کر اپنے کو کرتارتھ مانوں گا، بھگوان شنکر چراچر سرشٹی کو بھسم بنا کر وہ بھسم اپنے شریر پر ملتا ہے وہ بھی اِسی بھاونا سے ایسا کرتا ہے اُس ماں کا وہ "چرن دھُولی کن" اِس بھسم میں کہیں نہ کہیں ضرور ہوگا، یہ بھسم ملنے سے اُس دھُولی کن کا سپرش میرے شریر سے ضرور ہوگا جس سے میں اپنے کو دھنیہ مانوں گا۔

कल्पद्रुम-प्रसव-कल्पित-चित्रपूजाम्
उद्दीपित-प्रियतमा-मदरक्त-गीतिम्।
नित्यं भवानि! भवतीम्-उपवीणयन्ति
विद्याधरा: कनक-शैल-गुहा-गृहेषु

(۸) کلپہ دروم٘ہ، پرسَو، کلپہ تہ، چِتر، پُوجام
اُود، دِی پہ تہ، پریہ تما، مدرکتہ، گی تم
نیتیم، بھوانی، بھَوتی م، اُوپہ، وینہ ین تی
ویدیا، دھراہ، کنکہ، شَیلہ، گُو، ہا، گرہے شُو

ارتھ :- ہے بھوانی! کلپ ورکھوں کے پھولوں سے الوکک پوجا والی آپ کے اوجلت اتیہ نیتہ پر یہ مستی کے راگ سے بھرے ہوئے گیتوں کو ودیا دھر سومیرون پروت کی گپھاؤں میں ویناؤں (ستارو) پر روز گاتے ہیں۔

ٹپنی :- ودیادھر دیوتاؤں کی ایک یونی ہے۔ " विद्याधराप्सरो यक्ष भूतोमी देवयोनय: ।

سنگیت کلا من کی ایکاگرتا کا ایک سادھن ہے۔ اسی لئے بھگوگیتا میں "ویدانام، سام و یدوسمی" ایسا کہا ہے۔ یاگیہ ولیکہ کا کہنا ہے۔

वीणावादन तत्वज्ञ: स्वरशास्त्रविशारद: तालज्ञश्चाप्रयासेन मोक्षमार्गं निगच्छति

ارتھ :- وِنیاوادن کے تتو کا گیاتا۔ سورشاستر کا جاننے والا۔ تال وغیرہ کا ماہر وِدوان بغیر محنت کے موکھیہ پراپت کرتا ہے۔ پرنتو ورتمان یگ میں فلموں کے سنگیت جو بھی رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں چرتر تتھا وقت کا ناش کرتے ہیں۔

लक्ष्मी-वशी-करण-कर्मणि कामिनीनाम्

आकर्षण-व्यतिकरेषु च सिद्धमन्त्रः ।

नीरन्ध्र-मोह-तिमिर-च्छिदुर-प्रदीपो

देवि! त्वत्-अंध्रि-जनितो जयति प्रसादः

(۹) لکھشمی، وشی، کرنہ، کرمہ نی، کامہ نی نام

آکرشنہ، ویتہ، کریشو چہ، سدھ، منتراہ

نی رندھر، موہ، تہ مِ ر-چھ دور، پردیپو۔

دیوے، توت، انگرھی، جرنہ تو-جیہ تی، پرساداہ

ارتھ :- ہے ماتا، لکھشمی کے وش کرنے کے کرم (कामनी) میں تتھا اشٹ سدھیوں کو اپنے طرف کھینچنے میں اتھوا وش کرنے میں جو سدھ منتر ہے۔ گھنے موہ روپی اندھکار کے ناش کے لئے جو دیپک روپ ہے، ایسے ہی تمہارے چرن کمل سے اتپن ہوئے انوگرہ کو جئے جئے کار ہو۔

ٹِپنی :- اشٹ سِدھیاں :- انِ ما۔ مہیما، گرما، لِگھما، پراپتی، پراکامیہ، اِیشہ تو، وشیہ تو یہ اشٹ سِدھیاں کہلاتی ہے۔
موہ = سنسار کے وِشیوں کی انُورکتی موہ کہلاتا ہے، وہی انُورکتی جب ایشور کی طرف ہو تو بھکتی کہلاتی ہے۔

देवि! त्वत्-अंघ्रि-नख-रत्न-भुवो मयूरवाः
प्रत्यग्र-मौक्तिक-रुचो मुदम्-उद्वहन्ति।
सेवा-नति-व्यतिकरे-सुर-सुन्दरीणां
सीमन्त-सीम्नि कुसुमस्तवकायितं यैः

(۱۰) دیوی، توت، انگرِھی، نکھ، رتنہ، بھُووو، مہ یوکھا
پرتیہ گر، موکتکہ، رُوچو، مُدم، اُود وہنتی
سیوا نہِ تی، ویتہ کرے، سُر، سُندری نام
سی من تہ، سی منہ، کُوسمس، تہ وَ، کا یتم، یئےہ

ارتھ :- ہے دیوی ! آپ کے چرنوں کے نکھ رتنوں سے پیدا ہوئے، کرن موتیوں کی شوبھا والے آنند کو دھارن کرتے ہیں۔ جن کرنوں نے دیو استریوں کے سیوا تتھا پرنام کے لئے جھکنے کے وقت "مانگ" کے ستھان (کشمیری میں سُم) پر پھُولوں کے گلدستوں کی چھٹا دھارن کی ہے۔

ٹِپنی :- دیو استریاں اپنا سُوہاگ تتھا دیوتو بچائے رکھنے کی بھاؤنا سے آپ کے چرن کملوں میں جھُکتی رہتی ہیں جبکہ دیوتاؤں کو ہر سمئے دیوتو سے گرنے کا بھَیہ بنا رہتا ہے۔ جیسا کہ بھگوت گیتا میں آتا ہے :- "کھینی نے، پُونے، مرتیہ لوکم، وِشن تی"

मूर्धि्न स्फुरत्-तुहिन-दीधिति-दीप्ति-दीप्तं
मध्ये ललाटम्-अमरायुध-रश्मि चित्रम्।

हृत्-चक्र-चुम्बि-हुत-भुक्-कणि-कानुरूपं
ज्योतिर्यत्-एतत्-इदं अम्ब! तव स्वरूपम्

(۱۱) مُوردھنیِ، سفرت، توہہ نہ، دی دِھتی، دِی پتی، دِی پتم
مدھیے لالٹم، امرایدُھ، رشمِہ، چیترم
ہرت، چکر، چُمبھ، ہُوتہ، بھُوک، کنہ کانو، رُوپم
جیوتر، یت، یےتت، یدم، امبھ، تہ و، سورُوپم

ارتھ :۔ ہے جگت ماتا! سر میں جو چمکتے ہوئے چندرمہ کے کرنوں کا چمکتا ہوا پرکاش ہے۔ للاٹ کے مدھیہ میں ایندر دھنُوش کا جیسا پرکاش پُونج ہے، ایسے ہی ہردیہ میں جو اگنی کے انگار کو ن جیسا جیوتی پرکاش ہے یہ سب آپ کا ہی سورُوپ ہے۔

ٹِپنی :۔ اس شلوک کا سمبندھ پنچستوی کے پہلے شلوک کے ساتھ ہے سادھک نے "سمِوت" کا اپنے شریر روپی مندر میں ماں کا جس رُوپ میں ساکھیات کار کیا ہے اُس کی پھر سے پُوشٹی اس شلوک میں کی ہے۔

रूपं तव स्फुरित-चन्द्र-मरीचि-गौरम्
आलोकते शिरसि वाक्-अधि-दैवतं यः।
निःसीम-सूक्ति-रचना-मृत-निर्भरस्य
तस्य प्रसाद-मधुराः प्रसरन्ति वाचः

(۱۲) رُوپم، تہ و، سفورِتہ، چندر، مہ ریچہ، گورم
آلوکتے، شِرسی، واک، ادِھ، دیوتم، یاہ

نِ سِی مہ ، سُوکتہ ، رچنا ، مرت ، نِر بھر سے
تسیے پرساد ، مہ دھُوراہ ، پرسرنتی ، واچاہ

ارتھ :- پُورن چندرمہ جیسے گوروان ورلے تمہارے سورُوپ کا جو سرمیں (سہسرار میں) سمرن کرتے ہیں، اُن کو سیمارہیت سُندروانیوں کے رچنا رُوپ امرت سے بھرے ہوئے۔ اُس بھکت کے مُکھ سے ماں کے انُوگرہ سے بنی ہوئی مدُروانیاں۔ بناکسی پریتن کے خودبخود ہی نکلتی رہتی ہیں۔

ٹِپنی :- مُوک ہوئی واچال ، پنگُو چڑئی ، گرور گہن
جاسُو کرپا سُو دیال — دروُو ، سکل کلِہ مل دہن

ارتھ :- جن کی کرپا سے گونگا بہت سُندر بولنے والا ہوجاتا ہے اور لنگڑا لُولا دُورگم پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے وہ کلِہ یگ کے سب پاپوں کو جلا ڈالنے والے دیالُو بھگوان مجھ پر دیا کرے۔

सिन्दूर-पांसु-पटल-छुरिताम्-इव-द्यां
त्वत्-तेजसा जतुरस-स्नपिताम्-इवोर्वीम्
यः पश्यति क्षणमपि त्रिपुरे! विहाय
व्रीडां मृडानि! सुदृशस्तम्-अनु-द्रवन्ति

(۱۳) سِندور ، پامسو ، پٹلہِ ، چھُورِیتام ، یہ و ، دیام
توت تیجسا ، جہ تُو ، رسہ ، سنہ پتام ، یہ ور ، وِیام
یا ، پہ شہ تی ، کھیہ نم ، اپِی ، ترِپُورے ، وِہائے
وِری ڈام ، مرڈانِی ، سُودرشس ، تم ، اُنودرونتی

ارتھ :- ہے ماتا، سندور کے جیسے لال دُھولی سے آکاش کو ڈھانپا ہوا۔ ایسے ہی اُوت کے لال ترل پدارتھ میں ڈوبی ہوئی پرتھوی جس بھکت کو دکھائی دیتی ہے۔ یعنی آکاش اور پرتھوی اُس ماتا کے لال سروپ سے اوت پروت ہے، جو بھکت ایسا انوبھو کرتا ہے اُس بھکت کے پیچھے پیچھے اشٹ سِدیاں لُڑکتی پھرتی ہیں
ٹِپنی :- ماتا کا سوروپ (جوگُن پردھان مانا جاتا ہے اس لئے اُس کا رنگ لال مانا گیا ہے) "لالی میرے لال کی، جت دیکھوں تت لال۔ لالی دیکھن میں گئی، میں بھی ہو گئی لال" (گوپی) بھاگوت سے۔

मात:-मुहूर्तम्-अपि-य: स्मरति स्वरूपं
लाक्षा-रस-प्रसर-तन्तुनिभं भवत्या:।
ध्यायन्त्य-नन्य-मनसु, स्तं अनंग-तप्ता:
प्रद्युम्न-सीम्नि सुभगत्व-गुणं तरुणय:

(۱۴) ماتر، مُوہرتم، اپی یاہ، سمرتی، سُوریم
لاکھیا رسہ، پرسر، تن تو، نہ بھم، بھوتیاہ
دھیاین تی، انہ نیہ، من سا، تم انگ، تپ تاہ
پردیومنہ، سیمنہ، سوبھگہ تو، گونم، تہ رُوِیناہ

ارتھ :- ہے ماتا! جو بھکت آپ کے لاکھیا رس کے سُوکھیم تار کی بھانتی آپ کے انِردچہ نیہ، سُوروپ کا مُوہورت ماتر بھی سمرن کرتے ہیں اُس بھکت کی شکتی شالی اِیندریاں وش میں ہو جاتی ہیں۔
ٹِپنی :- جو بھکت ماتا کے اُس سُوکھیم سے سُوکھیم سوروپ "तस्यावश्यानि इन्द्रियाणि सदश्व-:" اُپنِشد- جس کے بارے میں اُپنشدوں کا کہنا ہے "انور نی یان، مہتو مہی یان" کا سمرن کرتے ہیں اُس بھکت کی اِیندریاں وش میں ہو جاتی ہیں۔ وہ بھکت اِیندریوں کے وش میں نہیں رہتا ہے۔

योयं चकास्ति गगनार्णव-रत्नम्-इन्दुः
योयं सुरा-सुर-गुरु पुरुषः पुराणः।
यत् वामम्-अर्धम्-अन्धक-सूदनस्य
देवि! त्वमेव तत्-इति प्रतिपादयन्ति

(۱۵) یویم، چکاستی، گگہ نار، نہ وَ، رتنم، اِیندو
یویم، سُورا، سُور، گوروہ، پُورشاہ، پُوراناہ
یت وامم، اردھم، اِیدم، اندھکہ، سُودنہ سِی
دیوی، توم، یےوتت یِتی، پرتہ پادینتِی

ارتھ:۔ ہے ماتا، آکاش رُوپی سمندر کا رتن رُوپ چندرمہ تم ہی ہو۔ تم ہی آدِ پُرش نارایَن ہو۔ شنکر کا اردھ وام بھاگ (پاروتی) تم ہی ہو۔ ایسا وِدوان سِدھ کرتے ہیں۔
ٹِپّنی:۔ چرچر وِبھُوتی یکت۔ کانتی یکت۔ شکتی یکت وستو ہے اُس کو تُو میری نارائنی شکتی سے ہی آپتن ہوا مان۔

इच्छानुरूपम्-अनुरूप-गुण-प्रकर्ष
संकर्षिणि! त्वम्-अनुसृत्य-यदा-बिभर्षि।
जायेत स त्रिभुव-नैक गुरु-स्तदानीं
देवः शिवोपि भुवन-त्रय-सूत्रधारः

(۱۶) اِچھانُو، رُوپم، اَنُورُوپم، گونہ، پرکرشم

سنکر شنی، توم، اُتو سر تیہ، یدا، بِہ بھر شی

جاپے تہ، سہ، تِر بھُوَنیئے کہ، گورُو، تدانیم

دیواہ، شِووپی، بھُوونہ ترِیہ، سُوتر دھَاراہ

ارتھ:۔ ہے بھگوان شنکر کو وشیہ میں کرنے والی ماں۔ جب آپ اپنی سوتنتر شکھتی کے مطابق اُتکرشٹ گنوں کے اوَت کرشن کو دھارن کرتی ہو تبھی وہ شِو بھی تینوں بھُوونوں کا گورُو بنکر تین لوکوں کے سرجن پالن سنہار رُوپی ناٹک کا سُوتر دھار بنتا ہے۔ अहं सर्वस्य प्रभवो मत्तः सर्वं प्रवर्तते

ارتھ:۔ وہ نارائنی شکھتی ہی جگت کی اُتپتی کا کارن ہے، اُسی شکھتی سے ہی یہ سب جگت چیشٹا کرتا ہے اس تتو کو سمجھ کر شردھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور بھکتی سے یکُت بھکت جن اُس "سموت" اتھوا نارائنی شکھتی کا بھجن کرتے ہیں۔

रुद्राणि! विद्रुम-मयीं, प्रतिमाम्-इव-त्वां

ये चिन्तयन्त्य-रुण-कान्तिम्-अनन्यरूपाम्।

तानेत्य-पक्ष्मलदृशः प्रसभं भजन्ते

कण्ठावसक्त-मृदु-बाहु-लता-स्तरुण्यः

(۱۷) رودرانی، وِدرُومہ، میِیم، پرتِمام، اِیہ وتوام

یے چن تِہ، ین تِہ، رُونہ، کانتِم، انہ نیہ، رُوپام

تان، یے تیہ، پکھملہ، درشاہ، پرسبھم، بھَجنتے

کنٹھاوسکتہ، مردو، باہُو، لتا، تہ رُونیاہ

ادتھ :- ہے رُودرانی ! جو بھکت جن آپ کی لال دِیپتی والی، اَوگِک رُوپ والی۔ لال رُودر کی بنی ہوئی مُوتی جیسی کے سُوروپ کا چِن تن کرتے ہیں، سِدھیوں کی پہچانہ ہونے پر بھی انہ مادِ سدھیاں بل پورو ک اس بھکت کے گلے میں باہُو ڈال کر اپنے وش میں کرنا چاہتی ہیں۔

اشٹ سِدھیاں :- انہ ما :جس شکھتی کے بل سے منش اَنُو جیسا چھوٹا بن سکتا ہے۔(۲) مہا :- شریر پھُولنا (۳) گہ رِما :- پہچانو سار بھاری یا ہلکا بنتا (۴) لگھما :- بہت ہی ہلکا ہونا۔ (۵) پراپتی :- کسی دُور لبھ وستو کو حاصِل کرنا۔ (۶) پراکامیم :- جس کی پراپتی سے سبھی کامنائیں سِدھ ہوتی ہیں۔ (ایشوتم :- سب کے اُوپر ہونا۔ (۸) وشیہ توم :- سبھی کو اپنے ادھین کرنا۔

त्वत्-रूपम्-उल्लसित-दाडिम-पुष्परक्तम्
उत्-भावयेत्-मदनदैवतम्-अक्षरं यः।
तं रूप-हीनम्-अपि, मन्मथ-निर्विशेषम्
आलोकयन्ति-उरु-नितम्बभरा-स्तरुणयः

(۱۸) توت رُوپم، اُولہ، سِ تہ، داڈِمہ، پُوشپہ، رکتم
اُوت بھاوِیت، مدنہ، دیوتم، اکھیرم، یاہ
تم رُوپہ، ہی نم، اِپی، من مہ تھ، نِروِشیے شم
آلوکہ ین تِی، اورُو، نِہ تہ مبہ، بھرا، ترُوییناہ

ادتھ :- جو بھکت کِھلے ہوئے انار کے پھُول کے سمان لال ورن والے (اکھیر) ایک ہی اوستھا میں رہنے والے اتھوا "کلیم" بیج اکھیر والے آپ کے رُوپ کو کامدیو کے ستھان پر بھاونا کرے، اُس کُرُوپ کو بھی سُندر شکھتیاں (انہ ماد سدھیاں) کامدیو کی بھانتی دیکھتی ہیں۔

ٹِپنی :- انہ ماد شکھتیاں آپ کے بھکت کے پاترا پاتر کا وِچار چھوڑ کر اُس کو اپناتی ہیں۔

ध्यातासि हैमवति! येन हिमांशु-रश्मि
माला-मल-द्युतिर्-अकल्मष-मानसेन।
तस्या-विलम्बम्-अनवद्यम्-अनल्प-कल्पम्
अल्पैर्दिनैः सृजसि सुन्दरि! वाक्-विलासम्

(۱۹) دھیاتاسِی، ہے مہ وَتی، یے نہ ہِمانشُو، رشمی
مالا ملہ، دیُوتِر، اکلمشہ، مانہ سیے نہ۔
تسیا، وِلمبھم، انہ ودھیم، انہ لپہ، کلپم
الپئے، دِنیے ہ، سرجہ سِی، سُندری، واک وِلاسم

ارتھ :۔ ہے ہمالیکی پُتری! جس نے نِرمل من سے۔ چندرمہ کے کرنوں کے سمُوہ جیسے۔ نِرمل دِیپتی سے یُکت آپ کا دھیان کیا ہے۔ ہے ماتا وہ بھکت بغیر کسی کشٹ کے کچھ دنوں میں ہی گیان وان بنتا ہے۔

اتھوا " انرگل" بغیر کسی روکاوٹ کویتائیں (شاعری) کرنے میں سمرتھ ہوتا ہے۔ कवित्वं पंचमं ह्रेयम्

ٹِپنی :۔ تنترالوک میں کہا ہے ماں کے انوگرہ کا پانچواں لکھین ہے "کویتا" بِنا کسی اوُدھیوگ کے "کویتا" کا پرسار (پھیلاؤ) ماں کے اَنوگرہ سے ہی سمجھو ہے۔

आधार-मारुत-निरोध-वशेन येषां
सिन्दूर-रंजित-सरोज-गुणानु-कारि।
तीव्रं हृदि स्फुरति देवि! वपु-स्त्वदीयं
ध्यायन्ति तान्-इह समीहित-सिद्ध-साध्या:

(۲۰) آدھار، مارُوتہ، نہِ رودھ، وَشیے نہ، یے شام
سِندور، رنجِہ تہ، سروج، گوُنانہ کاری
تِہ بھرم، ہردِ، سُفرِتی دیوی، وَپوس، تودی یم
دھیاینِ تی، تان یہ ہہ، سہ مِی، ہتہ، سِدھ سادھیاہ

ارتھ :۔ ہے ماں! جن بھکتوں کو مُولا دھار وایو کے روکنے سے۔ سَندور میں رنگے ہوئے کمل کے سُوکھیم تار کا جیسا دیپتی مان آپ کا سُوروپ ہردیہ میں پرکٹ ہوتا ہے۔ اُن ایسے بھکتوں کا دھیان اپنا ابھِ لِشٹ سِدھ کرنے کے لئے سِدھ اور سادھیہ کرتے ہیں۔

ٹِپنی :۔ پنچپتوی کار نے دھیان یوگ سے اس انروچنیٔ شکھتی کا ساکھیات کار کیا ہے اُس کے دھیان کا کیندر رتھا ہردیہ اُس شکھتی کا سورُوپ کیسا ہے اس کے بارے میں کہتا ہے۔" तीव्रं त्वदीयं वपु: '(ارتھ) آپ کا سوُروپ تِہ بھر دیپتی مان پرکاش جیسا ہے۔ جس پرکاشں کے سامنے سُریہ، چندرمہ اگنی کا پرکاشؒ پھیکا پڑتا ہے۔

त्वाम्-ऐन्दवीम्-इव कलाम्-अनुभाल-देशम्
उत्-भासिता-म्बर-तलाम्-अवलोकयन्त:।
सद्यो भवानि! सुधिय: कवयो भवन्ति।
त्वं भावनाहित-धियां कुल-काम-धेनु:

(۲۱) توام، اَیندویم، یِہ وکلام، انُوبھالہ، دیے شم
اوُت بھاسِہ تامبرِتہ لام، اوَلوک، ین تاہ

سہ دیو، بھوانی! سُودھیاہ، کہ ویو، بھ ونتی
توم، بھاونا، ہتہ دھیام، کُلہ کام، دھیے نوہ

ارتھ:- ہے ماتا! چندر کلا کے سمان للاٹ میں - چمکاتے ہوئے چت آکاش والے آپ کے ایسے سُوروپ کو جو دیکھتے ہیں وہ اُسی کھین، وِدوان تتھا کوی بنتے ہیں - آپ کی شردھا دھارن کئے ہوئے بدھی والوں کی آپ کامدُ ہو۔ یعنی ہر ایک کامنا پُورن کرنے والی ہو۔

ٹِپنی:- پنچستوی کار نے پہلے شلوک "آیندریسو" کی ان ۲۰ ویں تتھا ۲۱ ویں شلوک میں پھر سے سنکیت رُوپ سے پُوشٹی کی ہے۔

त्वां व्यापिनीति समना इति कुण्डलीति
त्वां कामिनीति कमलेति कलावतीति।
त्वां मालिनीति ललितेत्य-पराजितेति
देवि! स्तुवन्ति विजयेति जये-त्युमेति

(۲۲) توام، ویاپِ، نی تِی، سہ منا، یہ تِی، کُنڈلی تِی
توام، کامِہ نی تِی، کملے تِی، کلاوتی تِی
توام، مالِی نی تِی، لِلَہ تے و، پراجہ تے تی
دیوی! اِسْتُو نتِی، وِجہ یے تی، جیے، تیو مے تی

ارتھ:- ہے ماتا آپ کو سرو ویاپک، نِرمل من والی، کنڈلینی شکتی، بھکتو کی ہر کامنا کو پوری کرنے والی

کمل کی طرح سنکوچت اور وِکست ہونے والی۔ سبھی کلاؤں سے یکت۔ ورن مالا رُوپنی سُندرتا کا بھنڈار۔ جس کو کوئی جیت نہ سکے۔ وِجیا رُوپا، جیا رُوپا، ایسے ہی بھن بھن ناموں سے بھکت جن سُتوتی کرتے ہیں۔

ٹِپنی :۔ " ایکم، ست، وِپراہ، بہُودھا ودنتی " ایک ہی اُس شکتی کو وِدوان بھن بھن ناموں سے پکارتے ہیں۔

ये चिन्तयन्त्य-रुण-मण्डल-मध्य-वर्ति
रूपं तवाम्ब! नव-यावक-पंक-पिंगम्।
तेषां सदैव-कुसुमायुध-बाण-भिन्न
वक्ष:स्थला-मृगदृशो-वशगा भवन्ति

(۲۳) یے چِن تہ ین تے، رُونہ منڈل، مدھیہ، ورتی
رُوپم، تہ وامبہ، نہ و، یاوک، پنکہ، پنگم
تیے شام، سہ دَیو، کُوسما یُدھ، بانہ، بھِ تیہ
وکھس تھلا مرگہ درشو، وشہ گا بھونتی

ارتھ :۔ جو بھکت سُریہ منڈل میں ٹھہرے نئے ترل مہاور جیسے لال تمہارے سورُوپ کا چِنتن کرتے ہیں اُن بھکتوں کا کامدیو کے بانوں سے چھلنی بنی ہوئی چھاتی والی سُندر شکھتیاں اتھوا سنسار کے وِشیوں سے اُوبھی ہوئی تنگ آئی ہوئی اِیندریاں وش میں ہو جاتی ہیں۔ "यन्मण्डलं दीप्तिकरं विशालं "

ٹِپنی :۔ پنچستوی کار نے اس شلوک میں گایتری اُوپاسنا کا سنکیت دیا ہے، جبکہ سُریہ منڈل میں ٹھہرا ہوا تیج جس کو گایتری منتر میں کہے ہوئے " بھرگ " نام سے پُکارا گیا ہے جگت امبھا کا ہی الوکِک پرکاش ہے جس کے بارے میں بھوشیہ پوران میں ورنن ہے۔

यन्मण्डलं दीप्तिकरं विशालं रत्नप्रभं तीव्रमनादिरूपं

उत्तप्त-हेम-रुचिरे त्रिपुरे! पुनीहि
चेत-श्चिरन्तनं-अघौघवनं लुनीहि।
कारागृहे निगड-बन्धन-पीडितस्य
त्वत्-संस्मृतौ झट्-इति मे निगडा-स्त्रुट्यन्तु

(۲۴) اُوتّپتہ، ہیمہ، رُوچِہ رے! ترِپُورے
پُونی ہے - چے تاہ، چرنتہ نم، اگھوگھ ونم، لُونی ہے
کارا گر ہے، نِگڈ، بندن، پی ڈِتہ سے
توت سم، سُو مرِتو، جھٹ اِیہ تی مے، نگڑاس، ترُٹین، تُو

ارتھ :- تین اوستھاؤں کی ساکھی ماں! تپائے ہوئے سونے کے جیسے سُندر سُوروپ والی ماں! میرے چت کے اَنت جنموں کے پاپوں کے گھنے جنگل کو کاٹو۔ سنسار رُوپی جیل خانے میں بیڑیوں کے بندھن سے پیڑت مجھے آپ کا سُمرن کرتے ہی اسی کھین سبھی بیڑیاں ٹُوٹ جائیں!

ٹِپّنی :- سنسار رُوپی جیل کی بیڑیاں ماتا کے سمرن سے ٹوٹ ٹوٹ کر گر جاتی ہیں۔ جب واسدیُو بال کرشن کو اپنے سر پر اٹھاتا ہے یعنی بھگوان کی شرن میں آتا ہے تو واسدیُو کی سبھی بیڑیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ بھگوان کے بدلے جب مایا کو سر پر اٹھاتا ہے تو پھر سے سبھی بیڑیاں، دروازوں کے تالے جوں کے توں لگ جاتے ہیں بھگوان کو سر پر اٹھانے کا بھاوارتھ ہے بھگوان کے شرن میں جانا۔ کھوپڑی میں بھگوان اکھوا نارائنی شکتی کے چنتن کرنے سے سبھی بیڑیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ (بھاگوت)

शर्वाणि! सर्वजन-वन्दित-पाद-पद्मे!
पद्मच्छद-च्छवि-विडम्बित-नेत्र-लक्ष्मि!
निष्पाप-मूर्ति-जन-मानस-राज हंसि!

हंसि त्वम्-आपदम्-अनेक विधां जनस्य

(۲۵) شروانی، سرو، جہ نہ، وندتہ، پادپدمے!
پدمہ، چھد، چھ وِ، وڈمبہ تہ، نیتر لکھشمی
نیش پایہ، مورتی، جنہ مانسہ، راج ہم سی
توم، آپدم، انیکہ، وِدھام، جنہ سے

ارتھ :۔ ہے جگت ماتا! ہے سبھی جنوں سے پرنام کیئے ہوئے چرنوں والی۔ کمل پتروں کی شوبھا کے سمان سُندر نیتروں والی۔ شُدھ انتاہ کرن والے بھکتوں کے من رُوپی مانس سرُور کی ہے راجہ ہم سنی! آپ سبھی پرکار کی آپدائیں بھکت جنوں کی نشٹ کرتی ہیں۔

ٹِپنی :۔ جو بھکت اُس ماں کا ساکھیات کار چاہتا ہے اس کے لئے آدشک ہے کہ وہ اپنے من کو نرمل بنائے۔ یعنی جب بھکت کا من مانس سرودر بنے گا تبھی وہ سموت روپی ہم سنی وہاں ڈیرا ڈالے گی یہ تم اکر توہ، پشتی ویتہ شوکاہ " سنکلپ رہیت من میں ہی اُس " سموت " شکھتی کو دیکھا جا سکتا ہے۔

तत्वत्-पाद-पंकज-रजः प्रणिपात-पूतैः
पुण्यैर्-अनल्प-मतिभिः-कृतिभिः कवीन्द्रैः
क्षीर-क्षपाकर-दुकूल-हिमाव-दाता
कैर्-प्यवापि भुवन-त्रितयेपि कीर्तिः

(۲۶) توت، پادپنکجہ، رجاہ، پرنی پاتہ، پوتیے
پونیئے، انلپہ، مہ تہ بھی ہ، کرتہ بھی، کویندریئے ہ

کِھیر، کھیہ پاکر، ڈوکُول، ہِماو، داتا
کیر، اِپی، واپی، بھُووَنہ، ترِنہ یےپی، کِرتی ہ

ارتھ :- آپ کے چرن کملوں کی دھُولی کو، پرنام کرنے سے پوتر بنے ہوئے۔ کئی پونیا تماوٗ، بُدھمیانوں، کرتہ کرتیہ، کوِیوں نے دُودھ، ریشم، برف جیسی نِرمل کِرتی پراپت کی ہے۔

ٹِپنی :- سمبھاوِتسی، چاکِرتی، مرنات، اِتہ ریچتیبے" مانہ نیہ پُرش کے لئے کِرتی کا نہ ہونا، اکھوا اِکرتی (بدنامی) ہونا مرنے سے بھی بری بات ہے گرہستی کیلئے کِرتی کا ہونا ایک آدی گُن ہے جبکہ لوگا کھیہ مُنی نے ۲۴ سنسکاروں میں "یش سکام" کو ایک مہتوپُورن سنسکار مانا ہے، اس سنسکار میں گورُو شیشہ کو آشیرواد دیتا ہے "یشوی بھوَ" ! यशस्वी भव ہے بیٹا ! تو کِرتی والا۔ اکھو یش والا بن۔ تمہارا جیون تب سپھل جیون ہے جب تمہاری نِرمل کِرتی دسوں دِشاؤں میں پھیلی ہو، وہ کِرتی پراپت کرنا آسان نہیں، پرنتو جس بھکت پر ماں کا انُوگرہ ہوگا، وہی نِرمل کِرتی والا ہوتا ہے جیسا کہ اوُپر کے شلوک میں درج ہے

त्वत्-रूपैक-निरूपण-प्रणयिता बन्धो दृशो-स्त्वत्-गुण
ग्रामा-कर्णन-रागिता श्रवणयो-स्त्वत्-संस्मृति-श्चेतसि।
त्वत्-पादार्चन-चातुरी करयुगे, त्वत् कीर्तनं-वाचि मे
कुत्रपि त्वत्-उपासन-व्यसनिता, मे देवि! मा शाम्यतु

(۲۷) توت، رُوپےَ کہ، نِہ رُوپنہ، پرنہ یِتا۔ بندھو، درِشو، توت گُونہ
گراما، کرنِنہ، راگِہ تا، شروَنہ یوہ۔ توت سم سُمرتی ہ چےتہ سِی
توت، پادارچہ نہ، چاتوری، کریُگے۔ توت، کِرتہ نم، واچہ میے
کُوترا پی، توت، اوپاسنہ۔ وِیس نِہ تا، میے دیوی! ما شامیہ تُو

ارتھ :- ہے ماں ! میرے نیتروں کو آپ کے دیکھنے کے پریم کا لگاؤ۔ کانوں کو آپ کے گنوں کے سُننے کا راگ۔
چت میں آپ کی سمُرتی۔ میرے ہاتھوں میں آپ کے چرنوں کی سیوا کا چاتُریہ۔ میری وانی میں آپ کا کرِتن
کبھی کہیں اتھوا کسی بھی اوستھا میں کم نہ ہو۔

ٹِپنی :- جو ماں کا بھکت ساری کرمیندریاں گیانیندریاں ماں کے ہی پوجن وغیرہ میں ویست رکھتا ہے، اُس بھگت
کا "یوگ کھیم" کیسے چلتا ہے ایسے بھگت کے بارے میں بھگوان کی گیتا میں پرتگیا ہے۔
جو بھکت رات دن اُسی "سموِت" شکتی کی اُپاسنا میں لگے رہتے ہیں ایسے بھگتوں کا یوگ اور کھیم، وہ سموِت شکتی
رُوپ ماتا ہی چلاتی ہے۔ (یوگ = اپراپت کی پراپتی۔ کھیم = پراپت کئے ہوئے کی رکھشیا۔)

उद्दाम-काम-परमार्थ-सरोज-षण्ड-
चण्ड-द्युति-द्युतिम्-उपासित-षट्-प्रकाराम्।
मोह-द्विपेन्द्र-कदनोद्यत-बोध-सिंह-
लीला-गुहां भगवतीं त्रिपुरां नमामि

(۲۸) اُود، دام، کامہ، پرمارتھ، سروجہ، شنڈ
چنڈ، دیُوتی، دیوتمِ، اُوپا، سِہ تہ، شٹھ، پرکارام
موہ، دِپہ ندر، کدنو، دِتہ، بودھ، سِمہہ
لِیلا، گوُہام، بھگوتمِ، ترِپوُرام، نمامی

ارتھ :- سیمارہِت (حد رہیت) اِس لوک کے تتھا پرمارتھک پچھا رُوپی کمل سروور کو پربھوُت کرنے
کے لئے پرچنڈ سُریہ کی جیسی پرکاش والی۔ یوگ کے چھ انگوں سے اُپاسنا کی جانے والی۔ موہ رُوپی ہاتھی کو مارنے

کے لئے تیار بیٹھی، گیان روپی شریر کی لیلا گپھا بنی ہوئی ترپورا بھگوتی کو نمسکار ہو۔

ٹپنی :- ہے ماتا جو میری بیمار ہیت اِس لوک کی اتھوا پار مارتھک بچھایں ہیں، وہ مانیئے ایک کمل کا سرو ور ہے جیسے کمل کا سرور سُریہ اودُے سے پر پھُولت ہوتا ہے، ویسے ہی آپ میری بیمار ہیت بچھاؤں کے لئے پرکھر سُریہ ہو یعنی آپ ہی میری بچھاؤں کو پُورن کر سکتی ہیں، ماں! میرے موہ روپی ہاتھی کا ناش گیان روپی شیر ہی کر سکتا ہے وہ گیان روپی شیر بھی کہیں اِدھر اُدھر نہیں ہے بلکہ ماں آپ ہی اُس شیر کے کھیلنے کی گپھا ہو، یعنی میرے موہ کا ناش کرنے والا شیر بھی آپ کے ہی نینتر انتریں ہے۔

गणेश-वटुक-स्तुता-रति-सहाय कामान्विता
स्मरारि-वर-विष्टरा, कुसुमबाण-बाणै-र्युता।
अनंग-कुसुमादिभिः परिवृता च सिद्धैः त्रिभिः
कदम्ब-वन-मध्यगा, त्रिपुर-सुन्दरी पातु नः

(۲۹) گنیش، وٹکہ، ستُوتا، رتِہ، سہائے، کا مانوِتا
سُمراری، وِشٹرا، کُوسمہ بانہ بانیر، یُوتا
اننگہ کُوسمادِبھی ہ، پہ رِورتا چہ، سِدھیئےہ، ترِبھی ہ
کدمبہ وَن، مدھیہ گا، ترِپُور، سُندری، پاتُو، ناہ

ادتھ :- گنیش، شنکر، وِشنو، برہما سے کی گئی ستُوتی والی - رتی سہیت کامدیو سے یُکت، اُتم شواسن پر بیٹھی ہوئی ارِبند، اشوک، چوُت، نومِلکا، نیلوُتپل کامدیو کے اِن پانچ بانوں سے یُکت - اُونماد، تاپن، شوشن، ستمبھن تتھا سموہن، ان پانچ شکتیوں سے گھری ہوئی، تین سِدھ منتروں "اینم، کلیم، سوہ" منتروں سے پراپت ہونے والی (اتھوا کی گئی ستُوتی والی) کدمبہ ورکھوں کے وَن میں ٹھہری ہوئی ایسی ترپُور سندری

میری رکھشیا کرے۔

ٹِپنی :۔ جس کامدیو کے بان دیوتاؤں اسروں، منشوں میں کہیں اسپھل نہیں رہے۔" अस्खलिताः "انھیں بانوں تتھا کامدیو کی سم موہن وغیرہ شکھیتوں سے ترپورسندری گھِری ہوئی ہے۔ کدمبھ ورکھ بھی سموہن وغیرہ شکھیتوں کا اُدپیوگی مانا گیا ہے وہ ماں اسی کدمبہ ورکھیوں کے جنگل میں ٹھہری ہوئی ہے، جس کامدیو کو شنکر نے بھسم کیا تھا، وہ شنکر بھی جس کا آسن بنا ہے۔ ایسی شکھتی شالی ماں کے سامنے کامدیو اربندھ وغیرہ پانچ بان اتھوا کامدیو کی اُونماد وغیرہ شکھتیاں کیا مہتو رکھتی ہیں۔

کامدیو کے پانچ بان (پھول) :۔ اربند، اشوک، چوت، نوملِکا۔ نیلوتپل۔
پانچ بانوں کی پانچ شکھتیاں :۔ اُنماد، تاپن، شوشن، ستمبن، سم موہن۔
کدمبہ ورکھ۔ سم موہن وغیرہ پانچ شکھیتوں کا سہایک درخت مانا جاتا ہے۔

यस्तोत्रम्-एतत्-अनुवासरम्-ईश्वरायाः
श्रेयस्करं पठति वा यदि वा शृणोति।
तस्येप्सितं फलति राजभिर्-ईड्यतेऽसौ
जायेत स प्रियतमो हरिणेक्षणानाम्

(۳۰) یاستُوترم، یےتت، اَنُوواسرم، ایشورایاہ
شری یسکرم، پٹھتِی وا، یدِی وا، شرنوتِی
تسیپ ستم، پھلتی، راجبھِر، ایڈیتے سَو
جایےتہ، سہ، پریہ تمو، ہری نیے، کھیہ نانام

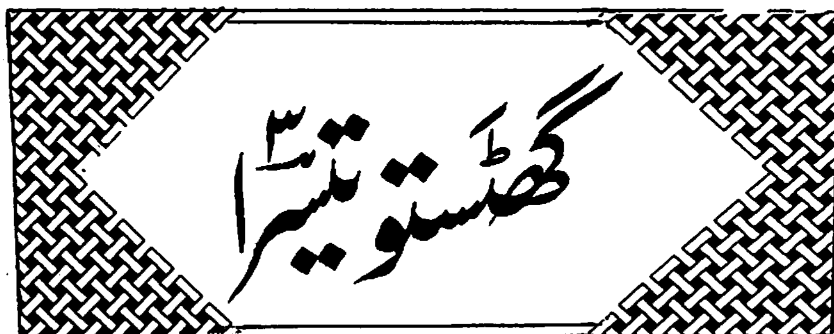
ارتھ :۔ جو جگت ماتا کا یہ کلیان کاری سُوتر روز پڑھتا ہے یا سُنتا ہے۔ اس کی سبھی کامنائیں سدھ ہو جاتی

ہیں، وہ بھگت راجاؤں سے بھی ستوتی کیا جاتا ہے تتھا انہ مادسدھیوں کا وہ پیارا بنتا ہے۔
ٹِپنی :۔ ماں جو آپ کی شرن میں آتے ہیں، سبھی راجے مہاراجے ان کے شرن میں آتے ہیں۔ انہ مادسدھیاں اُن کے پیچھے پیچھے لُڑھکتی پھرتی ہیں۔

बह्मेन्द्र–रुद्र–हरि–चन्द्र–सहस्त्र–रश्मि–
स्कन्द–द्विपानन–हुताशन–वन्दितायै।
वागीश्वरि! त्रिभुवनेश्वरि! विश्वमात:
अन्त–र्बहिश्च कृत–संस्थितये नमस्ते

(۳۱) برھیمندر، رودر، ہری چندر، سہسر رشمی
سکندہ، دِپانہ نہ، ہُوتا شنہ، وندتائیے
واگیشوری، تر بھُونیشوری، وِشوماتر
انتر، بہِشچہ، کرتہ سم سِتھی تہ تیئے، نمستے

ارتھ :۔ ہے وانیوں کی سوامنی! تین بھونوں کی سوامنی! ہے جگت جننی! برھما، ایندر رودر وشنو، چندرمہ سُریہ کمار، گنیش تتھا اگنی دیوتا سے کی ہوئی پرنام والی۔ گیانیندریوں، کرمیندریوں پانچ پران۔ من بُدھی تتھا چت میں ستھتی والی (شکھتی دینے والی ماں! آپ کو بار بار نمسکار ہو۔
ٹِپنی :۔ ین مایا، وش، ورتی، وِشوم، اکھیلم، برھما دِ دیوا شُوراہ
یت، سہ تُوا، امرشیہ و، بھاتی سکلم ــ رجو، یتھا ہیر، بھرماہ
ارتھ :۔ جس سموت اکتوا مایا کے وش میں جگت، برھما دِ دیوتا اور اسُور بھی ہیں۔ جس مایا کی ستا سے رسی میں سرپ کے بھرم کی بھانتی یہ سارا جگت معلوم پڑتا ہے۔ اُس مایا پتی رام کی شکھتی کو نمسکار ہو۔



گفتگو تیسرا

घटस्तवः तृतीयः

گھٹستو تیسرا

देवि! त्र्यम्बक-पत्नि! पार्वति! सति! त्रैलोक्यमातः! शिवे!
शर्वाणि! त्रिपुरे! मृडानि! वरदे! रुद्राणि! कात्यायिनि!
भीमे! भैरवि! चण्डि! शर्वरि! कले! कालक्षये! शूलिनि!
त्वत्-पाद-प्रणतान्-अनन्यमनसः पर्याकुलान् पाहि नः

(۱) دیوی، تریمبہ کہ پتنی! پاروتی! سہ تی! تریلوکیہ، ماتاہ، شوے!
شروانی! ترپورے! مرڈانی! وردے! رودرانی! کاتیاینی!
بھی میے! بھیروی! چنڈی! شروری! کلے! کالہ کھیئے! شولینے
توت پاد، پرنہ تان، انہ نیہ نساہ۔ پریا کلان، پاہی ناہ

ارتھ:۔ دیوی! = ہے کریڈن شیل ماتا۔ تریمبہ کہ پتنی! شنکر کی شکتی۔ پاروتی! = پروت کی پتری۔
ستی! = ہے ستی۔ تریلوکیہ ماتا! = ہے تین لوکوں کی ماں۔ شوے! = ہے کلیان کاری۔ شروانی! =
ہے شنکر کی سنہار روپی شکتی۔ ترپورے! = ہے تین اوستھاؤں کی ساکھی روپا۔ مرڈانی! = ہے آنند
دینے والی۔ وردے! = ابھیشٹ پھل دینے والی۔ رودرانی = دوشٹوں کو رولانے والی۔ کاتیا ینی! =
ہے سندر روپ والی۔ بھی مے! = دوشٹوں کے لئے بھینکر روپ کو دھارن کرنے والی۔ بھیروے! = ہے بھیرو
روپ شنکر کی شکتی۔ چنڈے = چراچر سرشٹی کو پرکاشت کرنے والی۔ شروری! = شرد روپ شو کی شکتی۔

کلے != چندر کلا رُوپ والی۔ کال کھیئے != کال کو ناش کرنے والی۔ ٹشولینی اِیتن != دُوکھوں کا ناش کرنے والی۔ ہے ماتا! آپ کے چرنوں میں جھکے ہوئے تنھا ایکاگرتا سے لگائے ہوئے من والے چاروں طرف سے ویاکُل ہم بھکتوں کی رکھشا کیجئے

यस्या स्वरूपं ब्रह्मादया न जानन्ति उच्यते "अज्ञेया"

ٹِپنی :۔ پنچستوی کار نے ماتا کے انیک ناموں میں سے چن کر رہیہ پُورن ارتھ والے ۱۹ نام اس اشلوک میں کہے ہیں۔ جن ناموں سے بھکت جن ماتا کو پُوجتے ہیں ان کے بارے میں ویدوں کا کہنا ہے
جس کے سورُوپ کو برھما دیوتا بھی جانتے نہیں ہیں اس لئے اُس کا نام "اگی یا" ہے
جس کا جنم دینے والا کوئی نہیں ہے اس لئے اُس کو "اجا" کہتے ہیں۔ ساری چراچر سرشٹی میں ایک ہی تکھتی اوت پروت ہے اس لئے اس کو "अजा" کہتے ہیں، اِن پرمانوں سے سِدھ ہے اُس اِنرو چہ نیہ "سموت" کا کوئی نام رُوپ نہیں ہے پرنتو اس ماں کو رُوپ دینے والی بھاونا ہوتی ہے۔ ہنومان سیوک رُوپ میں بھگوان کے پاس آئے تھے بھگوان سوامی رُوپ میں ہنومان سے ملے "سُوداما" سے بھگوان "سکھا" رُوپ میں مِلے۔ کوشلیا اتھوا دیوکی سے پُتر رُوپ میں مِلے۔ برہمہ چارنی اوُما سے برہمہ چاری رُوپ میں ایسے ہی "پاشوپت استر" کے لئے تپسیا کرتے ہوئے ارجن سے ماتا شکارن کے رُوپ میں ملی۔

उन्मत्ता इव, सग्रहा इव, विषव्यासक्त-मूर्च्छा इव
प्राप्त-प्रौढमदा इवाति विरह-ग्रस्ता-इवार्ता-इव
ये ध्यायन्ति हि शैलराज-तनयां-धन्यास्त-एकाग्रत-
स्त्यक्तोपाधि-विवृद्ध-रागमनसो ध्यायन्ति वामभ्रुवः

(۲) اونمتا، اِیہ و، سہ گرہا، یہ و، وِشہ، ویاسکتہ، مُورچھا، اِیہ و
پراپتہ، پروڈھ، مدا، اِیہ واتِی۔ وِرہ، گرستا، اِیہ وارتا، یہ و
یے دھیاینتی، ہی، شَیلہ، راجہ تن یام۔ دھنیاہ، تہ، ایکاگرتاہ
تیہ کتو، پادھی، وِوردھ، راگ منسو۔ دھیاین تی، وامہ، بھرواہ

ارتھ :- جو بھکت جن جگت امبا کا دھیان کرنے پر اپنی سُدھ بُدھ کھو کر پاگل جیسے بھُوتوں سے آوِشٹ ہوئے جیسے زہر لگنے سے مُورچھت ہوئے جیسے، ادِھک نشے سے اُونمت ہوئے جیسے - اپنے پریمی کے وِرہ سے تڑپتے ہوئے جیسے آرت جیسے ہو جاتے ہیں وہ بھکت دھنیہ ہیں - ایسے بھکتوں کا دھیان پریم سے بھری ہوئی "انہ مادِ سدِھیاں" اپنی سُدھ بُدھ کھو کر کرتی ہیں - یعنی "انہ مادِ سدھیاں" ایسے بھکتوں کے پیچھے "لڑھکتی" پھرتی ہیں -

ٹِپنی :- جو بھکت ہر سمیئے وانی سے آپ کا کیرتن - آنکھوں سے آپ کا درشن - من سے آپ کا دھیان کرتا ہے "اشٹ سدھیاں" اُس بھکت کے چرن چُومتی ہیں -

देवि! त्वां सकृत्-एव यः प्रणमति, क्षोणीभृत-स्तंनम-
न्त्याजन्म-स्फुरत्-अंघ्रि-पीठ-विलुठत्-कोटीर-कोटिच्छटाः
यस्त्वाम्-अर्चति सोऽर्च्यते सुरगणै-र्यः स्तौति स स्तूयते
यस्त्वां ध्यायति तं स्मरार्ति-विधुरा ध्यायन्ति वामभ्रुवः

(۳) دیوی، توام، سہ کرت، ایے و، یاہ، پرنہ مہ تی، کھیونی، بھر تس، تم نہ من تیا، جنمہ، سفورت، انگرِھی، پیٹھ، وِلوٹھت - کوٹیر کوٹھی، چھٹا یس توام، ارچہ تِی، سورچہ تے - سُور گہ نیر - یا ستوتی سہ ستُویتے یس توام، دِھیایتی، تم، سمر ارتی، وِدھُورا، دھیا نیتِی، وام، بُھرواہ

ارتھ :۔ ہے جگت ماتا ! جوایک بار ہی آپ کو پرنام کرتا ہے ان کو ایسے چکرورتی راجہ لوگ جھکتے ہیں جن چکرورتی راجاؤں کے پاد پیٹھ گنہ راجیوں کے لڑھکتے ہوئے موکٹوں کے اگر بھاگ کے چھٹا سے سُوشوبھت ہوتے ہیں جو تمہاری پُوجا کرتے ہیں انھیں دیوتا پُوجا کرتے ہیں۔ جو تمہاری سُتوتی کرتے ہیں، دیوتا ان کی سُتوتی کرتے ہیں، جو تمہارا دھیان کرتے ہیں، ان بھکتوں کی وِشیوں کے بھوگ سے ویاکُل بنی ہوئی اِیندریاں وش میں ہوجاتی ہیں۔

ارتھ :۔ ہے ماتا تمہاری شرن میں آئے ہوئے منش دوسروں کو شرن دینے والے بنتے ہیں۔

ٹِپنی :۔ " توام، آشِرتا، ہیا شِریتام، پریانتی" त्वाम्-आश्रिता ह्याश्रियतां प्रयान्ति (सप्तशती)

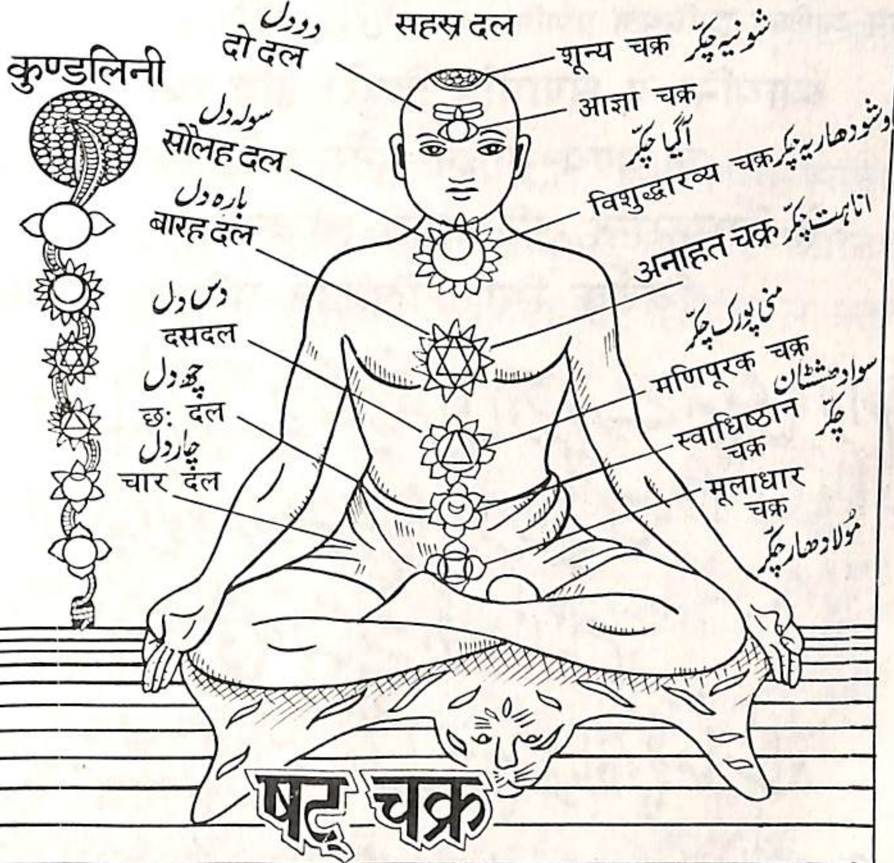
ध्यायन्ति ये क्षणमपि त्रिपुरे! हृदि त्वां
लावण्य-यौवन-धनैर्-अपि विप्रयुक्ताः।
ते विस्फुरन्ति ललितायत-लोचनानां
चित्तैक-भित्ति-लिखित-प्रतिमाः पुमांसः

(۴) دھیاینتی، یے، کھینم اپی، ترِپورے، ہردی، توام
لاونیہ، یوونہ، دھنیر، اِپی، وِپر، یُکتاہ
تے وِسفرنتی، لِلتایتہ، لوچنانام
چِتیکہ، بھِتی، لِکھتہ، پرتِماہ، پُوماںساہ

ارتھ :۔ ہے ماتا جو منش، سُندرتا، جوانی، دھن سے ہین ہوتے ہوئے بھی، کھینہ ماتر بھی ہردیہ میں

ایکاگرتا سے آپ کا دھیان کرتے ہیں اُس بھگت کی پرتیما سُندر یوگنیوں کے ہردیہ میں دیوار پر کھینچے ہوئے چِتر کی طرح دکھائی دیتی ہے، یعنی سُندر یوگِنیاں اس رُوپ ہین، دِردر، نِردھن منش کو اپنے ہردیہ میں ستھان دیتی ہیں۔

ٹِپّنی :۔ ہے ماں! اگر کوئی کورُو پ، نِردھن منش بھی آپ کا دھیان کرتا ہے تو آپ کی اُنوگرہ درشٹی سے وہ بھکت سُندر روگ رہت دھنوان ضرور بنتا ہے، اتنا ہی نہیں بلکہ یوگنیاں تتھا اشٹ سِدھیاں اُس بھکت کا ایکاگرتا سے دھیان کرتی ہیں، یعنی اُس بھگت کی وشں میں ہو جاتی ہیں۔



شٹھ چکر

एतं किं नु दृशा पिवाम्युत, विशाम्यस्यांगम्-अंगैर्निजै:
किं वामुं निग-लाम्यनेन सहसा किं वैकताम्-आश्रये।
तस्येत्थं विवशो विकल्प-घटना कूतेन योषित्-जन:
किं तत्-यत्-न करोति देवि! हृदये यस्य त्वम्-आवर्तसे

(۵) ایتم، کِم نُو درشا، پوامیُوتہ، وِشا میہ سیا نگم، انگیرنہ جیئہ
کِم، وامُوم، نِگلا، میے نے نہ، سہسا کِم، ویئے، کتام، آشریے
تسیے تھم، وِوشو، وِکلپہ، گھٹنا۔ کُوتے نہ، یوشِت جناہ
کِم، تت یت، نہ کروتی، دیوی ہردیے یسے، توم، آورتسے

ارتھ :- ہے دیوی ! جس بھگت کے ہردیہ میں آپ بار بار آکر ٹھہرتی ہے، ایسے بھکت کے بارے میں مجبور ہوکر من کے بھن بھن وِکلپوں سے "انہ مادِ سدھیان" ایسا کون کون سا کاریہ ہے جو کرتی نہیں ہیں — وہ سدِھیان جو اُس بھکت کے بارے میں سوچتی ہیں کیا اِس بھگت کو آنکھوں سے پی جائیں اتھوا اپنے انگوں سے اس میں سما جائیں اتھوا اس بھکت کو نِگل جائیں، یا جھٹ پٹ ایک بھاؤ کا آشریہ لیں۔

ٹِپنی :- جس بھگت کے ہردیہ میں ماتا ٹھہرتی ہے اس بھکت کے لئے یوگنیاں اتھوا اشٹ سدِھیاں بلی دان ہو جاتی ہیں بلی سے مطلب ہے اپنے ایشٹ کے لئے خودی کا تیاگ کرنا یعنی اپنے ایشٹ میں لیہ ہونا، بھید بھاؤ کا نہ رہنا۔

विश्व-व्यापिनि यत्-वत्-ईश्वर इति, स्थाणौ-अनन्याश्रय:
शब्द: शक्तिर्-इति त्रिलोकजननि! त्वय्येव तथ्य-स्थिति:
इत्थं सत्यपि शक्नुवन्ति यत्-इमा: क्षुद्रा रुजो बाधितुं

त्वत्-भक्तान्-अपि न क्षिणोषि च-रुषा, तत्-देवि! चित्रं महत्

(۶) وِشو، ویاپِنی، یت وت، ایشور، ایہ تی، ستھانو، انہ نیا شریاہ
شبداہ، شکھتِر، ایہ تی، ترلوکہ جننی، تو ییے و، تہ تھیہ، ستھتی
اِتھم، سہ تیہ پی، شکنوونتی، یت یہ ماہ، کھیودرا، روجو، بادھ توم
توت بھکتان، اپی نہ، کھیہ نوشی، چہ رُشا، تت دیوی، چترم مہت

ارتھ:۔ ہے تینوں لوکوں کی ماتا! جس پرکار سوتنتر "ایشور" شبدھ سرو ویاپک شنکر کے لئے لگایا جاتا ہے یا جوڑا جاتا ہے، ایسے ہی شکھتی شبد آپ کے لئے سارتھک رُوپ میں جوڑا جاتا ہے۔ ایسا ہونے پر بھی یہ تُوچھ روگ وغیرہ آپ کے بھکتوں کو بھی کشٹ دینے میں سمرتھ بنتے ہیں، آپ کرودھت ہو کر ان کو نشٹ نہیں کرتے ہیں وہ بہت ہی آشچریہ ہے۔

ٹِپنی:۔ ایشور شبدھ کا ارتھ ہے۔ "کرتوم، اکرتم سمرتھاہ" سمبھو کو اسمبھو۔ اسمبھو کو سمبھو بنانے والا۔ شکھتی کا ارتھ ہے (اگھٹ نہ گھٹی یسی" یعنی سرو شکھتی یکت)

इन्दो-मध्यगतां मृगांक-सदृशच्छायां मनो-हारिणीं
पाण्डूत्फुल-सरोरुहासन-गतां, स्निग्ध-प्रदीपच्छविम्।
वर्षन्तीम्-अमृतं भवानि! भवतीं ध्यायन्ति ये देहिनः
ते निर्मुक्त-रुजो भवन्ति विपदः प्रोज्झन्ति तान्-दूरतः

(۷) اِیندور، مدھیہ، گتام، مرگانکہ، سہ درشہ، چھایام، منوہارنیم

پانڈوُت، بھوُلہ، سروُرُو پا، سنہ گتام، سنیگدھ، پردیپہ اچھ وِم

ورشنِتم، امرتم، بھوانی، بھوتم-دھیانتی یے، دے ہناہ

تے نِرموُکھتہ، رُوجَو، بھ ونتِ، وِپداہ-پروجھنِتی، تان دُوتاہ

ارتھ :- ہے جگت ماتا! چندرمہ کے بیچ میں ٹھہری ہوئی منوہر ہرن کے سمان شوبھا والی، سفید کمل کے آسن پر ٹھہری ہوئی تیل سے بھرے، دیپک کی جیسی دِپتی والی- امرت برساتی ہوئی، ایسے ہی رُوپ والی کا جو منُش دھیان کرتے ہیں وہ روگوں سے مُوکھت ہو جاتے ہیں، وِپدائیں اُن کے پاس نکتی نہیں ہیں-

ٹِپنی :- (ورگا سپت شتی) ماتا! آپ کے سنتوُشٹ ہونے پر آدھیاتمک-

رोगान्-अशेषान्-अपहंसि तुष्टा.
त्वाम्-अश्रितानां न विपत्"

آدھ دیوک، آدھ بھوتک "دُوکھ نشٹ ہو جاتے ہیں-

पूर्णेन्दोः शकलैर्-इवा-तिबहलैः, पीयूष पूरैर्-इव
क्षीराब्धे-र्लहरी-भरैर् इव, सुधा-पंकस्य पिण्डैर्-इव।
प्रालेयैर्-इव निर्मितं तव वपुर्ध्यायन्ति ये श्रद्धया
चित्तान्तर्-निहतार्ति-ताप-विपदस्ते सम्पदं बिभ्रति

(٨) پوُرِنین دوہ، شکلیئےر، اِیواتِی، بہلئے-پی یُوش، پُوریَر، اِیہ و

کھیرابدھیر، لہری، بھریَر، اِیو، سوُدھا-پنکہ سے، پنڈیَر، اِیہ و

پرالے، یَر، اِیہ و، نِرمِہ تم، تہ و، وپو، دھیاین تی، یے شردھیا

چِتانتر، نہہ تارقی، تاپہ، وِپدس، تے، سمپدم، ربہ بھرتی

ادتھ :۔ پُورنما کے چندرمہ کے ٹکڑوں سے بنے ہوئے، جیسے۔ امرت پرواہوں سے۔ کھیر ساگر کے لہروں سے امرت کے گارے کے پنڈوں سے۔ برف سے بنے ہوئے جیسے آپ کے نرمل ساکار رُوپ کا جو شردھا سے دھیان کرتے ہیں اُن بھگتوں کے من میں سنتِت دینتا دُوکھ تتھا وِپداؤں کا ناش ہو کر سمپدا کی پراپتی ہوتی ہے۔

ٹِپّنی :۔ سادھک ماتا کے پریم کے آویش میں آکر اپنی کلپنا سے نروکلپ ماتا کو ساکار میں کلپت کر اُس کا ہی دھیان کرتا ہے ماتا کے ایسے کلپنا سے بنائے ہوئے ساکار سورُوپ کے دھیان سے سادھک کو کیا نہیں مل سکتا ہے۔ وہ کون سا ایسا دُوکھ ہے جو آپ کے سُمرن کرنے سے نشٹ نہیں ہوتا ہے۔

ये संस्मरन्ति तरलां सहसोल्लसन्तीं
त्वां ग्रन्थि-पञ्चकभिदं तरुणार्क-शोणाम्।
रागार्णवे बहलरागिणि मज्जयन्तीं
कृत्स्नं जगत्-दधति चेतसि तान्-मृगक्ष्य:

(۹) یے سم سُمرنتی، ترلام سہسُولہ سنتم۔
توام، گرنتھ، پنچکہ بھدم، ترُونارکہ، شونام
راگارنوے بہلہ، راگنے مجہ ین تم
کرتسنم جگت، ددھتی، چیے تسی، تان مرگاکھیاہ

ادتھ :۔ سیندا اتمکا اتھو چنچل، ہرسیئے وِکست رُوپ والی۔ پانچ تتوں پرتھوی۔ جل، تیج، وایُو، آکاش

کو اپنے نینترن میں (کنٹرول) کرنے والی۔ اُودت سُریہ کی جیسی لال رنگ والی، لال رنگ سے بھرپور بھکتی کے ساگر (آنند) میں ڈوبانے والی، ماتا کے ایسے ہی ساکار رُوپ کا جو بھکت سُمرن کرتا ہے۔ یوگنیاں اشٹ سدھیاں اس بھکت کو من میں دھارن کرتی ہیں۔ (یعنی یوگنیاں اور اشٹ سدھیاں اُس بھکت کے وش میں ہو جاتی ہیں۔

ٹِپنی :۔ سنسار میں جو چیتنا شکتی ہے وہ ماتر رُوپا مانی جاتی ہے۔ ماتا کا رنگ لال مانا جاتا ہے، ماں کا سوروپ رجوگُناتمک ہے، رجوگُن کا ورن بھی لال مانا گیا ہے)۔

लाक्षारस-स्नपित-पंकज-तन्तु-तन्वीम्-
अन्तः स्मरत्यनुदिनं भवतीं भवानि।
यस्तं स्मर-प्रतिमम्-अप्रतिम-स्वरूपा
नेत्रोत्पलै-र्मृगदृशो भृशम्-अर्चयन्ति

(۱۰) لاکھیارسہ، سنہ پتہ، پنکجہ تنتُو، تن وِیم
انتاہ، سُمرتی، انودِنم، بھَوتِم، بھوانی
یس تم، سمر، پرتی مم، اپرتمہ سورُوپا
نیتروت، پہ لیئے، مرگہ درشو، بھرشم، ارچہ ین تی

ارتھ :۔ لال رنگ میں رنگے ہوئے کمل کی تار جیسے آپ کے سُوکھیم سُوروپ کا جو بھکت نیتہ سُمرن کرتا ہے اُس بھکت کو کامدیو کی جیسی سُندر شکھتیاں (یوگنیاں)، پُوجتی ہیں۔

ٹِپنی :۔ "अणोरणीयान् महतो महीयान्" وہ آتما اتھوا "سموت" شکتی سُوکھیم سے سُوکھیم تتھا مہان سے مہان ہے (اُپنشد) ارتھ :۔ اس ستیہ رُوپ پرمیشور کا مُوکھ رتنوں سے جڑے ہوئے ڈھکن سے ڈھانپا ہوا ہے، اس پرمیشور

کو پراپت کرنے کے لئے ان ڈھکن روپی یوگیوں اشٹ سِدھیوں کو ہٹا لیجئے، اُن کے ٹھکرانے پر ہی ——
سادھک اس پرمیشور کو پراپت کرتا ہے۔ ॥ हिरण्यमयेन पात्रेण सत्यस्यापिहितं

स्तुमस्त्वां वाचम्-अव्यक्तां
हिम-कुन्देन्दु-रोचिषम्।
कदम्ब-मालां विभ्राणाम्
आपाद-तल-लम्बिनीम्

(۱۱) ستُومس، توام، واچم-اویکتام-ہِمہ، کُوندیندو، روچِشم
کدمبہ، مالام، بِبھرانام، آپادہ، تلہ، لمبہ نِم۔

ارتھ:۔ برف، کُندپُشپ، چندرما جیسی، دِپتی والے، نیچے پاؤں تک لٹکتی ہوئی۔ کدمبہ مالا کو دھارن کی ہوئی، پراوانی کے رُوپ میں ماں! ہم تمہاری ستُوتی کرتے ہیں۔

ٹِپنی:۔ وانیاں چار ہیں۔ ویکھری، مدھیما، پشنتی اور پرا۔ پراوانی مانیئے "سموت" اتھوا پراشکتی کا دوسرا نام ہے "کدمبہ مالا" کُنڈلینی کا سُوچک ہے۔ وہ پراوانی کنڈلینی سے گھِری ہوئی ہے، جس کے "شٹھ دل" رُوپی چھ تالے لگے ہیں۔ وہ تالے کھولنے پر ہی "کنڈلینی جاگرت ہو جاتی ہے، وہ جب اپنے ستھان سے ہٹتی ہے تو سادھک کو "پراوانی" سے ملنے کا سوبھاگیہ ملتا ہے۔

मूर्ध्नीन्दोः सित-पंकजा-सनगतां, प्रालेय-पाण्डु-त्विषं
वर्षन्तीम्-अमृतं सरोरुहभुवो, वक्त्रेपि रन्ध्रेपि च।
अच्छिन्ना च मनोहरा च ललिता, चाति-प्रसन्नापि च
त्वाम्-एव स्मरतां स्मरारि-दयिते! वाक् सर्वतो वल्गति

(۱۲) مُورُدھ نِدوہ، سِنتہ، پنکجا سنہ، گتام، پرالِیہ، پانڈُو، تِوِشم
ورشنتم، امرتم، سرورُوہ، بھُوود، وکترےپی، رندریِ چہ
اَچھنا، چہ، منوہراچہ، لِلتا، چاتےپرسنا، پہ چہ
توام، یےو، سمرتام، سمراری، دیہ تے، واک سروتو، ولگہ تے

ارتھ :- ہے شنکر کی پریہ شکتی! شُونیہ چکر میں (برہمہ رندھر) چندرمہ کے جیسے سفید نرمل کمل کے آسن پر بیٹھی ہوئی۔ برف کی بانتی نرمل دِپتی والی۔ مُولا دھارا اور آگیا چکر کے دو دَلوں پر امرت کی ورشا کرتی ہوئی، تمہارے ایسے ہی رُوپ کا سُمرن کرنے والوں کو لگاتار منوہر تتھا نرمل وانیاں سب طرف سے پرکٹ ہوتی ہیں۔

ٹِپنی :- پنچستوی کار نے پہلے ہی ستو میں کہا ہے جن پرماتا کا انوگرہ ہوتا ہے انھیں کیا کچھ پراپت ہوتا ہے۔ جس بھکت پر آپ انوگرہ کرتی ہیں اس کے مُکھ سے بنا کسی یتن کے امرت رس کو ٹپکاتی ہوئی اُدتم وانیاں نکلتی ہیں۔

ददातीष्टान्-भोगान्-क्षपयति रिपून्-हन्ति-विपदो
दहत्याधीन्-व्याधीन्-शमयति सुखानि प्रतनुते।
हठात्-अन्तर्दु:खं दलयति पिनष्टीष्ट-विरहं
सकृत्-ध्याता देवी किम्-इव निर्-अवद्यं न कुरुते

(۱۳) ددا تِشٹان، بھوگان، کھیپہ یتی، رِپُون، ہن تی، وِپدو
دہہ تیادھِن، ویادھِن، شمہ یتی، سُکھانے، پرتُنُوتے

ہٹھات، انتر، دُوکھم، دلیہ یتی، پہ نشٹی، شٹہ، وِرہم
سہ کرت، دھیاتا، دیوی، ہِم یہ وِ، نِراودیم، نہ، کُورُوتے

ارتھ :- جو ایک ہی بار ماں کا دھیان کرتا ہے، ماں اُس بھگت کے لئے کیا کچھ اچھائی نہیں کرتی ہے
چاہیئے ہوئے بھوگوں کو دیتی ہے، شترؤں کا ناش کرتی ہے۔ من کے دُوکھوں کو جلاتی ہے۔ شریر
کے روگوں کا ناش کرتی ہے، سُکھوں کا وِستار کرتی ہے۔ ہٹھ سے من کے دوکھوں کو جڑ سے اکھاڑ
دیتی ہے۔ پریمی کے وِیوگ (جُدائی) کو دور کرتی ہے۔

ٹِپنی :- مُوکند مالا سے "श्रीमत्- नाम प्रोच्य नारायणाख्यं" " نارائین (اتھوا ماتا) کے نام اُچارن کرنے سے کن
پاپیوں نے بھی اپنی اِچھیا نو سار پھل نہیں پایا۔

यस्त्वां ध्यायति वेत्ति विन्दति जप-त्यालोकते चिन्तय
त्यन्वेति प्रतिपद्यते कलयति स्तौत्या-श्रय-त्यर्चति।
यश्च त्र्यम्बक-वल्लभे! तव गुणान्-आकर्ण-य-त्यादरात्
तस्य श्रीर्न-गृहात्-अपैति विजयस्तस्याग्रतो धावति

(۱۴) یس توام، دھیایتی، ویے تِی، وندِتی، جپہ، تیالوکہ تے، چن تیہ
تیہ، نوے تی، پرتہِ، پدیتے، کلہ یتے، ستوتیا، شریہ، تیرچہ تی
یشچہ ترمبکہ، وَلبھے! تَہ و، گونان، آکرنہ یے، تیادرات
تہ سے، شری نہ گرہات، اپئے تی، وِجہ یس، تیاگرتو دھاوَتی

ارتھ :۔ ہے ماتا جو بھکت آپ کا دھیان کرتا ہے۔ جو آپ کو پانے کا پریتن کرتا ہے، آپ کا جپ کرتا ہے، آپ کو دیکھتا ہے۔ آپ کا چنتن کرتا ہے۔ آپ کا انوسرن کرتا ہے، آپ کی شرن میں آتا ہے۔ آپ کا وِمرش کرتا ہے، ستُوتی کرتا ہے، آپ کا آسرا لیتا ہے، آپ کی پوجا کرتا ہے۔ آپ کے گن آدر سے سُنتا ہے اس کے گھر سے لکھشمی بھاگتی نہیں ہے سپھلتا اس کے آگے آگے دوڑتی ہے۔

ٹِپنی :۔ سبھی ایندریوں کو بھجن کرتن شرون منن نِدِدھیاسن میں ولیت رکھنے ہی میں منش جیون کی سپھلتا ہے جیسا کہ راجہ چندر شیکھر موکند مالا میں کہتے ہیں۔

जिह्वे कीर्तय केशवं मुररिपुं चेतोभज श्रीधरं, पाणिद्वन्द्वसमर्चया-

ارتھ :۔ ہے جہوا! تم کیشو کا کرتن کرتے رہو، ہے من کرشن کا بھجن کرتے رہو۔ ہے دو ہاتھو نارائن کی پوجا کرتے رہو، ہے دو کانو! نارائن کی کتھا سُنتے رہو۔ ہے پیرو بھگوان کے مندر میں جایا کرو۔ ہے نارِکا بھگوان کے پادوں میں ارپت تلسی سونگھتے رہو۔ ہے سر! بھگوان کرشن کو نمسکار کرتے رہو،

किं किं दु:खं दनुजदलिनि! क्षीयते न स्मृतायां
का का कीर्तिः कुलकमलिनि! ख्याप्यते न स्तुतायाम्।
का का सिद्धिः सुरवर-नुते! प्राप्यते नार्चितायां
कं कं योगं त्वयि न चिन्वते, चित्तम्-आलम्बितायाम्

(۱۵) کِم کِم، دُوکھم، دنُوجہ، دلِنی، کھی یتے، نہ سمُرتایام
کاکا کِرتی ہ، کُلہ کمہ لینی! کھیاپیہ تے، نہ ستُوتایام
کاکا سِدھی، سُوروَر، نُوتے، پراپتیے، نارِچہ تایام
کِم کِم، یوگم، تویہ، نہ چِہ نُوتے، چِتم آلمبھتایام

ارتھ :- راکھشوں کا سنہار کرنے والی ماتا! وہ کون کون سا دُوکھ ہے جو آپ کے سمرن کرنے پر نشٹ نہیں ہوتا ہے، ہے جگت رُوپی کمل کو وِکست کرنے والی ماتا! وہ کون کون سی کرتی ہے جو آپ کی ستوتی کرنے پر پھیلتی نہیں ہے۔ ہے اِیندر سے پرنام کی ہوئی ماتا! وہ کون کون سی سدھی ہے جو آپ کی پُوجا کرنے پر پراپت نہیں ہے۔ وہ کون سا یوگ ہے جو آپ میں من لگانے پر سدھ نہیں ہوتا ہے۔

ٹِپنی :- या च स्मृता तत्
क्षणं एव हन्तिन:, सर्वापदो भक्ति विनम्र मूर्तिभि: (सप्त॰ श॰)

ارتھ :- جو ماتا بھکتی سے جھکے ہوئے بھکتوں سے سمرن کئے جانے پر اسی وقت سمپورن وپداؤں کا ناش کرتی ہے۔ (دُرگا سپت شتی)

ये देवि! दुर्धर-कृतान्त-मुखान्तरस्था
ये कालि! कालघन-पाश-नितान्त बद्धा:
ये चण्डि! चण्ड-गुरु-कल्मष-सिन्धुमग्ना
स्तान् पासि मोचयसि तारयसि-स्मृतैव

(۱۶) یے دیوی! دُوردھر، کرتانتہ، مُوکھانترستھا
یے کالِی، کالہ گھنہ، پاشہ، نِتانتہ، بدھاہ
یے چنڈی! چنڈ، گورُو، کلمشہ، سِندھُو، مگناہ
تان، پاسی، موچیسی، تاریسی، سمرتیَو

اَرتھ :۔ ہے دیوی ! جو منش کٹھن مہا کال کے مُوکھ میں پڑے ہوئے ہوں، جو مہا کال کے گھنے پھانسیوں میں زور سے بندھے ہوئے ہوں، ہے چنڈی بھگوتی۔ جو کٹھن بھاری پاپوں کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں اُن کو آپ سمُرن ماتر سے بالترتیب رکھیا کرتی ہو، چھُٹکارا دِلاتی ہو اور تارتی ہو۔

ٹِپنی :۔ ماں ! آپ کے سمُرن ماتر سے مہا کالی کے مُوکھ میں پڑے ہوؤں کی رکھشیا ہوتی ہے، مہا کال کی پھانسیوں سے بندھے ہوؤں کو چھُٹکارا ملتا ہے، پاپوں کے سمندر میں ڈوبے ہوئے کنارے لگتے ہیں۔

लक्ष्मी-वशीकरण-चूर्ण-सहोदराणि
त्वत्-पाद-पंकजरजांसि चिरं जयन्ति।
यानि प्रणाम-मिलितानि नृनां ललाटे
लुम्पंन्ति दैवलिखितानि दुरक्षराणि

(۱۷) لِکھمی، وشی کرنہ، چُورنہ، سہودرانی
توت پاد پنکجہ، رجاسی، چرم
یانی، پرنام، مِلہ تانی، نرنام، للاٹے
لُوم پنتی، دَیو لِکھیہ تانی، دُور کھیرانی

ارتھ :۔ لکھشمی کو وش کرنے کے لئے چُورن رُوپی اوشدھی کے جو سگھے بھائی ہیں، یعنی سمان شکتی رکھتے ہیں! آپ کے چرن کملوں کے دھُولی کے کن وہ چرکال تک جیئے شیل رہیں، اُن کو جیئے جیئے کار ہو بھکتوں کے ماتھے پر لگے ہوئے وہ دھُولی کن للاٹ پر لکھے ہوئے برُے اکھیروں کو مِٹاتے ہیں۔

ٹِپنی :۔ جو للاٹ میں لکھا ہوا ہے اس کو کون ٹال سکتا ہے ——؟

کیول ماتا ہی ایسی سمرتھ والی ہے جو کیول پرنام ماتر سے ہی للاٹ پر لکھے ہوئے بُرے اکھیروں کو چُن چُن کر مٹاتی ہے جیسے

کہ اس شلوک میں پنچپتوی کار کی گھوشنا ہے۔

रे मूढ:! किम्-अयं वृथैव तपसा, काय: परिक्लिश्यते
यज्ञैर्वा बहुदक्षिणै: किम्-इतरे रिक्ती क्रियन्ते गृहा:
भक्तिश्चेत-अविनाशिनी भगवती पादद्वयी सेव्यताम्।
उन्निद्राम्बु-रुहात-पत्रसुभगा, लक्ष्मी: पुरोधावति

(۱۸) رے، مُوڈھاہ، کِم ایَم، ورتھیو، تپسا، کایاہ، پرِکلشیتے
یگیر، وا، بہُودکھینیہ، کم اِیترے، رِکتی، کریَن تے، گرہا
بھکتی، چیت، اوِناشنی، بھگوتی، پاد، دُویی، سیوتام
اُوندراموُ، رُوہاتہ، پترِ، سُوبھگا، لکھشمی ہ، پرو، دھاوتی

ارتھ :۔ ہے مُورکھ، کیوں بغیر گیان کے تپسیا سے فضول شریر کو کشٹ دیتے ہو۔ کچھ پرش بڑی دکھشنا والے یگیوں سے گھروں کو خالی کرتے ہیں۔ اگر آپ کو درڑھ اٹھوا نِرنتر رہنے والی بھگتی ہے تو جگت امبا کے دونوں پادوں کی سیوا کیجئے، ایسا کرنے سے کِھلے ہوئے کمل کے پتروں سے شوبھایمان لکھشمی آگے دوڑتی ہے۔ ایسے بھکت کو لکھشمی کے پیچھے دوڑنا نہیں پڑتا ہے۔

ٹِپنی :۔ بھکتی ہین یگیہ یجمان کے ناش کیلئے ہوتے ہیں۔ اور لکھے ہوئے شلوک کے آدھار سے بغیر بھکتی کے تپسیا نشپھل ہے بڑے بڑے یگیہ کرنے سے کیا لابھ جب یگیہ میں بھگتی نہ ہو۔
ध्रुवं कर्तु: श्रद्धा विधुरमभिचाराय
بھکتی اُتپن کیسے ہوتی ہے؟ والمیکی راماین میں کہا ہے۔ جب تک بھکتی اُتپن نہ ہو تب تک ویدوں میں لکھے

ہوئے یگیوں کا کرنا ضروری ہے۔ بھگتی کے اتپن کرنے میں یگیاد ساد ھک ہے بادھک نہیں۔ ویدوں کہے ہوئے یگیوں سے انتاہ کرن کی شُدھی ہوتی ہے۔ انتاہ کرن کے شُدھ ہونے پر ہی بھگتی اُتپن ہوتی ہے۔

याचे न कंचन न कंचन वञ्चयामि
सेवे न कंचन निरस्त-समस्त-दैन्य:।
श्लक्ष्णं वसे मधुरम्-अद्मि भजे वरस्त्री
देवी हृदि स्फुरति मे कुलकाम-धेनु:

(۱۹) یاچے، نہ کم چہ نہ، نہ کم چہ نہ، ونچہ یامی
سیوے نہ کم چہ نہ، نِرستہ، سمستہ، دیئے نیاہ
شِلکھینم، وسے، مدُوھرم، آدمی، بھجے ورستری
دیوی، ہردی، سُفرتی، کُلہ، کامہ، دھینو

ارتھ :- میں سبھی دینتاؤں سے رہیت ہوں۔ کسی سے کچھ مانگتا نہیں ہوں۔ کسی کی غلامی کرتا نہیں۔ کسی کو دوکھا نہیں دیتا ہوں، باریک ریشمی وستر پہنتا ہوں، سوادشٹ بھوجن کھاتا ہوں۔ اوتم تیپی ورتا ستری مجھے ملی ہے۔ ایسا کیوں؟ ماں! سبھی کاماؤں کو پوری کرنے والی آپ جب میرے ہردیہ میں وِکست ہیں

ٹِپنی :- شِبو سٹوترا ولی سے :- میں سوتنتر ہوں، میں سُندرتا کا بھنڈار ہوں۔ میں گیان وان ہوں، میں سوبھاگیہ وان ہوں، اس جگت میں میرے سمان کون ہے یہ سواتمہ ابھیمان ان کو ہی شوبھا دیتا ہے۔ ماں! جن کے ہردیہ میں آپ وکست ہیں

शब्द-ब्रह्म-मयि! स्वच्छे! देवि! त्रिपुर-सुन्दरि!
यथा शक्ति जपं पूजां गृहाण परमेश्वरि

(۲۰) شبد، برھمہ، مہ یی! سوچھے! دیوی! ترپور، سندری!
یتھا شکھتی، جپم، پوجام، گرہانہ، پرمیشوری!

ارتھ :- شبد برھمہ روپ، تینوں اوستھاؤں میں ٹھہری ہوئی، نرمل، ترپور سندری ماتا۔ میری یتھا شکھتی کیا ہوا جپ پوجا سیویکار کیجئے۔

नन्दन्तु साधकाः सर्वे विनश्यन्तु विदूषकाः
अवस्था शाम्भवी मेस्तु प्रसन्नोस्तु गुरुः सदा

(۲۱) نندن تو، سادھکاہ، سروے۔ ونہ شن تو، وِدوشکاہ
اوستھا، شامبھوی، مے ستو، پرسنو ستو، گورو، سدا

ارتھ :- سبھی سادھک سنتوشٹ رہیں۔ دوش درشٹی والے اتھوا دوشٹ، نشٹ ہوجائیں۔ مجھے ابھید مئے اوستھا پراپت ہو۔ گورو مجھ پر پرسن رہے۔

ٹِپنی :- شامبھوی اوستھا :- یہ اوستھا شرد ترِیہ، برھمہ نشِٹھ گورد کرپا سے بغیر کسی ابھیاس یا پرتین سے پراپت ہوتی ہے۔

दर्शनात् पापशमनी जपात्-मृत्युविनाशिनी
पूजिता दुःख दौभाग्य हरा त्रिपुर-सुन्दरी

(۲۲) درشہ نات، پاپہ شم نی۔ جپات مرتیو، وناشہ نی
پوجہ تا، دوکھ، دور بھاگیہ، ہرا، ترپور سندری

ارتھ :۔ ترپورا بھگوتی، درشن سے پاپوں کا ناش کرتی ہے۔ جپ سے مرتیو کا ناش کرتی ہے۔ پوجا کی گئی دوکھ اور دور بھاگیہ ہٹاتی ہے۔

नमामि यामिनीनाथ-लेखा-लङ्कृत-कुन्तलाम्
भवानीं भवसन्ताप-निर्वापण-सुधानदीम्

(۲۳) نمامی، یامنی ناتھ-لیکھا لنکرتہ، کُنتوُ لام
بھوانم، بھوَ، سن تاپہ-نروا پنۂ، سُدھا، نہ دِم

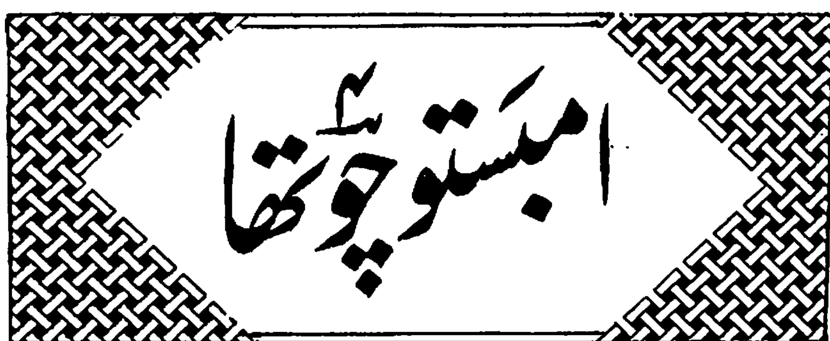
ارتھ :۔ چندر کلا سے شوبھت کیشو والی۔ سنسار کے دوکھوں کو ہٹانے کے لئے امرت ندی رُوپ ماتا بھوانی کو پرنام کرتا ہوں۔

मन्त्रहीनं क्रिया हीनं विधिहीनं च यत्गतम्।
त्वया तत्-क्षम्यतां देवि! कृपया परमेश्वरि

(۲۴) منترہی نم، کریا ہی نم، وِدھی ہی نم چہ، یت گتم
تویا، تت کھیمہ تام، دیوی! کرپہ یا، پرمیشوری!

ارتھ :۔ ہے ماتا! منتر رہیت، کریا رہیت، ودھی رہیت جو کچھ بھی مجھ سے ہوتا ہے۔ پرمیشوری! آپ اس سب کے لیئے کھیما کریں۔

پنچستوی کا گھٹستو سماپت۔


ایکٹ چوتھا

यामा-मनन्ति मुनयः प्रकृतिं पुराणीं
विद्येति यां श्रुतिरहस्यविदो वदन्ति
ताम्-अर्ध-पल्लवित-शंकर-रूप-मुद्रां
देवीम्-अनन्य-शरणः शरणं प्रपद्ये

अम्बस्तवः चतुर्थः

امبستو چوتھا

(۱) یاما، منن تِی، مونہ یاہ، پرکرتم، پُورانِم
وِدیےتی، یام، شروتی، رہسیہ، وِدو، ودنتی
تام، ارد، پہ لہ وِتہ، شنکر، رُوپ، مُدارم
دیوِیم، انہ نیہ، شرناہ، شرنم، پریہ دے

ارتھ :- جس کو مُونی انادِ پرکرتی تھا وِدیا نام سے کہتے ہیں، اسی آپ کے آدھے شریر کے دینے سے وِکست ہوئی شنکر رُوپ والی دیوی کو میں دوسرے کسی دیوی دیوتا کے شرن میں نہ گیا ہوا، آپ کی شرن میں آیا ہوں۔
ٹِپنی) :- پرکرتی کا ارتھ ہے، چراچر سرشٹی کو رچانے والے شکتی مایا۔ بھگوت گیتا سے :-
"میا دھیہ کھینہ پرکرتی سُویہ تے سہ چراچرم"
پُورانی : پران شبدھ کا ارتھ ہے پہلا۔ پرانا ہوتا ہوا بھی نیا۔ مایا یا پرکرتی پُرانی ہوتی ہوئی بھی نئی ہوتی ہے۔
وِدیا :- یتھارتھ، صحیح گیان - ابھید درشٹی کا ہونا۔ شُدھ وِدیا۔

अम्ब! स्तवेषु तव तावत्-अकर्तृकाणि

कुण्ठी भवन्ति वचसाम्-अपि गुम्फनानि।

डिम्बस्य मे स्तुतिर्-असौ-असमञ्जसापि

वात्सल्य-निघ्न-हृदयां-भवतीं धिनोति

(۲) امبہ! استویے شو، تہ وَ، تاوت، اکرترکانی

کُونٹھی، بھونتی، وچہ سام، اپی، گُومفنانی

ڈِمبسی، مے، ستُوتر، اسو، اسہ، منجساپی

واتسلیہ، نِگھنہ، ہردیام، بھوتیم، دِھنوتی

ارتھ :- ہے ماتا! آپ کی ستُوتی کرنے میں، پرمیشور کی بنائی ہوئی ویدکی رِچائیں بھی رُوک جاتی ہیں۔ یعنی آپ کا ورنن کرنے میں سمرتھ نہیں ہے ایسا ہونے پر بھی مجھ ابودھ بالک کی یہ ایوگیہ ستوتی بھکتی کے پریم سے درِوت ہردیہ والی آپ کو پربھاوِت کرتی ہے۔

ٹِپنی :- سکندپوران سے —" श्रुतिश्च भीता यं वक्ति किं तस्मात् वच्म " ویدبھی جس "سِموت" "شکھتی" کا ورنن کرنے میں بھیہ بھیت ہیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا کہیں، پرنتو تو بھی بھکت کہے بنا رہ نہیں سکتا ہے۔

"سب جانت پربھو پربھُوتا سوئی، تداپی کہے بنا رہا نہ کوئی" "رام چرت مانس"

" جو بالک کہیں توتری باتا۔ مُودِت ہوہیں سوئی، گورُو، پِتُو ماتا" "رام چرت مانس"

व्योमेति बिन्दुर्-इति नाद इतीन्दुलेखा

रूपेति वाक्-भवतनूः-इति मातृकेति।

निष्यन्दमान-सुखबोध-सुधास्वरूपा

विद्योतसे मनसि भाग्यवतां जनानाम्

(۳) وِیو ، مے ، تِی ، بِندوُر ، ایتی ، ناد ، ایہ تِی ، بِندُو ، ریکھا
رُوپی ، تہ ، واک ، بھوَ ، تہ نور ، اِیہ تی ، ماتر ، کیے تی
نیہ شبند ، مانہ ، سُوکھ ، بودھ ، سودھا ، سُورُوپا
وِدیوتسے ، منہ سِی بھاگیہ ، وتام ، جنا نام

ادتھ :۔ ہے ماں ! آپ بھاگیہ شالی بھکتوں کے من میں ویوم (آکاش) رُوپ میں۔ بِندو (برھمہ) کے رُوپ میں ۔ناد رُوپ میں، چندر کلا رُوپ میں ۔سرسوتی روپ میں ۔ ماتر کا رُوپ میں ٹپکتے ہوئے آنند، گیان امرت روپ والی ایسے ہی سُور وپوں میں پرکٹ ہوتی ہو۔

ٹِپنی :۔ ویوم ، بِندُو ، کُنڈلِنی ، اِیندولیکھا ، پراواک ، ماترکا ، یہ سبھی شبد " سموت " کے ہی نا مانتر ہیں۔

ناد :۔ شریر کے اندر سوبھاوک رُوپ سے "اناہت دُھونی" چلتی رہتی ہے۔ " دھونی " اکثر دو وستوں کے ٹکرانے سے اُتپن ہوتی ہے ، پرنتو شریر میں اُس کے اُلٹ بِنا کسی ٹکراؤ کے یہ "دھونی" لگاتار ہوتی رہتی ہے ، یہ آواز اپنے ہی کانوں سے یوگا بھیاس کے ذریعے سُننے میں سمرتھ ہوتے ہیں یہ دھُونی شبد برہمہ کا ہی ویاپار ہے۔

आविर्भवत्-पुलक-सन्ततिभि: शरीरै:
निष्यन्दमान-सलिलै:-नयनैश्च नित्यम्।
वाग्भिश्च गद्गद-पदाभिर्-उपासते ये
पादौ तवाम्ब! हृदयेषु त एव धन्या:

(۴) آوِربھوَت ، پُولکہ ، سن تہ تِی بھِہ ، شریرر

رَہ شیند، مان، سِلہ لیئے، نہ یننے، شچہ، نیہ نیم
واک بِھشچہ، گدگد، پدابِھر، اُوپاسہ تے، یے

پادو، نہ وامبہ! ہردیے شُوتہ، اپیے و، دھنیاہ

ارتھ :- ہے ماتا! پرکٹ ہوئے، روما نچوں کی پنکتیوں سے یُکت شریروں سے بہتے ہوئے آنسوں سے بھرے ہوئے نیتروں سے۔ ہچکیوں سے یُکت شبدوں سے۔ جو بھکت تمہارے چرنوں کی لگاتار اُوپاسنا کرتے ہیں وہ بھکت بھاگیہ شالی ہیں۔

ٹِپنی :- سَوکھیم، ایشہ بھَوتاہ سماگماہ (شوستوتروالی) सौख्यमेष भवत: समागम:

ہے ماتا، جب بھکت کو آپ کا سماگم ہوتا ہے۔ اتھوا نرانتر جو آپ کے دھیان میں مگن ہوتا ہے اُس کی دشا ایک برہمہ نشٹھ یوگی کے جیسی ہوتی ہے جیسا کہ شومہمنستُوتری ورنت ہے ... «ब्रह्मध्यान-रोमाञ्च:»
"پرہرشٹ روماناہ، پرمد، سِلہ لہ و...." "یوگی وہ پرم تتو دیکھ کر ہرش سے روم پُولکِت ہوتے ہیں اور نیتروں سے آنند کے آنسوں بہتے ہیں۔

वक्त्रं यत्-उद्यतम्-अभिष्टुतये भवत्या-
स्तुभ्यं नमो यत्-अपि देवि! शिर: करोति।
चेतश्च यत्-त्वयि परायणम्-अम्ब तानि
कस्यापि कैर्-अपि भवन्ति तपो-विशेषै:

(۵) وکترم، یت، اودیتم، اَبھِشٹُوتیئے، بھَوتیاہ

تو بھیم، نمو، یت اِپی، دیوی، شِراہ، کروتی

چے تشچہ، بت، تو یہ، پرایہ نم، امبہ تانی

کسیاپی، کہ یرَ، اِپی، بھ ونتی، تپو، وِشیے شئیَے

ارتھ :۔ ہے ماتا! جو مُوکھ آپ کی بار بار سُتوتی کے لئے اُودھیوگ، یکُت ہو۔ جو سر آپ کو نمسکار کرتا ہے، جو من آپ میں لگا ہو یہ تینوں باتیں (سُتوتی، پرنام تتھا آپ کا دھیان) کِسی وِرلے کو ہی اُوتم تپ سے پر ریت ہوتے ہیں۔

ٹِپپنی :۔ وہی وانی سپھل ہے جو پرماتما کا گُن گاتی ہے۔ ہاتھ بھی وہی سپھل ہیں جو آپ کے کام میں ہی لگے ہوں۔ من بھی وہی ہے جو آپ کا دھیان کرتا ہے، سر بھی وہی ہے جو آپ کو بار بار پرنام کرے۔

मूलाल-वाल-कुहरात्-उदिता भवानि
निर्भिद्य-षट्-सरसिजानि तडित्-लतेव।
भूयोपि तत्र विशसि ध्रुव-मण्डलेन्दु
निष्यन्दमान-परमामृत-तोय रूपा

(۶) مُولالہ، والہ، کُوہرات، اُودِتا، بھوانی!

نِربھیہ دِیہ، شٹ، سر سِجانی، تڈیت، لہ تیے و

بھُویوپی، تتر وِشہ سی، دھُرو و، منڈلینڈُو

رِہ، شِیند مانہ، پرماٗرتہ، تو بہ رُو پا

ارتھ :- ہے ماتا! آپ مُولادھار رُوپی گُوپھا سے بجلی کی کڑک کی بانتی اُودے میں آئی ہوئی چھ کملوں کا بھیدن کرتی ہوئی سہسرار میں پہنچکر (امرت کلا جو امرت سے بھرپور ہوتی ہے اُس کو پرواہت کرتی ہوئی اُسی اپنے ستھان بھوت مُولادھار میں پھر سے پردیش کرتی ہو۔

ٹِپنی :- سوتنتر تنتر میں کہا ہے- چھ چکروں میں ٹھہرے ہوئے شِوں کو وِکست کر دیوی نِشکل زرگُون برہم پر پہنچتی ہے۔

شٹ چکر :- (۱) مولادھار چکر- گو پیہ اندر یہ سے دو انگل نیچے اور گُودا سے دو انگل اُوپر ۴ دل والا (۲) سوادھشٹھان چکر جو لِنگ کے سامنے ہے ۶ پتروں والا- (۳) مَنی پُورک چکر ناابھی کے سامنے ۱۰ پتروں والا- (۴) اناہت چکر ہردیہ کے سامنے ۱۲ پتروں والا- (۵) وِشُدھی چکر کنٹھ کے سامنے ۱۶ دل والا- (۶) آگیا چکر بھَوہوں کے مدھیہ میں دو پترا اتھوا دو دل والا-

दग्धं यदा मदनम्-एकम्-अनेकधा-ते
मुग्धः कटाक्षविधिर-अंकुरयां-चकार।
धत्ते तदा-प्रभृति देवि! ललाट नेत्रं
सत्यं ह्रियेव मुकलीं कृतम्-इन्दुमौलिः

(۷) دگھدم، یدا، مدنم، ایکم انیکدا تے

مُوگداہ، کٹاکھیہ، وِدِھر، انکُوریام، چکار

دھتے، تدا، پربھرتی، دیوی، للاٹ، نیترم

ستیم، ہریہو، موکلی، کرتم، ایندو، مولی ہ

ارتھ :۔ ہے دیوی! جب تمہاری موہت کرنے والی ترچھی نیتر درشٹی سے جلے ہوئے کامدیو کو پھر سے انکور نکلنے لگا۔ ایسا دیکھ کر شرم کے مارے ہی شنکر بھگوان نے تیسرا نیتر " اردھ، نہ میلت" (آدھا بند) رُوپ میں رکھا ہے۔

ٹپّنی :- कपालनेत्रान्तर लब्धमार्गैः ज्योतिः प्रहारै-उदितैः शिरस्तः।

کُمار شمبھو سے :- ارتھ :- شنکر کے تیسرے نیتر کے اگنی سے جل کر کامدیو بھسم ہوا تھا۔ تب سے کامدیو کا نام پڑا تھا "سمر" یعنی جس کا شریر سماپت ہونے کے کارن اب صرف خیال سے ہی اُس کا دھیان کیا جاتا ہے۔ پرنتو ایسا ہونے پر کامدیو کا پربھاؤ سنسار میں بنا ہوا ہے۔ ایسا دیکھ کر ہی شرم کے مارے شنکر کا تیسرا نیتر اردھ نمیلت ہے یعنی آدھا بند اور آدھا کھُلا ہے۔

अज्ञात-सम्भवम्-अनाकलिता-न्ववायं
भिक्षुं कपालिनम्-अवाससम्-अद्वितीयम्
पूर्वं-करग्रहण-मंगलतो भवत्याः
शम्भुं क एव बुबुधे गिरि-राज-कन्ये

(۸) اگیاتہ، سم بھوم، اناکلہ تا، نووایم
بھکشوم، کپالِنم، اواسہ سم، ادوتی یم
پُوروم، کرگرہنہ، منگلتو، بھوتیا
شمبھوم، کہ ایو، بوبُودے، گری، راجہ، کنیے

ارتھ :۔ ہے پاروتی! جس کے ماتا پتا کا کوئی گیان نہیں ہے۔ جس کا کوئی خاندان نہیں۔ بھکشیا سے جو اپنا گذارا کرتا ہے، جو کپال کی مالا دھارن کرتا ہے، جو ننگا رہتا ہے۔ جو ادِتو یہ ہے۔ ایسے شنکر کو

آپ کے پانی گرہن سے پہلے کون جانتا تھا۔

ٹِپّنی :۔ کمار سمبھو سے کالیداس کے شبدوں میں :۔
برہمچاری رُوپ میں شنکر پاروتی سے پوچھتا ہے۔ ہے پاروتی ! ایک اُتم وَر میں جو گُن ہونے چاہیئے کیا اُن میں سے کوئی گُن اُس شنکر میں ہے جس کے لئے تم تپسیا کرتی ہو۔ جس کے وِکرت نیتر ہیں۔ جس کے جنم کا کوئی گیان نہیں جس کے پاس تن ڈھانپنے کے لئے وستر نہیں ہے۔ پاروتی کہتی ہے۔" شنکر کیا ہے وہ کتنا شکتی شالی ہے سبھی جانتے نہیں ہیں۔

" 'वपुर्विरूपाक्षम्-अलक्षजन्मता, दिगम्बरत्वेन निवेदितं वसु
वरेषु यत् बालमृगाक्षि! मृग्यते, किमस्ति तत् व्यस्तमपि त्रिलोचने'कुमार संभत

चरमाम्बरं च शव-भस्म-विलेपनं च
भिक्षाटनं च नटनं च परेत-भूमौ।
वेताल-संहति-परिग्रहता च शम्भोः
शोभां बिभर्ति गिरिजे! तव साहचर्यात्

(۹) چرمامبرم، چہ، شَو بھسمہ، وِلیپنم چہ
بِکھیاٹنم، چہ، نٹہ نم، چہ پہ ریتہ، بھُوموَ
ویے تالہ، سم ہہ تی، پہ رِگرہتا، چہ، شَمبوہ
شوبھام، بِبھرتی، گِہ رِجے، تہ وہ، ساہہ چریات

ارتھ :۔ مرگ شالہ جس کا وستر ہے۔ شَو کا بھسم جو شریر پر ملتا ہے۔ بِھکھشیا کے لئے جو گھُومتا پھرتا ہے۔ پریتوں کی بھُومی میں جو ناچتا ہے، ویتالوں کا سمُوہ جس کا پرِوار ہے۔ ہے پاروتی ایسا ہونے پر بھی آپ کے سمپرک سے شنکر شوبھا کو دھارن کرتا ہے۔

ٹِپّنی :۔

چتا بھسما، لیپو، گرلم، اشنم، دِک پٹہ دھرو
جٹا دھاری، کنٹھیے، بھُوجگہ، پتی ہاری پشُوپتیہ
کپالی، بھوتیشو، بھجتی، جگت، ایشیکہ پدویم
بھوانی توت پانِی گرہن پرپاٹی۔ پھلم ایدم

ارتھ :- ہے بھوانی! جو شنکر اپنے انگوں میں چتا کی راکھ ملتے ہیں۔ زہر ہی جن کا بھوجن ہے جو ہر سمئے ننگے رہتے ہیں، سر پر جٹا، کنٹھ میں واسُوکی سانپ کو ہار کے رُوپ میں دھارن کرتے ہیں، جن کے ہاتھ میں بھکھیا پاتر کپال ہے، ایسا ہونے پر بھی پشوپتی شنکر نے جگت اِیش کی پدوی پراپت کی ہے اس کا کارن کیا ہے؟ ایسا مہتو ان کو کیسے ملا ہے۔ ہے ماں! یہ آپ کے پانی گرہن کا ہی پھل ہے۔

कल्पोप-संहरण केलिषु पाण्डितानि
चण्डानि खण्डपरशोर्-अपि ताण्डवानि।
आलोकनेन तव कोमलितानि मातर्!
लास्यात्मना पिरणमन्ति जगत्-विभूत्यै

(۱۰) کلپوپہ، سم ہرنہ، کیے لِشُو۔ پنڈِتانی
چنڈانی، کھنڈ، پرشور، اپِی، تانڈوانی
آلوکہ، نیے نہ، تَہ و، کومہ، لِتانی، ماتر
لاسیاتمنا، پہ رِ، نمنتے، جگت، وِبھُوتیئے

ارتھ :- ہے ماتا، یُگوں کے ناش کرنے کی کریڈاؤں میں نِپُون شنکر کے بھینکر نرتیہ۔ آپ کی پریم بھری درشٹی سے کومل بن کر جگت کے ایشوریہ کے لئے پرنت ہو جاتے ہیں۔

ٹِپنی :- جیسے ایک مالی پودوں اتھوا ورکھوں کی ٹہنیاں اُس ورکھش کے پھلنے پھُولنے کی بھاونا سے کاٹتا ہے ایسے ہی شنکر چراچر سرشٹی کا ناش کرتا ہے پرنتو وہ ناش نئی سرشٹی کی بھاونا سے ہی ہوتا ہے۔ اگرچہ شنکر کا کام ہے، شرشٹی کا ناش کرنا پرنتو سرشٹی کو پھر سے سُوسجت رُوپ میں پرکٹ کرنا ماتا! آپ کی انوگرہ درِشٹی کا ہی پرنیام ہے۔

जन्तोर्-अपश्चिमतनो: सति कर्मसाम्ये
विशेष-पाशपटल-च्छिदुरा-निमेषात्
कल्याणि! दैशिक-कटाक्ष-समाश्रयेण
कारुण्यतो भवसि शाम्भव-वेददीक्षा

(١١) جنتور، اپشچِمہ، تہ نوہ، سِتہ کرمہ، سامیے
نِہ، شیشہ، پاشہ، پہ ٹلہ، چھ دُورا، نِہ میےشات
کلیانی، دیئےشِکہ، کٹاکھِ، سماشریے نہ
کارنیہ تو، بھَوسی، شامبھَو، ویدِ دیکھشیا

ارتھ :- ہے کلیان رُوپنی ماتا! مُوکھت ہونے والے مُنش کو۔ پُونیہ اور پاپوں کی سامیہ اوستھا ہونے پر آپ کے اُنوگرہ سے۔ ست گوُرُو کی انوگرہ درشٹی کا سہارا مِلنے پر بغیر کسی محنت کے کھین ماتر میں پاشوں کے سمُوہ اتھوا تِین ملوں کو کاٹنے والی وید ودِھی کے انُوسار شامبھوی دیکھشیا دینے والی آپ ہی بنتی ہو۔

ٹِپنی :- شامبھوی دیکھشیا۔ شامبھوی اوستھا۔ ابھیدمئی اوستھا۔ یہ اوستھا گورو کرپا کے بغیر پراپت نہیں ہوتی ہے۔ گورو سے دیکھشیا لے کر سادھک اُس اوستھا کو پراپت کرتا ہے۔ گورو تتھا شیشہ کی یوگیتا کے مطابق دیکھشیائیں بھِن بھِن پرکار کی ہوتی ہیں۔ ہر ایک سمپردایہ میں گورو دیکھشیا کا الگ الگ ڈھنگ ہے، پرنتو اس شلوک میں اس دیکھشیا کا سنکیت ہے جو دیکھشیا وِید وِدھی کے مطابق دی جاتی ہے۔ شامبھوی اوستھا کی دیکھشیا وہ دیکھشیا ہے جس کے بارے میں بھگوت گیتا میں ورنن ہے "यत् ज्ञात्वा न पुनर्मोहमेवं यास्यसि पाण्डव" جس اوستھا پر پہنچکر سادھک کو پھر موہ ہونا نہیں ہے۔

मुक्ता विभूषणवती नव-विद्रुमाभा
यत्-चेतसि स्फुरसि तारकितेव सन्ध्या
एकः स एव भुवनत्रय-सुन्दरीणां
कन्दर्पतां व्रजति पञ्चशरीं विनापि

(۱۲) مُوکتا، وِبھُوشن وتی، نَوَ، وِدرُوما بھا
یت چے تسی، سُفورسی، تارکِتیئےو، سندھیا
یے کاہ، سہ یےو، بھُووند، تریہ، سُندری نام
کندرپتام، ورجہ تی، پنچہ شہ رِم، وِناپی

ارتھ:- موتیوں کے بھُوشنوں سے سُوبجت- نئے رودراکھیہ جیسے شوبھا والی- تاروں سے بھری ہوئی سندھیا جیسی ساکار رُوپ والی ماں جس بھکت کے من میں وِکست ہوتی ہے تینوں لوکوں کی سُندر شکھتیاں (اشٹ سدِیاں) بغیر کسی پرتین کے اُس بھکت کے پیچھے دوڑتی ہیں- اکھواوش میں ہوجاتی ہیں-

ٹِپنی:- मुखं, तत्वं पूषन् अपावृणु
ایشاواسیوپنشد میں بھکت ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے ،ہے پربھُو! انِہ مادِ سدھیوں سے چمکتے ہوئے اُس ڈھکن کو جو میرے لئے آپ کے ساکھیات کار کرنے میں بادھک ہے "अपावृणु" ہٹا لیجئے-
انِہ مادسدھیوں میں نہ پھنس کر ہی سادھک "شامبھوی اوستھا" پر پہنچنے میں سمرتھ ہوتا ہے-

ये भावयन्त्य-मृत-वाहिभिर्-अंशुजालैः।
आप्यायमान-भुवनाम्-अमृतेश्वरीं त्वाम्।
ते लंघयन्ति ननु मातर्-अलंघनीयां

ब्रह्मादिभिः सुर-वरैर्-अपि कालकक्ष्याम्

(۱۳) یے بھاؤ، ین تی، امرتہ واہِیہ بھِر، انشُو، جالیَر

آپیایہ، مان، بھُوونام، امرتیشوریم، تام

تے لنگھ ین تی، نہ نُو، ماتر، النگھ نی یام

برھمادِ بھی ہ، سورورَیر، اپی، کالہ، کہ کھیام

ارتھ:۔ امرت دھارن کئے ہوئے کرنوں کے سموہ سے تین لوکوں کو جیون دان دینے والی امرت کی سوامنی ایسے سوروپ کا جو بھکت دھیان کرتے ہیں وہ برھمادِ دیوتاؤں سے النگھنیۂ کَکھیا کو پار کرتے ہیں۔

यः स्फाटिकाक्ष गुण-पुस्तक-कुण्डिकाढयां
व्याख्या-समुद्यतकरां शरत्-इन्दु-शुभ्राम्।
पद्मासनां च हृदये भवतीम्-उपास्ते
मातः स विश्व-कवि-तार्किक-चक्रवती

(۱۴) یاہ، سفاٹِکاکھ-گُنہ، پُستکہ-کُنڈِکاڈھیام

ویاکھیا، سمُودیہ تہ، کرام، شرت، اِندُو، شُوبھرام

پدماسنام، چہ ہردیے، بھوَتِم، اُوپاستے

ماتاہ، سروِشو، کہ وِ، تارکیکہ، چکرورتی

ادتھ :- ایک ہاتھ میں سفٹک منی کی اکھیہ مالا- دوسرے میں پُستک، تیسرے میں کمنڈلو- چوتھا ہاتھ اُپدیش کے لئے اوپر اٹھایا ہوا- پدماسن پر بیٹھی ہوئی شرت چندرمہ جیسی نِرمل ماتا کے ایسے ساکار رُوپ کی جو بھگت اوپاسنا کرتا ہے وہ جگت کو یوں کا چکرورتی راجہ بنتا ہے۔

ٹِپّنی :- ساکار مُورتی کا دھیان کرنے والے سادھک کے لئے ضروری ہے جس دیوی یا دیوتا کا دھیان کیا جائے اس کے گُن دھیان کرنے والے سادھک میں آئیں" देवो भूत्वा देवं यजेत् "اوپر درج شدہ شلوک میں ماں کے ہاتھ میں اکھیہ مالا سے سنکیت مِلتا ہے، سوادھیائے سے گیان رُوپی امرت اِکٹھے کرنا، اپدیش کے لئے اوپر اٹھائے ہاتھ سے مطلب ہے گیان اِکٹھے کرکے پرچار کرنا- پدماسن سے تاتپریہ ہے- جل روپی سنسار میں رہتے ہوئے بھی نِرمل رہنا-

बर्हावतंस-युत-बर्बर-केशपाशां
गुञ्जावली-कृत-घनस्तन-हार-शोभाम्
श्यामां प्रवाल-वदनां सुकुमार-हस्तां
त्वाम्-एव नौमि शवरीं शवरस्य जायाम्

(۱۵) برہا، وتمسہ، یوتہ، بربر، کیشہ، پاشام
گُونجاولی، کرتہ، گھنہ ستنہ، ہار، شوبھام
شیامام، پروالہ، ودنام، سُوکمار ہستام
توام، ایوَ، نَومی، شہ ورِم، شرورسیہ جایام

ارتھ :- مور پنکھ کے تاج والے، بھُورے رنگ کے سندر کیشوں والی، گُنجا ہاروں سے کیئے ہوئے گھنے

ستنوں پر ہاروں کی شوبھا والی۔ شیام ورن والی۔ مونگے جیسے لال مکھ والی۔ شکاری بنے ہوئے شنکر کی شکھتی رُوپ شوری (شکارن) کے سورُوپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

ٹِپنی:۔ مہابھارت میں یہ کتھا آئی ہے۔ ارجن پاشوپت استر کے لئے تپسیا کرتا ہے۔ بھگوان شنکر سنتوشٹ ہو کر اس کو پاشوپت استر دیتے سمیئے خود شکاری کا رُوپ (شوُر) اور پاروتی شکارن کا رُوپ دھارن کرتی ہے۔ بھکت کے لئے بھگوان کیا کچھ نہیں کرتا ہے۔ (بھگوان بھکت کے بس میں)

अर्धेन किं नवलता ललितेन मुग्धे!
क्रीतं विभोः परुषं-अर्धं-इदं-त्वयेति।
आलीजनस्य परिहास-वचांसि मन्ये
मन्द-स्मितेन तव देवि! जडी भवन्ति

(۱۶) اردھیے نہ، کم، نہ ولتا، للہ تیے نہ، موگدھے
کری تم، وِبھوہ، پہ رُوشم، اردھم، یدم، تویے تی
آلی جنہ سِی، پہ رِہاس، وچامِسی، مہ نیئے
مندسِمہ تے نہ، تہ و، دیوی، جڈی، بھونتِ

ارتھ:۔ ہے پاروتی! نئی لتا کی طرح وِکست ہوئے اپنے آدھے شریر سے شنکر کا کٹھور رکھر دوُہرا، آدھا شریر (شنکر کا) آپ نے کیوں خریدا ہے۔ سکھیوں نے ہنس کے یہ وچن سُن کر پاروتی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھ کر سکھی جن موُڑھ جیسے ہو گئے۔

ٹِپنی:۔ سکھیوں کا ہاسیہ پوُرن وچن سُن کر پاروتی کی مُسکراہٹ سے سکھیاں سمجھ گئیں کہ پاروتی نے یہ بات مان لی کہ مجھے اس خرید و فروخت میں گھاٹا ہی پڑا ہے۔ اس لئے سکھیوں نے آگے بات بڑھائی نہیں۔

ब्रह्माण्ड बुद्बुद-कदम्बक संकुलोयं
मायोदधि-विविध-दुःख तरंगमालः।
आश्चर्यम्-अम्ब! झट्-इति प्रलयं प्रयाति,
त्वत्-ध्यान-सन्तति-महा-वाडवा-मुखाग्नौ

(۱۷) برھمانڈ، بُدبُد، کہ دمبکہ، سم کلویم
مایو، ددھی، ودِدھ، دُوکھ، تہ رنگہ، مالا
آشچریم، امبہ، جھٹ یہ تی، پرلیم، پریاتی
توت، دھیانہ، سن تتی، مہاوڈوا، موکھاگنو

ارتھ :- ہے ماتا۔ یہ برھمانڈ روپی، بلبلوں کے سموہ سے بھرا ہوا، نانا پرکار کے دُوکھ روپی لہروں سے بھرپُور مایارُوپی سمندر آپ کے نِرنتر دھیان روپی، واڈاگنی میں کھین ماتر میں لیہ ہوجاتا ہے اتھوا نشٹ ہوجاتا ہے۔ یہ بڑا ہی آشچریہ ہے۔

ٹِپنی :- راجہ چندر شیکھر مکند مالا میں کہتا ہے۔ اس پر برھمہ اتھوا "سموت" کا ساکھیات کار ہونے پر پرتھوی ایک دھول کا کن دکھائی دیتا ہے۔ سارا جل چھوٹے بوندے جیسے لگتے ہیں۔ سارا اگنی چھوٹی چنگاریاں دکھائی پڑتی ہیں۔ وایو ایک سانس جیسا معلوم پڑتا ہے، آکاش سُوکھیم چھید جیسا دیکھنے میں آتا ہے۔ برھماد دیوتا کیڑے جیسے لگتے ہیں، ایسے ہی اوپر لکھے شلوک کے مطابق ماتا کا دھیان کرنے پر ہی یہ وشال جگت تتھا سنسار کے سبھی دُوکھ ایسے نشٹ ہوجاتے ہیں جیسے واڈواگنی سے ساگر کا پانی نشٹ ہوجاتا ہے۔

दाक्षायणीति कुटलेति गुहारणीति
कात्यायीनति कमलेति कलावतीति
एका सती भगवती परमार्थतोपि

संदृश्यसे बहु विधा ननु नर्तकीव

(۱۸) داکھیا، یہ نی تِی، کوُٹہ لی تی، گوُہا، رِنی تی

کاتیایہ نی تی، کملی تی، کلاونی تی

یے کاستی، بھگوتی، پرمارتھ، توپی

سن درشیہ سے، بہو وِدھا، ننو، نرتہ کی و

ارتھ ٹِپنی } ہے ایشورشالینی ماتا! پرمارتھ سے ایک ہی سُورُوپ والی ہونے پر بھی آپ نے دکھیہ پرجاپتی کی کنیا بن کر داکھیانی نام پایا۔ منش کے شریر میں مُولادھار میں ساڑھے تین ولیہ رُوپ میں ہونے سے کوٹہ لا اتھوا کُنڈلینی نام پایا۔ کتیہ ریشی کی کنیا بن کر کاتیاینی نام پایا۔ کمل کی بانتی (وِکست تتھا سنکوچت) سرشٹی بنانے تتھا لیہ کرنے والی ہونے سے کملا نام دھارن کیا ہے۔ "پنچہ کرتیہ" سرشٹی، ستھتی سنہار، تِردھان اور "انوگرہ" ان پانچ کلاؤں کی شکتی والی ہونے سے کلاوتی نام پڑا، ایسے ہی نرتکی کی بانتی آپ نے بھن بھن سورُوپوں کو دھارن کر کے بھن بھن نام پائے ہیں۔

आनन्द-लक्षणम्-अनाहत नाम्नि देशे

नादात्मना परिणतं तव रूपम्-ईशे।

प्रत्यङ्-मुखेन मनसा परिचीयमानं

शंसन्ति-नेत्र-सलिलैः पुलकैश्च धन्याः

۱۹ آنند لکھینم، اناہہ تہ، نامنی، دیشیے

نادا تمنا، پہ رِنہ تم، تہ و، رُوپم، اِبی ــــ شئے
پرتینگ، موکھیہ نہ، منسا، پہ رِچی یہ، مانم
شم سِنتی، نیتر، سَلِہ لیئے، پُولہ کیئے شچپہ، دھنیاہ

ارتھ :- جو یوگی جن سہسرار چکر میں نادرُوپ آنند سُورُوپ، شُدھ کے رُوپ میں پرکٹ ہوتے آپ کے سورُوپ کا نرمل من روپی (پردھان ایندریہ) سے انُوبھو کرتے ہیں۔ وہ بھکت پُولکت ہو کر آنند اشروں کو بہاتے ہوتے آپ کی پرشنسا کرتے ہیں ایسے بھکت بھاگیہ شالی ہیں۔

ٹِپنی :- اس شلوک میں سنکیت ہے شامبھوئی اوستھا کا سادھک جب شامبھوی اوستھا میں پہنچتا ہے تو وہ پرم آنند کا انوبھو کرتا ہے لکھین ہے، نیتروں میں آنسو کا بھر جانا، شریر کا پُولکت ہو جانا۔ وانی کا گدگد ہو جانا "آنند برحمہ ویجانات" اُپنشد

त्वं चन्द्रिका शशिनि तिग्मरुचौ रुचिस्त्वं
त्वं चेतनासि पुरुषे पवने बलं त्वम्।
त्वं स्वादुतासि सलिले शिखिनि त्वम्-ऊष्मा
निःसारम्-एव निखिलं त्वत् ऋते यदि स्यात्

(۲۰) توم، چندرِکا، شیشِہ نِہ، تگمہ رُوچو، رُوچی، توم
توم، چیتناسِی، پُوروشے، پہ ونے، بلم، توم
توم، سوادتاسِی، سِلہ لے، شِیہ کھینے، توم، اُوشما

نہ، سارم، یے و، نہ کھلم، توت، رتے، بدی، سیات

ارتھ :- ہے ماتا! چندرمہ میں چاندنی تم ہو، سُریہ میں دیپتی تم ہو۔ پرانی میں چیتنا تم ہو۔ وایو میں بل تم ہو۔ جل میں مٹھاس تم ہو، اگنی میں گرمی تم ہو۔ تمہارے بنا سب سار رہت ہے۔

ٹِپنی :- ईशावास्यमिदंसर्वंयत् किञ्चजगत्यां जगत् (उपनि०)

"ایشیا واسیم، یدم، سروم، یت کِم چہ، جگ تیام، جگت" اپنشد۔

ارتھ :- جو کچھ دیکھے جگت میں سب ایشور سے ڈھانپ۔
کرو چین اس تیاگ سے دھن لالچ سے کانپ۔ سوامی رام تیرتھ

ज्योतींषि यत्-दिवि चरन्ति यत्-अन्तरिक्षं
सूते पयांसि यत्-अहि-र्धरणीं च धत्ते।
यत्-वाति-वायुर्-अनलो, यत्-उदर्चिर-आस्ते
तत्-सर्वम्-अम्ब! तव केवलम्-आज्ञ-यैव

(۲۱) جیوتِم شی، یت، دِوِی، چرنتی، یت، انترِکھیم
سُوتے، پیہ یام سی، یت، اہِی، دھرنیم، چہ، دھتے
یت واتِی، وایُور، انہ لو، یت، اُودِرچر، آستے
تت سروم، امبہ، تہ وَ، کیولم، آگیہ یئے و

ارتھ :۔ آکاش میں جو تارا گن گھومتے ہیں۔ آکاش جو بادلوں کو اُتپن کرتا ہے، شیش ناگ جو پرتھوی کو دھارن کرتا ہے۔ وایُو جو چلتا ہے، اگنی میں جو دِیپتی پرجولِت ہوتی ہے۔ ہے ماتا! یہ سب آپ ہی آگیا سے ہی ہوتا ہے۔

ٹِپنی: भीषास्मात् वातः पवते, भीषोदेति सूर्यः भीषास्मात्-अग्निश्च इन्द्रश्च

ارتھ: اُس شکتی کے بھیئے سے وایُو چلتی ہے۔ اس شکتی کے بھیئے سے سُریہ اودے ہوتا ہے، اُس شکتی کے بھیئے سے اگنی، ایندر اور پانچواں مرتیو یہ سب اپنا اپنا کام کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ (اُپنشد)

संकोचम्-इच्छासि, यदा गिरिजे! तदानीं
वाक्-तर्कयो-स्त्वम्-असि भूमिः-अनाम-रूपा।
यद्वा विकासम्-उपयासि यदा तदानीं
त्वत् नाम रूपगणनाः सुकरी भवन्ति

(۲۲) سنکوچم، اِچھ سی، یدا، گرجے! تدانم
واک، ترکیو، توم، اسی، بھومِر، انامہ، رُوپا
یدوا، وِکاسم، اُوپہ یاتی، یدا تدانم
توت نام، رُوپہ ، گننہ ناہ، سُوکری بھونتی

ارتھ :۔ ہے پاروتی! جب آپ سرشٹی کو اپنے میں لیئے کرتی ہو اُس سمیئے آپ وانی اور ترک میں نام اور رُوپ رہیت اوستھا (نراکار رُوپ) والی ہوتی ہو، جب آپ سرشٹی میں وِکست ہوتی ہو۔ آپ کے نام رُوپ کو گننا آسان ہو جاتی ہے۔

ٹِپنی :۔ برھمہ اتھوا اُس پراشکتی کے دو رُوپ ہیں۔ مُورت اور امُورت ۔ نِراکار تتھا ساکار۔ اوِناشی اور ناشوان نِراکار اُس شکتی کے بارے میں وید کہتے ہیں۔
جو سُوکھیم سے بھی سُوکھیم ہے اور مہان سے بھی مہان ہے۔
ساکار کے وِشیئے میں ویدوں کا کہنا ہے۔
پرتھوی جل۔ اگنی وایُو آکاش یہ سب تو برھمہ کے اتھوا اُس پراشکتی کے شریر ہیں، اس لئے پرتکھشیہ شریردھاری رُوپ اس پراشکتی کو جاننا آسان ہے۔

भोगाय देवि भवतीं कृतिनः प्रणम्य
भ्रूकिंकरी-कृत-सरोजगृहा-सहस्त्राः
चिन्तामणि-प्रचय-कल्पित-केलि-शैले
कल्पद्रुमोपवन एव चिरं रमन्ते

(۲۳) بھوگایہ، دیوی، بھَہ وتِم، کرتِہ ناہ، پرنہ میہ
بھرُو، کِمکری، کرتہ، سروجہ، گرِہا سہسراہ
چِنتامہ نی، پرچہ یہ، کلپہ تہ، کیلہ، شَیئے لے
کلپہ درُمو، پہ ونہ یے و، چرِم، رمن تے

ارتھ :۔ کئی بھاگیہ شالی بھگت جن آپ کو ایشوریہ پراپتی کے لئے پرنام کر کے بھوؤں کے اِشاروں سے داسیوں کے سمان چلنے والے ہزاروں لکھشمی والے بنتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ وہ بھاگیہ شالی بھگت چِنتامنیوں کے ڈھیروں سے بنے ہوئے کریڈا کے پربتوں پر کلپہ ورکھیوں سے بنے ہوئے باغوں میں چرکال تک رہتے ہیں اتھوا رمن کرتے ہیں۔

ارتھ :۔ دھن تتھا ایشوریہ کے سادھنوں سے منش ترپت نہیں ہوتا ہے، اس لئے دھن ایشوریہ سے شانتی ملتی

نہیں ہے اپنشدوں کی ایسی گھوشنا ہونے پر بھی پنچستوی کار ماں سے پرارتھنا کرتا ہے ماں! مجھے بھوگ کے لئے ایشوریہ دیجئے۔

ماتا کے انوگرہ سے جو دھن ایشوریہ ملتا ہے وہ دھن الوکِک پرکار کا ہوتا ہے جیسا کہ اس شلوک میں ورنن کیا ہے وہ دھن اُس بھکت کے بھوؤں کے اِشاروں پر ناچتا ہے، جیسے رتنوں سے بھرپُور پروت پر کلپہ ورکھوں کے باغ میں بغیر پرتین کے دھن تتھا ایشور کے سادھن ملتے ہیں ویسے ہی اُس بھکت کو دھن وغیرہ پراپت کرنے کے لیئے سنگھرشں کرنا نہیں پڑتا ہے۔ مطلب یہ ہی ہے ماں سے پرارتھنا کرنے پر جس کو دھن ایشوریہ ملتا ہے وہ دھن داس نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ دھن پتی بنتا ہے جب تک لکشمی نارائن کے چرن دباتی ہے تب تک وہ نارائن ہے پر تو جب نارائن ہی لکشمی کے چرن دبانے لگے تب وہ نارائن ہوتے ہوئے بھی نر بنتا ہے۔

मायाबिम्बो वशीकृत्य तां स्यात् सर्वज्ञ ईश्वरः, अविद्यवशगस्त्वन्यः

ارتھ :۔ آتما جب مایا کو اپنے کو ادھین رکھتا ہے تو ایشور کہلاتا ہے وہی آتما جب مایا کے آدھین ہوتا ہے تو جیو کہلاتا ہے۔ جہاں لکشمی داس بنا بھوگ کہلاتا ہے، وہاں لکشمی پتی بنا یوگ کہلاتا ہے۔ بھوگ کا یوگ میں تبدیل ہونا ماں کے انوگرہ سے ہی سمبھو ہے۔

हन्तु त्वमेव भवसि-त्वत्-अधीनम्-ईशे
संसार-तापम्-अखिलं दयया पशूनाम्।
वैकर्तनी-किरण-संहतिर्-एव-शक्ता
घर्मं निजं शमयितुं निजयैव दृष्ट्या

(۲۴) ہن تو، توم، یے و، بھوسِ، توت ادھنی نم، یِ شے
سنسار، تاپم، اکھلِم، دیہ یا، پشوُ نام
وَیے کرتہ نی، کرنہ، سم ہہ ترِ، یے وشکتا

گھرمم، نہ جم، شمہ، یہ توم، نبجہ بیٹے و، ورشٹیا

ارتھ :- ہے سروشکھتی متی ماں! منشوں کے تینوں تاپ، آپ کے ہی ادھین ہیں، آپ ہی اپنے انوگرہ سے اُن دُوکھوں کا ناش کرتی ہے جیسے سُریہ اپنے سے اُتپن ہوئی گرمی کو اپنی ہی اتپن کی ہوئی ورشٹی سے شانت کرنے میں سمرتھ ہے۔

ٹِپنی :- تین تاپ ہیں :- آدھیاتمک-آدِدھیوِک- آدھیہ بھوتک

शक्ति: शरीरं-अधिदैवतं-अन्तरात्मा
ज्ञानं क्रिया करणं-आसन-जालं-इच्छा।
ऐश्वर्यं-आयतनं-आवरणानि च त्वं
किं तत् न यत् भवसि देवि शशांक-मौले:

(۲۵) شکھتی ہ، شریرم، ادھ دیوتم، انتراتما
گیانم، کریا، کرنم، آسن جالم، اچھیا
ایشوریم، آیہ تنم، آورنانی، چہ توم
کم، تت، نہ یت، بھوسی، دیوی، ششانکہ، مولیئہ

ارتھ :- ہے دیوی! آپ ہی شنکر کی شکھتی ہو۔ ستھول شریر کے رُوپ میں آپ ہی ہو۔ شریر کی شوکھیم ادھشٹھاتر دیوتا رُوپ آپ ہی ہیں، انتاہ کرن، گیان شکھتی، کریا شکھتی، سبھی گیان

اندریاں، تنتھاکرمیندریاں، سمادھی کے اُوپہ یوگی آسن سمود، سو تنتریچھاشکتی- ایشوریہ، آشریہ، آنو وغیرہ، تین آورن، اتھوا تین مل آپ ہی ہیں وہ کون سی دستو ہے جو آپ نہیں ہیں۔

ٹِپنی:- " ईशावास्यमिदं सर्वं यत् किंच जगत्यां जगत् "
جو کچھ دیکھے جگت میں، سب ایشور سے ڈھانپ

भूमौ निवृत्तिर्-उदिता-पयसि-प्रतिष्ठा
विद्यानले मरुति शान्तिर्-अतीत-शान्तिः।
व्योम्नीति याः किलकलाः कलयन्ति विश्वं
तासां विदूर-तरम्-अम्ब! पदं त्वदीयम्

(۳۶) بھومَو، نِورتی ر، اُودِتا، پیَیَسی، پرتِشٹھا
وِدیانلے، مرُوتی، شانتِر، اتی تہ، شانتی ہ
ویومینی، تی، یاہ، کِلہ کلا، کلہ ین تی، وِشوم
تاسام، وِدُور ترم، امبہ، پدم، تودِی یم

ارتھ:- آپ پرتھوی میں نِورتی کلا- جل میں پرتشٹھا کلا- اگنی میں وِدیا کلا- وایُو میں شانتی کلا آکاش میں شانتیا تیت کلا- ایسے ہی پانچ کلاؤں کے رُوپ میں پرکٹ ہو کر نشچے سے ۳۶ کلاؤں والے جگت کو بناتی ہے- ایسا ہونے پر بھی ماتا آپ کا ستھان ان کلاؤں سے بہت ہی اونچا ہے

एको देवः सर्वभूतेषु गूढः, सर्वव्यापी सर्वभूतान्तरात्मा कर्माध्यक्षः
सर्वभूताधिवासः साक्षी चेता केवलो निर्गुणश्च

اس وید منتر کا بھاوارتھ بھی یہی ہے، ساری چراچر سرشٹی ایک ہی شکتی سے اوت پروت ہے۔

यावत्पदं पद-सरोजयुगं त्वदीयं
नांगी करोति हृदयेषु जगत्-शरण्ये।
तावत्-विकल्प-जटिला: कुटिल-प्रकारा:
तर्क-ग्रहा: समयिनां प्रलयं न यान्ति

(۲۷) یاوت، پدم، پدسرورجہ، یُوگم، تودی یم
نانگی کروتی، ہردیئے شو، جگت شرنیے
تاوت، وِکلپہ، جہ ٹلاہ، کُوٹِہ لہ، پرکارا
ترکہ، گرہاہ۔ سمہ یہ نام، پرلیم نہ یانتِ

ارتھ :- ہے ماتا! ایشور کے وِشئے میں سَنشئے بدھی رکھنے والے تب تک آپس میں واد وِواد ترک وترک کرتے رہتے ہیں جب تک آپ کے پرکاشاتمک دونوں چرن کملوں کو ہردیہ میں ستھان نہیں دیتا ہے، اس کے بعد میں جٹِیل الجھن والے بنے ٹیڑھے ترک وِترک کے وِچار انھیں نشٹ ہوجاتے ہیں۔

ٹِپنی :- شیوتاشوترا اپنشد میں رِشی آپس میں ایشور کے سمبندھ میں किं कारणं ब्रह्म कुतास्म जात:। ترک وترک کرتے ہیں "ویدوں میں درج ہے جگت کا کارن برہمہ کون ہے ہم سب کس سے پیدا ہوئے۔ ہمارا مول کیا ہے۔ کس کے پربھاؤ سے ہم زندہ ہیں، ہمارے جیون کا آدھار کیا ہے؟ اسی اپنشد میں ان سبھی پرشنوں کا اتر سپشٹ روپ میں دیا گیا ہے پرنتو تو بھی ہے ماتا! جب تک آپ کی دیا ہوگی نہیں سبھی سنشئے مکمل طور پر نشٹ نہیں ہوتے ہیں۔

यत्-देवयान-पितृयान-विहारम्-एके
कृत्वा मनः करणमण्डल-सार्वभौमम्।
याने निवेश्य तव कारण-पञ्चकस्य
पर्वाणि पार्वति नयन्ति निजासनत्वम्

(۲۸) یت دیویان، پِتریان، وِہارم، ایکم
کرتوا، مناہ، کرنہ، منڈل، سارو، بومم
یانے، نِہ ویے شیے، تہ وَ، کارن، پنچہ، کیسے
پروانی، پاروتِی، نہ ینتی، نِجاسنہ توم

ارتھ :۔ ہے پاروتی! دیویان، پِتریان سادھک لئے لکھشیہ تک پہنچنے کے دو مارگ ہیں۔ جو سادھک دیویان، پِتریان یعنی پران اپان کے ابھیاس سے سبھی ایندریوں کا راجا بنکر۔ ایندریوں کو وش میں کرکے سُوشمنا مارگ میں پرویش کرتے ہیں۔ اتھوا آپ کے شرن میں آتے ہیں اس بھکت اتھوا سادھک کے سامنے۔ پانچوں کارن (برھما، وِشنو، رُودر، سدا شِونت مستک ہو جاتے ہیں۔

ٹِپنی :۔ پران = مُکھ اتھوا ناسکا کے ذریعے جو وائُو باہر جاتا ہے۔ پران کہلاتا ہے۔ (دیویان)
اپان۔ مُکھ اتھوا نا سِکا کے ذریعے جو وائُو نیچے کی طرف جاتا ہے اپان کہلاتا ہے (پتریان)
پرانا بھیاس کی کئی پرکریاں ہیں جیسے وائُو کا باہر نکال کر باہر ہی روکنا۔ اندر بھر کر اندر ہی روکنا۔ باہر جانے اتھوا اندر آنے کو ان دونوں گتیوں کو روک کر پرانا پان کو ستھر کرنا اتھوا سم گتی سے چلانا۔ ایسے ہی پرانا بھیاس کی کئی پرکریائیں ہیں۔ یہ یوگیہ گُورُو کے پاس رہ کر اس کا ابھیاس کیا جانا چاہیئے۔ یہ پستکوں سے پڑھ کر نہیں ہوتا ہے۔

स्थूलासु मूर्तिषु महीप्रमुखासु मूर्तेः
कस्याश्चनापि तव वैभवम्-अम्ब यस्याः।
पत्या गिराम्-अपि न शक्यत एव वक्तुं
सा-सि स्तुता किल मयेति तितिक्षितव्यम्

(۲۹) سُتھولاسُو، مُورتہ شُو، مہی، پرمُوکھاسُو، مُورتیہ ہ
کسیاشچہ ناپی، تہ وَ، وَیہ بھ وم، امبہ، یسیاہ
پتیا گرام، اَپی، نہ شیہ کیہ تے، یے و، وکتُوم
ساسی، ستوتا، کِلہ، میئے تی، تِہ تِہ کِھ تہ ویم

ارتھ :۔ جس جگت ایشوری کے ستھُول رُوپ پرتھوی وغیرہ پانچ مہابھُوتوں میں سے کسی ایک کے سوُرُوپ کا تتھا آپ کے وَیبھو کا ورنن کرنے کے لئے برہسپتی بھی سمرتھ نہیں ہے، وہ مجھ سے کی ہوئی یہ سُتوتی ماتا سہن کیجئے۔ اس دھرشٹتا کے لئے کِیھما کیجئے۔

ٹِپنی :۔ سب جانت پربھُو پربھُوتا سوتی۔ تت اپی کہیئے بِنا رہا نہ کوئی۔

ارتھ :۔ وہی وانی سپھل ہے جو ماتا کے گُن گان میں لگی رہے ہاتھ وہی سپھل ہیں جو جگت امبا کے ارچن پُوجن میں لگے رہیں۔

कालाग्नि कोटिरुचिम्-अम्ब षट्-अध्वशुद्धौ
आप्लावनेषु भवतीम्-अमृतौघ-वृष्टिम्।
श्यामां घनस्तन-तटां सकली कृतौ च

ध्यायन्त एव जगतां गुरवो भवन्ति

(۳۰) کالاگنی، کوٹی، رُوچم، امبہ، شٹھ ادھو، شُدھا
آپلاونیے شوُ، بھوتم، امرتوگھ، وریشٹیم
شیامام، گھنس تنہ، تہ ٹام، سکلی، کرتوچہ
دھیاین تہ، یے و، جگتام، گوروُو، بھونتی

ارتھ :۔ ہے ماں! شٹ ادھورُوپ وستاروالی۔ سرشٹی کی سامیاوستھا میں کروڑوں کال جیسی پرچنڈ دیپتی والی (۱) سرشٹی کو پرکٹ ہونے کے یوگیہ بنانے میں امرت دھاراؤں سے ورشارُوپ والی (۲) سرشٹی کو سُو سنسکرت کرتے سمیئے بھاری بنے ہوئے (امرت رُوپ دودھ سے بھرے ہوئے گیان کریارُوپی ستنوُ سے یکت شیام ورن والی (۳) اوپر درج شدہ اِن تین سُورُوپوں میں جو بھکت دھیان کرتے ہیں وہ اُسی وقت سبھی بھُوونوں کے گورُو بنتے ہیں، اتھوا تین لوکوں پر انوشاسن کرتے ہیں۔

ٹپنی :۔ جیسے کمہار گھڑا بنانے کے لئے مٹی کو کوٹ کوٹ کر گھڑا بنانے کے یوگیہ بناتا ہے۔ پھر مٹی کو جل سے سینچتا ہے اس کے بعد چاک پر چڑھا کر گھڑے کا رُوپ دیتا ہے۔ یعنی سُو سنسکرت گھڑا بنانے تک گھڑے کو تین اوستھاؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے، ایسے ہی وہ سروشکتی متی ماں سرشٹی کو تین اوستھاؤں میں بدلتے وقت اوپر کیے ہوئے تین روپوں سے پرکٹ ہوتی ہے۔

شٹھ ادھوُ :۔ بھُوون، تتو، کلا، منتر، پد، ورن۔ یہ تنتر شاستروں میں "شٹھ ادھو" کہلاتے ہیں، یہ شٹھ ادھومیئے جگت شنکر کا ہی سُوروپ تنتر شاستروں کو مانا گیا ہے۔

विद्यां परां कतिचित्-अम्बरम्-अम्ब के चित्
आनन्दं एव कतिचित्, कति चित् च मायाम्।
त्वां विश्वम्-आहुः-अपरे वयम्-आमनाम
साक्षात्-अपार-करुणां, गुरुमूर्तिम्-एव

(۳۱) وِدیایام، پرام، کہ تِہ چت، امبرم، امبہ، کے چت
آنندم، ایے و، کہ تِہ چت، کہ تِہ چت چہ، مایام
توام، وِشوم، آہوُر، اپرے، ویم، آمنامہ
ساکھیات، اپار کرونام، گورُو، موُرتیم، ایے و

ارتھ :۔ ہے ماں! آپ کو کچھ بھکت پراوِدیا۔ کئی چت آکاش رُوپ، کئی آنند رُوپ
کئی مایا نام سے پکارتے ہیں پرنتو ہم شاکھت مت والے اپار دیا والے۔ ست گورُو
موُرتی رُوپ آپ کو مانتے ہیں۔

कुवलय-दलनीलं बर्बर-स्निग्ध-केशं
प्रथुतर-कुचभारा-क्रान्त-कान्तावलग्नम्।
किम्-इह बहुभिर्-उक्तैः-त्वत् स्वरूपं परं नः
सकल-भुवन-मातः-सन्ततं सन्निधत्ताम्

(۳۲) کوُو، لَیہ، دلہ نیلم۔ بربر، سِنگدھ، کیشم

پرتھُوتر، کوُچہ، بھارا۔ کرانتہ، کانتاو، لگنم
رِکم، یہ ہ، بہُوبھِر، اُوکتیئے۔ توت سُوروپم، پرم ناہ
سکلہ، بھُوَونہ، ماتاہ، سن نہ تم، سہ نہِ، دھتام

ارتھ :۔ ہے سبھی بھُوونوں کی ماتا۔ کوُولیہ، پھُول کے پتر جیسے۔ شیام ورن والے، بھَورے رنگ کے چکنے تتھا کومل کیشوں والے۔ موٹے ستنوں کے بھار سے گھیرے سُندر کمر والے آپ کے سوُروپ کے ادھیک ورنن کرنے سے کیا پریوجن۔ کیول یہ پرارتھنا ہے آپ کا یہ سُندر ساکار رُوپ کے ہر وقت ہمارے سُنمُوکھ رہے۔

ٹِپنی :۔ اس شلوک کے انت میں پنچستوی کا رماتا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ آپ کا ساکار رُوپ ہر وقت ہمارے سامنے رہے۔ ماں! جب ہم آپ کے نراکار سوُروپ کے بارے میں ویدوں کے شرن میں جاتے ہیں تو وید آپ کے سمبندھ میں کہتے ہیں۔ وہ شکتی نہ "است" ہے۔ نہ "ست" ہے۔ نہ "ست است" ہے۔ نہ مہت ہے، نہ سوکھیم ہے۔ یعنی وید بھی آپ کے بارے میں ڈانواں ڈول ستھتی میں ہیں۔ ماتا میں اب اس "ست است" کے بھنور میں پھنسنا نہیں چاہتا ہوں بس آپ میرے سامنے ہر سمئے، ساکار روپ میں رہیں۔

ابستو چوتھا سماپت

سکلہ جنہ ن ستو پانچواں ۵

अजानन्तो यान्ति, क्षयम्-अवशम्-अन्योन्य-कलहै:
अमी-मायाग्रन्थौ, तव परिलुठन्त: समयिन:।
जगत्-मातर्-जन्म, ज्वर-भय-तम:-कौमुदि! वयं
नमस्ते कुर्वाणा: शरणम्-उपयामो भगवतीम्

सकल जननी स्तव: पञ्चम: سکلہ جننی ستو پانچواں

(۱) اجانن تو، یانتے، کھیہ یم، اوشم، انیونیہ، کلہ ہیے
اَمی، مایا، گرنتھو، تہ وَ، پہ رِ، لُوٹھنتا، سمہ، یہ ناہ
جگت ماتر، جنمہ، جور، بھ یہ، تماہ، کومدی، ویم
نمستے، کُوروانا ہ، شرنم، اُوپہ، یامو، بھگہ وَ تِم

ارتھ :- ہے جگت کو اُتپن کرنے والی ماں! بار بار جنم لینے کا کشٹ۔ شریر سمبندھت بھِن بھِن روگ مانسک تتھا شاریرک بھیہ رُوپی اندھکار کے لئے چاندنی رُوپی ہے ماں! یہ سبھی بھِن بھِن مت والے آپ کے اصلی سُوروپ کو نہ جانتے ہوئے۔ آپسمیں ترک وِترک کے جھگڑوں سے آپ کے مایا رُوپی پھندے میں پھنسکر لڑھکتے ہوئے بے بس ہو کر نشٹ ہو جاتے ہیں اور پھر سے جنم مرن رُوپی چکر میں گھومتے رہتے ہیں۔ ہم آپ ایشور شالی ماں کو نمسکار کرتے ہوئے شرن میں آتے ہیں۔

टिप्पणी–अविद्यायाम् अन्तो वर्तमाना: स्वय धीरा: पण्डितं मन्यमाना:
जघन्यमाना: परियन्ति मूढा:. अन्धेनैव नीयमाना यथान्धा:।। (मुण्डकोपनिषद्)

ارتھ :- منڈوک اُپنشد سے –"ماں آپ کا اصلی رُوپ کیا ہے۔ اس میں ترک وِترک سے کام نہیں چلتا ہے اودھیا میں پڑے ہوئے اپنے کو دھیر اور پنڈت مانتے ہوئے مورکھ لوگ ٹھوکرے کھاتے ہوئے پھرتے ہیں۔"

ارتھ :- وہ "سموِت" کیا ہے اس کا ورنن کرنے والا بڑا دُوربھ ہے، اس کو پراپت کرنے والا کوئی سپھل جیون والا ہی ہوتا ہے، اُس کو وہی پراپت کر سکتا ہے ماں ! جس پر آپ انوگرہ کریں۔

वचस्तर्कागम्य–स्वरस–परमानन्द–विभव
प्रबोधाकाराय–द्युति–दलित–नीलोत्पलरुचे!
शिवस्याराध्याय स्तन भर–विनम्राय सततं
नमो यस्मै कस्मैचन भवतु मुग्धाय महसे

(٢) وچس، ترکا، گمیہ، سورسہ، پرمانند، وِبھو
پربودھا، کارائے، دیوتی، دلِتہ، نیلوت، پلہ رُوچے
شِوسیا رادھیائے، ستنہ بھر، وِنمرائے، سَتتم
نمو یسمیئے، کسمیئے، چہ نہ، بھوتو، مُوگدائے، مہسے

ارتھ :- وانی اور ترک سے نہ جاننے یوگیہ۔ اپنے ہی انُبھو سے جاننے یوگیہ جو پرمانند رُوپی ایشوریہ ہے اس کو جاگرت کرنے والے، سُریہ پرکاش سے کِھلے ہوئے نیل اتپل کمل کی بانی

شوبھا والے شنکر بھی جس کی آرادھنا کرتا ہے، گیان کریا روپ اتھوا سانکھیہ اور یوگ روپ ستنوں سے جھکے ہوئے کسی الوکک سندر تیج کو بار بار نمسکار ہو۔

ٹپنی :- यतो वाचो निवर्तन्ते अप्राप्य मनसा सह:।

ارتھ :- جہاں سے من کے سہیت وانی وغیرہ سبھی ایندریاں اس "سموت" شکتی کو نہ پاکر واپس لوٹ آئی ہیں۔

ماں کے دو ستن ہونے کا سنکیت ہے۔ "گیان اور کریا" "اتھوا" سانکھیہ اور یوگ"

سانکھیہ (گیان یوگ) سانکھیہ کا سدھانت ہے۔ آتما ایک تتھا سرو ویاپک ہے۔ جو آتما میرے اندر ہے وہی کیٹ پتنگ میں بھی ہے۔

یوگ (کرم یوگ) کا سدھانت ہے۔ کرم کرتے وقت سدھی اسدھی۔ جے پراجے۔ ہانی لابھ کے وشئے میں من سمان کھنا ماتا کے دونوں ستن ہمیشہ بھکتوں کو گیان۔ کریا اتھوا سانکھیہ، یوگ روپی دودھ کی دھاریں پلانے کی نمت جھکی رہتی ہیں۔

लुठत्-गुञ्जाहार-स्तनभर-नमत्-मध्य-लतिकां
उदञ्चत्-घार्माम्भः कणगुणित-नलोत्पलरुचम्।
शिवं पार्थत्राण-प्रवण-मृगयाकार-गुणितं
शिवाम्-अन्वक्-यान्तीं शवरं-अहं-अन्वेमि-शवरीम्

(۳۳) لُوٹھت، گنجاہار، ستنہ، بھر، نہ مت، مدھیہ، لہ تِہ کام
اُودنچت، گھرمامبھا، کنہ، گُونِہ تہ، نیلوت، پہ لہ، رُوچم
شِوم، پارتھ، ترانہ، پروَنہ، مرگیاکار، گُونِہ تم

شِوام، انوک یانتم شہ ورم، اہم، انو یے می، شہ ورِم

ارتھ :۔ ارجن کی رکھشیا کرنے کے لئے شِکاری رُوپ دھارن کئے ہوئے شنکر کے شریر سے نکلے ہوئے گرم پسینے کے بوند نیل کمل جیسے بنے ہوئے جس شنکر کے شریر پر شوبھت ہوتے تھے ایسے ہی شنکر کے پیچھے پیچھے دوڑتی ہوئی شکارِن بنی ہوئی لڑھکتے ہوئے گونجا پھولوں کے ہاروں سے یکت ستنوں کے بھار سے جھکی ہوئی کمر والی شِوا بھگوتی کو میں پرنام کرتا ہوں۔

ٹِپنی :۔ ارجن نے پاشوپت استر پراپت کرنے کے لئے بھگوان شنکر کو سنتوشٹ کرنے کے لئے اگھور تپسیا کی۔ اس تپسیا سے سنتوشٹ ہو کر بھگوان شنکر نے شِکاری کا رُوپ دھارن کیا۔ جگت ماتا نے بھی اوپر شلوک میں کہے ہوتے رُوپ میں شِکارن کا رُوپ دھارن کیا تھا۔

यो यो यां यां तनुं भक्तः श्रद्धयार्चितुम्-इच्छति।

ارتھ :۔ جو جو بھگت جس جس سوروپ کی بھگتی کرتا ہے اس کی اس شردھا کو اُسی سوروپ میں درڑھ کرتا ہوں۔ ارجن نے شتر استر سے سُوسجت رُوپ میں تپسیا کی۔ بھگوان ارجن سے شِکاری رُوپ میں ملے۔
(مہا بھارت)

मिथः केशाकेशि-प्रधन-निधनाः-तर्क घटना
बहु-श्रद्धा-भक्ति-प्रणय-विषयाः-चाप्त-विधयः।
प्रसीद प्रत्यक्षीभव-गिरिसुते! देहि शरणं
निरालम्बं चेतः परिलुठति पारिप्लवम्-इदम्

(۴) مِہ تھا، کیشا کیشی، پردھنہ، نِہ دھنا، ترکہ، گھٹنا
بہُو شردھا، بھکتی، پرنہ یہ، وشہ یاہ، چاپتہ، وِدھیا

پرسید، پرتیہ کھی، بھو، گہ رسُوتے! دیے ہی، شرنم
زرالمبم، چےتاہ، پہ رلُوٹھتی، پار، پلوم، ایدم

ارتھ :- آپ کا سُوروپ ترک کا وِشئے نہ ہونے پر بھی ترک وِترک وادی آپس میں بالوں کو پکڑ کر نشٹ ہوتے ہیں۔ پرنتو دوسری طرف کئی بھکت جن شردھا اور بھکتی سے وِنمر ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسا یہ مت تانتر کا اُپدرو آشریہ رہیت من کو بھرمِت کرتا ہے۔ ہے پاروتی! پرسن ہو کر پرتیکھشیہ رُوپ میں درشن دیجئے تتھا ہمیں اپنے شرن میں لیجئے۔

ٹپنی :- अचिन्त्या: खलु ये भावा: न तान् तर्केन योजयेत्।

ارتھ :- ماتا! آپ کا اچِنتیہ رُوپ ترک کی کسوٹی پر پرکھنے کا وِشئے نہیں ہے۔ صرف آپ کی شرناگتی سے ہی آپ کا سورُوپ جانا جاتا ہے۔
وہ ماں جس پر انوگرہ کرتی ہے وہی اُن کے سورُوپ کو جان سکتا ہے۔

शुनां वा वह्ने-र्वा-खगपरिषदो वा यत्-अशनं
कदा केन क्वेति क्वचित्-अपि न कश्चित्-कलयति।
अमुष्मिन्-विश्वासं विजहिहि ममाह्लानय वपुषि
प्रपद्येथा-श्चेत: सकल-जननीं-एव शरणम्

(5) شُونام، وا، وَہنیر، وا، کھگہ، پہ رِشدو، وا، یت، اشنم
کدا، کینہ، کیے تی، کوچیت اپی، نہ، کشچیت، کلہ یتی

اُمُوشمن، وِشواسم، وِجہ ہی ہیی، مماہنائے، وپُوشی
پرپہ، دیے تھاپچیہ تاہ، سکلہ جنہ نم، یے وشرنم

ارتھ :۔ ہے من! اس شریر پر جھٹ پٹ وشواس چھوڑ دیجئے۔ نہ معلوم یہ شریر کب کس کارن سے کہاں پر، کہیں بھی، کُتّوں کا، اگنی کا اتھوا پکھشیوں کا بھوجن بنے گا۔ یہ کوئی جانتا نہیں ہے اس لئے جگت ماتا کی شرن میں جائیں۔

ٹِپنی :۔ اس شریر کے تین رُوپانتر ہو سکتے ہیں۔ پرتھوی میں دبانے سے کیڑے بنتے ہیں پکھشی کُتّے وغیرہ جب کھائیں گے تو ٹٹی بنتی ہے، شریر کے جلانے پر بھسم بنتا ہے۔

अनाद्यन्ताभेद–प्रणयरसिकापि प्रणयिनी
शिवस्यासी:–यत्–त्वं, परिणय–विधौ देवि! गृहिणी।
सवित्री भूतानाम्–अपि यत्–उदभू: शैलतनया
तत्–एतत्–संसार–प्रणयन–महानाटक–सुखम्

(٦) انادیہ نتا، بھید، پرنہ یہ، رِسکاپی، پرنہ یِہ نی
شِوسیاسی ہ، یت، توم، پہ رِنہ یہ، وِدھو، دیوی! گرہنی
سوِتری، بھُوتانام، اپی یت، اُودبھُوہ، شیلہ، تتہ نہ یا
تت، یے تت، سنسار، پرنہ ینہ، مہاناٹک، سُوکھم

ارتھ:۔ ہے دیوی ! آپ آدِ اور انت رہت اتھاہ حد رہت پریم کا سوادن کرنے والی ہو کر بھی پریم رُوپ وِواہ کی وِدھی میں شنکر کی پتنی بنی تھی۔ پرانیوں کی اتپن کرنے والی ہونے پر بھی آپ ہمالیہ کو پتری رُوپ میں اتپن ہوئی۔ یہ سب سنسار کے پریم کے مہاناٹک کے سُکھ کا سنکیت ہے،

ٹِپنی:۔ پریم ماتا کے انُوگرہ پراپت کرنے کا ایک سادھن ہے۔ پاروتی کے شنکر کی اردھانگنی بننے تتھا ہمالیہ کی پُتری بننے کے ناٹک سے گرہستی جیون کی شریشٹھتا کا سنکیت ملتا ہے۔ گرہستھاشرم پریم سیکھنے کی ایک پاٹھ شالہ ہے گرہستھ میں پُتر دھن پدارتھ وغیرہ سے جو پریم کیا جاتا ہے وہ موہ کہلاتا ہے، وہی پریم جب بزرگوں وردھوں سے کیا جاتا ہے تو وہ شردھا کہلاتی۔ وہی پریم جب ایشور سے اتھوا جگت امبھا سے جوڑا جاتا ہے تو بھکتی کہلاتی ہے۔ بھکتی ہی شکتی سے مِلانے کا مُوکھیہ سادھن ہے۔

ब्रुवन्त्येके तत्त्वं भगवति! सत्-अन्ये विदुर्-असत्
परे मातः! प्राहुः तव सत्-असत्-अन्ये सुकवयः।
परे नैतत्-सर्वं सम्-अभिदधते दवि! सुधियः
तत्-एतत्-त्वत् माया, विलसितम्-अशेषं ननु शिवे

(۷) بھُروون، تیے کے، تت توم، بھگوتی، ست، انیے، وِدُور، است
پرے، ماتاہ، پراہُو، تہ وَ، ست، است، انیے سُوکہ ویاہ
پرے نیئے تت، سروم، سم ابھ ددھ تے، دیوی، سُودِھیاہ
تت، اے تت، توت مایا، وِلسہ تم، اشے شم، نہ نُو، شِوے

ارتھ:۔ ایشوریہ شالینی ماں ! کچھ لوگ آپ کے سورُوپ کو "ست" رُوپ کہتے ہیں، کچھ لوگ است

رُوپ کہتے ہیں۔ ماں کچھ لوگ ست است (ویکت اویکت) دونوں کہتے ہیں، کئی وِدوان
(۱) ست (۲) است (۳) ست است ان تینوں میں سے کچھ نہیں ہے ایسا کہتے ہیں۔ ہے ماں!
یہ سب کچھ نشچئے سے ہے آپ کی مایا کا ہی ولاس ہے۔

ٹِپنی :- सत् एव सौम्य इदमग्र आसीत्। असत् एव सौम्य इदमग्र आसीत्।
नवै वाचा न मनसा प्राप्तुं शक्यो न चक्षुषा, अस्ति इति उपलब्धव्य:। उपनि०

ارتھ :- سموِت رُوپ والی ماں۔ گیا ندریوں کرم اندریوں سے پراپت نہیں کی جاسکتی ہے پرنتو وشواش رکھ "وہ ہے ضرور" وشواس کروہ اوش ہے۔

तडत्-कोटि-ज्योति:, द्युति-दलित षड्ग्रन्थि-गहनं
प्रविष्टं स्वाधारं पुनर्-अपि सुधावृष्टि-वपुषा।
किम्-अप्यष्टा-त्रिंशत्-किरण-सकली भूतं-अनिशं
भजे धाम श्यामं, कुचभरनतं बर्बर-कचम्

(۸) تہ ڑِت-کوٹی، جیوتر، دیُوتی، دلِہ تہ، شٹھ گرنتھی، گہ ہہ نم
پرو شٹم، سوادھارم، پنراپی، سُودھا، ورشٹی، وپُوشا
کِم اپی، اشٹا، ترِم شت، کِرنہ، سکلی، بھُوتم، انِہ شم
بھجے، دھامہ، شیامم، کوچہ بھر، نہ تم، بر بر، کہ چم

ارتھ :- مُولادھار سے نکال کر سہسرار کی طرف چڑھتے وقت کروڑوں بجلیوں کی دِپتیوں سے وِکت کیئے

ہوئے چھ کملوں والے، پھر سے نیچے اترتے ہوئے مُولادھار میں پروشٹ ہوتے وقت امرت ورشا کرتے ہوئے اٹھتیس کرن پُونج سے یُکت شیام ورن والے، گیان کریارُوپی ستنوں سے جھکے ہوئے بھورے رنگ والے چمکیلے کیشوں سے یُکت آشچریہ جنک اُس تیج کو میں نِرنتر نمسکار کرتا ہوں۔

ٹِپنی :- اُس تیج کے بارے میں شیوتاشوتر اُپنشد میں رِشی کہتا ہے
न तत्र सूर्योभाति न चन्द्र तारकं
नेमा विद्युतो भान्ति कुतोयमग्निः। तमेव भान्तम्-अनुभाति सर्वं
اُس پرم دھام کو میں نے جانا جو سُوریہ کی بھانتی سویم پرکاش سورُوپ ہے۔ اُس پرم تیج کا ساکھیات کار کیے
तस्य भासा सर्वमिदं विभाति (कठोप०)
بغیر پرم پد پراپتی کے لئے کوئی دُوسرا راستہ نہیں ہے۔
اٹھتیس کلائیں :- سُوریہ کی ۱۲، چندرمہ کی ۱۶، اگنی کی ۱۰ کلائیں۔ کل کلائیں ۳۸۔

चतुष्पत्रान्तः षड्-दल-भग-पुटान्त-स्त्रिवलय
स्फुरत्-विद्यत्-वह्नि, द्युमणि-नियुताभ-द्युतियुते!
षट्-अश्रं भित्त्वादौ, दशदलम्-अथ द्वादश दलं
कलाश्रं च द्व्यश्रं गतवति! नमस्ते गिरिसुते!

(۹) چَتوش، پترانتاہ، شڈ دلہ، بھگہ، پُوٹانتاہ، تِروَلیہ
سپھُرت، وِدیوت، وَہنی، دیُومنی، نِیُتابھ، دیُوتی، یُوتے
شڈاشرم، بھِتوادَو، دشہ دلم، اتھ، دوادشہ دلم
کلاشرم، چہ، دویشرم، گتہ وتی، نمستے، گِری سُوتے

ارتھ :- چار پتوں والے (مُولادھار چکر سے) نِکل کر چھ دلوں والے (سوادھشٹھان چکر کے) دو تکونوں میں

ٹھہری ہوئی۔ تین گھیروں والی، چمکتے ہوئے، بجلی، اگنی، سُریہ جیسے اننت تیج والی۔ ہے کنڈلینی سورُوپ والی ماتا! آپ پہلے چھ دل والے کمل کو (سوادھشٹھان چکر) وکست کرکے دس دل والے (منی پورک) بارہ دل والے (اناہت چکر) ۱۶ پتے والے کمل (وِشودھاکھیہ چکر) دو پتے والی (آگیا چکر) کمل کو وکست کرنے والی اتھوا پرورش کرنے والی (کنڈلینی سورُوپ والی) ہے ماتا! آپ کو بار بار نمسکار ہو۔

ٹِپنی:۔ برہمانڈ میں جو وِشو دیاپنی وِدیوت شکتی (اورجا شکتی)، ہے وہی منش پنڈیں کُنڈلینی کے رُوپ میں ٹھہری ہے جو کنڈلینی پرکاش سے بھی تیز گتی والی ہے۔ پرکاش ایک سیکنڈ میں ۲۵ ہزار میل کی رفتار سے چلتا ہے۔

کنڈلینی شکتی اس سے بھی ادھک تیز گتی والی ہے یہ کنڈلینی منش کے شریر میں ایک گپت (چھپی ہوئی) تجوری ہے۔

कुलं केचित्-प्राहु-र्वपुर्-अकुलं-अन्ये-तव-बुधा:
परे तत्-सम्भेदं सम्-अभिदधते कौलं-अपरे।
चतुर्णा-अप्येषां-उपरि-किम्-अपि प्राहुर्-अपरे
महामाये! तत्त्वं तव कथम्-अमी-निश्चिनुमहे

(۱۰) کُلم، کے چت، پراہُور، وپُور، اکُلم، انیے، تہ و، بُودھاہ
پرے تت، سم بھیدم، سم ابھ ددھتے، کولم، اپرے
چتُرنام، اپییے شام، اُوپہ رِی، کِم اپِی، پراہور، اپرے
مہامایے، تہ توم، تہ وَ، کہ تھم، امِی، نِنشچہ نُو مہیئے۔

ارتھ :- ہے مایا بھگوتی ! کئی لوگ آپ کے سورُوپ کو کُل (وشورُوپ شکھتی) کہتے ہیں، کئی وِدوان اکُل (وِشو ترن۔ شِو) مانتے ہیں کچھ لوگ "کُل ، اکُل" رُوپ (شِو شکھتی روپ) کہتے ہیں، ان سے بھی بھن کئی لوگ "کول" نام سے کہتے ہیں، کچھ وِدوان اِن چاروں سے بھی "اتم اُولک" سورُوپ والی نام سے پکارتے ہیں۔ اوپر کہے ہوئے بھن بھن سُوروپوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے آپ کے اصل سورُوپ کو ہم کیسے نِشچت رُوپ سے جان سکیں گے۔

ٹِپنی :- आश्चर्यवत् पश्यति कश्चित् एनं
आश्चर्यवत् वदति तथैव चान्यः, आश्चर्यवत् चैवम् अन्यः शृणोति श्रुत्वा -
प्येनं वेद न चैव कश्चत् (भगवद्गीता)

ارتھ :- کوئی اس "آتما" اتھوا سوت کی طرف آشچریہ پورن درشٹی سے دیکھتا ہے کوئی دوسرا اس کا آشچریہ ورنن کرتا ہے اور کوئی اس کا ورنن آشچریہ سے سُنتا ہے، پرنتو سن کر بھی اِس کو کوئی جانتا نہیں ہے۔

षड्-अध्वारण्यानीं प्रलय-रविकोटि-प्रतिरुचा
रुचा भस्मीकृत्य स्वपद-कमल-प्रह्व-शिरसाम्।
वितन्वानः शैवं किमपि वपुः-इन्दीवर-रुचिः
कुचाभ्याम्-आनम्रः शिवपुरुषाकारो विजयते

(۱) شٹ، ادھوا، رنیانِم، پرلَیہ، رِو، کوٹ، پرتِ رُوچا
رُوچا، بھسمی کرتیے، سوپد، کملہ، پرہو، شِرسام
وِتن واناہ، شَیوم، کِم اِپی، وِپُوہ، اِیندی ور، رُوچی ہ
کُوچا بھیام، آنہ مراہ، شِو، پرشا کارو، وِجہ یہ تے

ارتھ:۔ پرلیہ کال کے کروڑوں سُریہ کے سمان تیج سے آپ کے چرن کملوں میں جُھکے ہوئے مستک والے بھکتوں کے چھ ادھوروُپ جنگل کو جلا کر شِو کا پرُدھاماتمک پرکاش پرکٹ کرتی ہوئی، گیان کریاروُپ ستنوں سے جُھکی شِو کی شکتی کو جے جے کار ہو۔

ٹِپنی:۔ شٹھ ادھو:۔ بھُوون، تتو، کلا، منتر، پد اور ورن یہ تنتر شاستر کے شٹھ ادھو نام سے پرسدھ ہیں۔ یہ سارا جگت اسی "شٹھ ادھو" سے ویاپت ہے یوگی اسی بھاونا کا ابھیاس کرتا ہوا آخر میں اسی میں لیہ ہو جاتا ہے۔
پرم دھاماتمک پرکاش کے بارے میں اپنشدوں میں آتا ہے:۔

न तत्र सूर्यो भाति न चन्द्र तारकं, नेमा विद्युतोभन्ति कुतोयमग्नि तमेव भान्तमनुभाति सर्वं तस्य भासा सर्वमिदं विभाति।

اُس پرکاشتمک پرمہ دھام کے پاس یہ سُریہ پرکاش کھدیوت (جُوگنُو) جیسا معلوم پڑتا ہے۔
سادھک:۔ اِس شلوک کے انت میں جے جے کار سے ہی اپنے کو کرتیہ کرتیہ مانتا ہے۔

प्रकाशानन्दभ्याम्-अविदितचरीं मध्यपदवीं
प्रविश्यैतत्-द्वन्द्वं, रविशाशि समाख्यं कवलयन्।
प्रविश्योर्ध्वं नादं, लय-दहन-भस्मी-कृतकुलः
प्रसादात्-ते-जन्तुः, शिवम्-अकुलम-अम्ब्! प्रविशति

(۱۲) پرکاشا، نندابھیام، اوِدتہ، چہ رم، مدھیہ، پدوِیم
پرو شیے تت، دوندم، روِ، شیشہ، سماکھیم، کہ ولہ ین
پرویشور دھوم، نادم، لیہ وہنہ، بھسمی کرتہ، کُولاہ
پرسادات تے جنتوہ، شِوا کلُم، امبہ! پروِشہ تی

ارتھ :- ہے ماتا پہلے کسی بھی جنم میں نہ جانے ہوئے۔ سُوشُمنا مارگ میں سادھنا تھا گیان سے پرویش کر پران اور اپان روپی جوڑے کو گراس کرتا ہوا سمادھی کی اگنی سے باہیہ جگت کو جلا کر انتر مُوکھ ہو کر سادھک سہسرار میں آپ کے انوگرہ سے وِشو ترن پرم شِواتمک دھام میں پرویش کرتا ہے۔

ٹِپنی

तमक्रतुः पश्यति वीतशोकः

ارتھ :- کامنا رہیت باہیہ جگت کو بھُولا ہوا۔ چنتا رہیت کوئی وِرلا سادھک ہی اُس برہمہ اتھوا ماں کے انُوگرہ سے پرم شِواتمک دھام کو دیکھتا ہے۔

प्रियंगु-श्यामांगीम्-अरुणतरवासः किसलयां
समुन्मीलन्-मुक्ताफल-बहुल-नेपथ्य-कुसमाम्।
स्तन-द्वन्द्व-स्फार-स्तवक-नमितां कल्पलतिकां
सकृत्-ध्यायन्त-स्त्वां दधति शिवचिन्ता-मणिपदम्

(۱۳) پرینگو، شیامانگم، ارُونہ، تر واساہ کیسہ لیام
سم، اُون، مِیلن، مُوکتا، پھلہ، بہُولہ، نے پتھیہ، کُسمام
ستنہ دوند، سفار، ستہ وکہ، نہ مِہ تام، کلپہ لہ تِہ کام
سہ کرت، دھیاین تس توام، ددھتی، شِو چنتا منی پدم

ارتھ :- کلپہ لتا رُوپ، ماتا کے ساکلہ رُوپ کا جس کے انگ پرینگُو لتا کے سمان شیام ورن کے ہیں، لال وستر جس کے بال پتے ہیں۔ وِکست چمکتے ہوئے موتی جس کلپ لتا کے پھل ہیں۔ وستر بھوشن وغیرہ جس کے پھُول ہیں۔ گیان کریا رُوپی دو ستنوں پھُولوں کے گچھوں سے جھُکی ہوئی ایسے ہی سورُوپ والی ماتا کا جو

دھیان کرتے ہیں وہ شِو کے پدم پد کو پراپت کرتے ہیں۔

ٹِپنی :- اویکت اُوپاسنا، یوگابھیاس، کنڈلینی جاگرن وغیرہ شریر دھاریوں کے لئے کشٹ سادھیہ ہے۔ جیسا کہ گیتا میں شری کرشن بھگوان ارجن سے کہتے ہیں۔ "अव्यक्ता हि गतिर्दुःखम्"

اویکت (نراکار) کی پراپتی بہت ہی کشٹ سے ہوتی ہے۔ پنچپتوی کار نے اویکت اُوپاسنا کے جہاں بھن بھن طریقے بتائے ہیں وہاں ساکار اُوپاسنا کو بھی خاص مہتو دیا ہے، اوپر کا شلوک اسی ساکار اُوپاسنا کا اُوداہرن ہے۔

षड्-आधारा-वर्तैः, अपरिमित-मन्त्रोर्मि-पटलैः
चलन्-मुद्राफेनैः बहुविध-लसत्-दैवत-झषैः
क्रम-स्त्रोतोभिः-त्वं वहसि, परनादामृत-नदीं
भवानि! प्रत्यग्र शिव-चित्-अमृताब्धि-प्रणयिनी

(۱۴) شٹھ، آدھارا، ورتیئے، اپہ رمِہ تہ، منترورمی، پٹہ لیئے
چلن، موُدرا، پھینیر، بہُو وِدھ، لہ ست، دَیوتہ، جھ شیئے
کرمہ، سروتو بھی ہ، توم، وہسی، پرنادا، امرت ندی
بھوانی، پرتیگر، شِوچِت، امرتابدھی، پرنہ ینی

ارتھ :- نیتہ نیئے، شِوروُپ، چیتنیہ، امرت ساگر میں پہنچانے والی، ہے بھوانی! آپ ہی نادبرہمہ روُپ امرت ندی کو لگاتار چلاتی ہو، جس پرنادامرت ندی کے شٹھ چکر روُپی بھنور ہیں۔ منتر روُپی جس کی اُورمیاں (لہریں) مُدرائیں جس کی چنچل جھاگ ہے۔ بھن بھن دیوتا جس کے مگرمچھ ہیں "کرم روُپی" شیو درشن جس کے سروت ہیں۔

ٹِپنی :- کرم درشن گرنتھوں میں پانچ مُدرائیں پرسدھ ہیں۔ (۱) کرنکینی۔ (۲) کرودھنا۔ (۳) بھیروی۔ (۴) لیلہ ہانا۔ (۵) کھیچری۔

پرناد، امرت ندی۔ یہ ندی شریر کے اندر اناہت ناد دھونی روپ سے لگاتار دن رات چلتی رہتی ہے۔ یہ دھونی سوبھاؤ۔ ہی ہمارے شریر میں چاروں طرف سے نکلتی رہتی ہے اس کو اناہت دھونی کہتے ہیں۔ یوگابھیاس سے ہی یہ دوَ دھونی (آواز) سُنی جاتی ہے۔

महीपाथोवह्नि-श्वसन-वियत्-आत्मेन्दुरविभिः
वपुभिः-ग्रस्तांशैः-अपि, तव कियान्-अम्ब! महिमा।
अमून्या-लोक्यन्ते भगवति! न कुत्राप्यनु-तराम्-
अवस्थां प्राप्तानि त्वयि-तु, परम-व्योम-वपुषि

(۱۵) مہی، پاتھو، وہنی، شوسنہ، وِیت، آتمیندو، رَوِبھی ہ
وپُوبھی ہ، گرستانشیر، اپی، تَو، کِیان، امبہ، مہما
امُونیا، لوکینتے، بھگوتی! نہ کوتراپیہ نُو، ترام
اوستھام، پراپتا، توِیہ تُو، پرمہ، ویومہ، وپُوشی

ارتھ:۔ ہے ماتا! پرتھوی، جل، اگنی، وایو، آکاش، جیواتما، چندرمہ، سُریہ۔ جو آپکے انش روپ سے بنے ہیں، اس لئے ان آٹھوں سوروپوں سے آپ کی مہما کتنی ہے، کیا جانا جاسکتا ہے جب کہ یہ آٹھوں آپ کے پرم چت آکاش سوروپ میں بہت توچھ (ہلکی) اوستھا کو پہنچے ہوئے ہیں کہیں بھی دکھائی نہیں دیتے ہیں یعنی آپ کی مہما کے سامنے اِن آٹھ ستنوں کی کوئی گنتی نہیں ہے

ٹِپنی:۔ पृथ्वी रेणुः पयांसि कणिका फल्गुः स्फलिंगो लघुः तेजो निश्वसनं मरुत् तनुतरं, रन्ध्रं सुसूक्ष्मं नभः। मुकुन्दमाला,

ارتھ:۔ اُس چت آکاش کا ساکشات کار ہونے پر پانچ بھوتوں کی کوئی ستا نہیں رہتی ہے۔ پرتھوی ایک دھول کا ذرہ دکھائی

دیتا ہے۔ وِشال ساگر چھوٹے جل کے بوند بنتے ہیں۔ آگ چھوٹی چنگاریاں دکھائی دیتی ہیں۔ وائُو سانس جیسے لگتا ہے۔ آکاش چھوٹا سوراخ جیسا دکھائی دیتا ہے۔

मनुष्या: तिर्यञ्चो मरुत इति लोकत्रयम्-इदं
भवाम्भोधौ मग्नं त्रिगुण-लहरीकोटि-लुठितम्।
कटाक्ष:-चेत्-अत्र क्वचन तव मात:! करुणया
शरीरी सद्योयं व्रजति परमानन्द-तनुताम्

(۱۶) مہ نوشاہ، تِریَنچو، مہ رُوتہ، یہ تی، لوکہ تریم، یدم
بھوآمبھودھَو، مگنم، تِرگونہ، لہری، کوٹِہ، لُوٹھِ تم
کٹاکھیاہ، چیت، اتر، کوچنہ، تہ و، ماتاہ! کرُونا
شریری، سہ دیو، یم، ورجہ تی، پرمانند، تنوتام

ارتھ :- منش، پشو، پنچھی، دیوتا اسی پرکار یہ تینوں لوک۔ ستو، رَج، تم رُوپ کروڑوں، لہروں میں لڑھکتے ہوئے ——— سنسار ساگر میں ڈوبے ہوئے ہیں، ہے ماتا! اِن میں سے کسی ایک پر آپ کی دیا سے انُوگرہ درشٹی اگر ہو تو جیوا اُسی وقت پرمانند رُوپ بھاؤ کو پراپت ہوتا ہے۔

ٹِپنی :-

·माभैष्ट विद्वन्! तव नास्त्यपाय:, संसारकूपे तरणोस्त्यपाय:
येनैव याता यतयो-स्य पारं, तमेव मार्ग तव निर्दिश्यामि।। अष्टगीता

ارتھ :- ہے وِدوان! گھبراؤ مت۔ اس سنسار رُوپی کوئیں اتھوا ساگر سے نکلنے اتھوا پار جانے کا مارگ دِکھاؤں گا جس مارگ سے شریشٹھ سنت لوگ سنسار ساگر میں سے پار گئے ہیں۔ وہ مارگ کونسا ہے؟ اِس اوپر درج شلوک میں اُسی کا سنکیت ہے، وہ مارگ ہے۔ ماں! آپ کی دیا درشٹی۔

कलां प्रज्ञां-आद्यां, समयं-अनुभूतिं समरसां
गुरुं पारम्पर्यं विनयं उपदेशं शिवकथाम्।
प्रमाणं निर्वाणं परमं-अतिभूतिं-परगुह्यं
विधिं विद्यां-आहुः सकल-जननीं-एव मुनयः

(۱۷) کلام، پرگیام، آدیام، سمہ یم، انُبھوتم، سمہ رسام
گوُرم، پارمپریم، وینہ یم، اُپدیشم، شوکتھام
پرمانم، نِرواݨم، پرمم، انُبھوُتم، پرگوُہام
وِدھِم، وِدھیام، آہُو، سکلہ جننیم، ایے و، مُونہ یاہ

ارتھ :۔ مُونی لوگ جنی کو، کریا شکھتی رُوپ، بُدھی رُوپ، آدِ شکھتی رُوپ، کال رُوپ، انُبھورُوپ، اتھوا وِمرش رُوپ، سامیا وستھا رُوپ، گورُوپ، دِکھیا رُوپ، نمرتا رُوپ، اُپدیش رُوپ، پرمان رُوپ موکھتی رُوپ، اُتکرشٹ رُوپ، پرمیشور رُوپ، اتی گوپنیہ رُوپ، وِردھی رُوپ، وِدیا رُوپ کہتے ہیں۔

ٹِپنی :۔ एकं सद्विप्राः बहुधा वदन्ति।
ایک ہی پرماتما کو گیانی لوگ بھِن بھِن ناموں سے پکارتے ہیں۔

प्रलीने शब्दौघे तत्-अनु-विरते-बिन्दुविभवे
ततस्तत्त्वे चाष्टाध्वनिभिः-अनुपाधिनि-उपरते
श्रिते शक्ते पर्वण्यनु-कलित-चिन्मात्र-गहनां
स्वसंवित्तिं योगी रसयति शिवाख्यां परतनुम्

(۱/۰) پرلی نے، شبد سوگرے، تت اُنو، ورتے، بندو، وِبھ وے
تہ تس، تہ نوے، چانٹہ، دھونہ بھی، اہ، ان اُوپا، دِھنی اُوپہ رتے
ٹہرتے، شٹاکتے، پہ رو، نیہ نو، کلنۃ، جپن، ماتر، گہنام
سوسم، دِرم، یوگی، رسہ یہ تی، شِواکھیام، پرتہ نوم

ارتھ :- مُولادھار چکر میں دھیان ستھر ہونے پر دھونیاں سُننے میں آتی ہیں۔ مُولادھار میں ناد کی دھونیاں لیہ ہونے پر اُس کے بعد یوگی کو شُو پرکاش پُونج دِکھائی دیتا ہے اُس کے شانت ہونے پر اُس کے پشچات اناہت چکر میں یوگابھیاسی کو آٹھ پرکار کی دھونیاں سُننے میں آتی ہیں۔ وِشدھ چکر میں دھیان ٹھہرنے پر آگیا چکر میں آگیا چکر کا سہارا لے کر وِمرش سے جانی ہوئی برھمہ رندھر میں ٹھہری ہوئی آنکرشٹ سورُوپ والی اپنی "سموت" کا یوگی رسا سوادن امرت پان کرتا ہے۔

ٹِپنی :- یوگ شاستروں کے مطابق جب سادھک (یوگی، سُوشُمنا ناڑی سے سہرار اتھوا برھمہ رندھر میں پہنچنے کا ابھیاس کرتا ہے، اُس سمیئے مُولادھار میں ہی دھیان ستھر ہونے پر ناد کی دھونی تیر رُوپ سے سُنائی دیتی ہے۔ یوگیوں کا کہنا ہے اس مارگ پر اگر سر ہونے پر گنٹا وغیرہ وادیہ کی دھونیاں ہوتی ہیں۔

ناد، یا شبدھ برھمہ دس پرکار کا ہوتا ہے پرنتو اُوپر لکھے شلوک میں آٹھ دھونیوں کا ہی ورنن ہے جب کہ سوچھند تنتر میں آٹھ ہی دُھنیوں کا ورنن ہے۔

परानन्दाकारां निरवधि, शिवैश्वर्य-वपुषं
निराकार-ज्ञान, प्रकृति-अनवच्छिन्न-करुणाम्।
सवित्रीं भूतानां निर्-अतिशय-धामास्पद-पदां
भवो वा मोक्षो वा भवतु भवतीं-एव भजताम्

(۱۶) پرانند اکارام، نِراودِیُئی، شوییَے، شوریہ، وِپُونّم
نِراکار، گیانہ، پرکرتم، ارنہ وِچھِنہ، کہ رُونامم
سہ، وِترم، بھُوتانام، نِراتِہ شنہ یہ، وِدھاماپد، پرامم
بھہ وو، وا، مُوکشیووا، بھہ وِنتُو، بھہ وِتم، یے وِبھیجہ تاہم

ارتھ :۔ پرمانند رُوپ، بیمار ہیت، شِو کی ایشوریہ شکھتی سورُوپ والی، اتہ سُوکھم گیان رُوپ سوبھاؤ والی۔ اپار انُوگرہ روپ والی۔ چراچر سرشٹی کو اُتپن کرنے والی، سب سے اوتم پرم شِو کا ستھان بنی ہوئی، ایسے ہی سورُوپ والی آپ کا جو دھیان کرتے ہیں اُن کے لئے بھوگ اور موکھ ایک جیسے ہیں ٹِپنی، "بھوگ اور موکھشہ" کی ایک جیسی پرتیتی ماں کی انُوگرہ درشٹی سے ہی سمبھو ہے۔ پاٹھک یہ نہ سمجھیں جس پر ماں کی انُوگرہ درشٹی ہوگی وہ سوتنتر رُوپ سے بھوگوں کا بھوگ کرسکتا ہے۔ بلکہ ماتا کے انُوگرہ سے وِشیوں (مانس، مدرا) وغیرہ میں ہوتے ہوئے بھی اس بھگت کا من وِچلت نہیں ہوتا ہے۔ من کے وِچلت نہ ہونے سے بھوگ بھوگنے کا پرشن ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ بھگت بھوگوں سے گھرنا (نفرت) کرتا ہے۔

विकार हे तौ सति विक्रियन्ति येषां न चेतांसि त एव धीरा।

ارتھ :۔ وِشیہ بھوگوں میں ہوتے ہوئے بھی جس کا من وِچلت نہیں ہوتا ہے، بلکہ وشیوں سے نفرت کرتا ہے۔ وہی وِیر ہے وہی یوگی ہے اُسی کا جیون سپھل جیون ہے۔

जगत्-काये कृत्वा-तं-अपि हृदये तत् च पुरुषे
पुमांसं बिन्दुस्थं तं-अपि परनादाख्य-गहने।
तत्-एतत्-ज्ञानाख्ये, तत्-अपि परमानन्द-विभवे
महा-व्योमाकारे त्वत्-अनुभव-शीलो विजयते

(۲۰) جگت کا یے، کرتوا، تم اپی، ہردیے، تنت چہ، پورت
پوماسم، بندوستھم، تم اپی، پر، نا دا کھیہ، گھنے
تنت، ایے تنت، گیانا کھیئے، تنت اپی، پرمانند، وبھ دے
مہاد یوما کارے، توت، انوبھو، شیلو، وجہ یہ تے

ارتھ :- جگت کو اپنے شریر میں لیئے کر کے (یعنی باہیہ جگت کو بھُول کر) اُس شریر کو بھی ہردیہ میں اُس ہردیہ کو بھی جیو آتما میں، اُس بندو گیان میں ٹھہرے ہوئے جیو آتما کو بھی گیان نام والے سدا شو میں اُس اوستھا کو بھی پرمانند ایشوریہ ٹکیت ۔ آکاش سوروپ والی دیوی میں بالترتیب لیہ کر کے ۔ اس ڈھنگ سے سادھنا کرنے والا یوگی جیئے جئے کار کے یوگیہ ہے ۔

ٹِپنی :- اوپر لکھے شلوک میں سادھک نے جو سادھنا کرم (طریقہ بتایا ہے یہ ضروری نہیں ہر سادھک کو اسی ڈھنگ سے پھلتا ہوگی جیسا کہ تنتر آلوک میں درج ہے ۔

ٹِپنی :- चित्त-भेदात् मनुष्यानां शास्त्रभेदे वरानने, व्याधिभेदात् यथा भेदो भेषजानां महौजसाम्।
यथैकं भेषजं ज्ञात्वा न सर्वत्र भिषज्यति, तथैकं हेत-मालम्ब्य न सर्वत्र गरुर्भवेत।

اس شلوک کا مطلب ہے ۔ سادھک کی رُوچی، شریر، وتا دان بھن بھن ہونے سے سادھناؤں میں بھی بھن بھن پرکار کی ہو سکتی ہیں ۔ اگرچہ ہر اودشدھی کا پربھاؤ مفرز ہے پرنتو ہر ایک بیمار کے لئے اس اودشدھی کا پربھاؤ ایک جیسا نہیں ہوتا ہے ۔

विधे! विद्ये! वेद्ये! विविध समये! वेद! जननि!
विचित्रे! विश्वाद्ये! विनय-सुलभे! वेद गुलके!
शिवाज्ञे! शीलस्थे! शिवपदवदान्ये! शिवनिधे!
शिवे! मातर्-मह्यं त्वयि वितर भक्तिं निरुपमाम्

(۲۱ وِدھے، وِدیے، ویےدے، سمیئے، وید، جنہ نے
وِچترے، وِشوادیے، وِنہ یہ، سُولبھے، وید، گوُلکے
شِواگیے، شِلستھے شِوپد، ورانیے، شِوندِھیے
شِوے، ماتر، مہییہ یم، توِی، وِتر، بھکتم، نِراوُپہ مام

ارتھ :- ہے وِدھی رُوپ، ہے اشٹادشہ وِدیا رُوپ والی، ہے جاننے یوگیہ۔ ہے نانا پرکار کی سِداَنت والی ہے ویدوں کو پرکٹ کرنے والے، ہے نانا رُوپوں والی، ہے جگت کے آدِ رُوپ، ہے بھکتی سے ملنے والی ہے ویدوں کے سار رُوپ، ہے شِو کی آگیا رُوپ، ہے اپنے ہی سوبھاؤ اتھوا سورُوپ میں ٹھہری ہوئی ہے، شِو دھام کی دینے والی۔ ہے کلیان کے نِدھی رُوپ، ! ہے شِو کی شکتی مجھے اپنے سوَروپ میں اُوپمارہت بھکتی دیجیے۔

ٹِپنی :- ویدیائیں اٹھارہ ہیں :- چار وید۔ رگ وید، یجُروید، سام وید، آتھروِید۔
ویدوں کے چھ انگ ہے :- شکھیا، کلپ، ویاکرن، نرُوکت، چھند، جیوتش، نیائے میمامسا۔ دھرم شاستر، پُوران، آیورویدہ، دھنُروید، گاندھروید، ارتھ شاستر، یہ اٹھارہ ویدیائیں کہلاتی ہیں۔

विधेर्मुण्डं हृत्वा यत्-अकुरुत पात्रं करतले
हरिं शूलप्रोतं यत्-अगमयत्-अंसाभरणताम्।
अलंचक्रे कण्ठं यत् अपि गरलेनाम्ब! गिरिशः
शिवस्थायाः शक्तिः-तत्-इदं-अखिलं=ते विलसितम्

(۲۲ وِدھیر، مُنڈم، ہرتوا، یت، اکورتہ، پاترم، کرتلے

ہریم، شولہ، پروتم، یت، اگہ مہ یت، انسا بھرنہ تام
الم چکرے، کنٹھم، یت اپی، گریبے، نامیہ، گرشاہ
شوستھایاہ، شکھتے، تت ایدم، اکھلم، تے، ولہ سہ تم

ارتھ:- برھما کا پانچواں سر کاٹ کر ہاتھ میں بھکھیا پاتر بنایا، وشنو کو ترشول میں پرو کر کندھے کا بھوشن بنایا اور گلے کو ہلاہل زھر سے سجایا۔ یہ سب کچھ شو میں ٹھہری ہوئی شکھتی کا ہی ولاس ہے۔

ٹِپنی:- यद्यपि अमंगलानीह सेवतेशंकरः सदा तथा मंगलं तस्य स्मरणात् जायते (शिवपुराण)

اگرچہ شنکر نے سبھی امنگل وستوں کو ہی اپنایا ہے تو بھی اُن کے سمرن ماتر سے ہی دوسروں کا منگل ہوتا ہے۔"

شنکر کا دوش بھی بھوشن کیسے بنا؟ یہ کیوں آپ کے پانی گرہن کی پری پاٹی کا ہی پھل ہے۔ یہ یعنی سب شکھتی کا ہی پربھاؤ ہے-۔ भवानि त्वत् पाणिग्रहण परिपाटी फलमिदम्।

विरिंच्याख्या मातः! सृजसि हरिसंज्ञा-त्वं-अवसि
त्रिलोकीं रुद्राख्या हरसि विदधासी-श्वरदशाम्।
भवन्ती सादाख्या शिवयसि च पाशौघ-दलिनी
त्वं-एवैकाऽनेका भवसि, कृतभेदैः-गिरिसुते

(۲۳) ورنچیا، کھیا، ماتاہ، سرجہ سی، ہری سنگھیا، توم، اوسی
ترلوکم، رودرا کھیا، ہرسی، ود، دھاسی، ایشور دشام

بھونتی، ساداکھیا، شویہ سی چہ، پاشو گھہ، دلینی
توم، بے وَیکا، نیے کا، بھوسی، کرتہ، بھیدیئے ہ، گری سُوتے

ارتھ :- ہے ماتا، برھمانی کے رُوپ میں آپ تین لوکوں کو بناتی ہو۔ آپ ہی وَیشنوی شکتی رُوپ سے تینوں لوکوں کی رکھشیا کرتی ہو۔ رودرانی رُوپ سے تینوں لوکوں کا ناش کرتی ہو۔ ایشوردشا کو پراپت ہوئی آپ ہی تینوں لوکوں کا پدھان کرتی ہو۔ شنکر کی شکتی بن کر بندھنوں کے سموہ کو کاٹتی ہوئی تینوں لوکوں کو آنندمئی بناتی ہو۔ آپ ایک ہی ہو کر بھی اتپن کئے ہوئے بھیدوں سے اننت بنتی ہو۔

ٹِپنی :- अहं ब्रह्मस्वरूपिणी, अहं विष्णुं उरुविक्रमं दधानि,

ارتھ :- میں برھم سورُوپ ہوں، میں وِشنُو روپ ہوں۔ مجھ سے ہی یہ پرکرتی پُرشاتمک جگت اتپن ہوتا ہے۔

मुनीनां चेतोभिः प्रमृदित-कषायैः-अपि मनाक्
अशक्ये संस्प्रष्टुं चकित-चकितैः-अम्ब! सततम्।
श्रुतीनां मूर्धानः प्रकृति-कठिनाः कोमलतरे
कथं ते विन्दन्ते पद किसलये पार्वति! पदम्

(۲۴) مُونی نام، چے توبھی ہ، پرمردِتہ، کشایئیر، اِپی مناک
اشہ کیے، سم سپُرشٹُوم، چہ کِتہ، چکہ تیے ہ، امبہ، ستہ تم

شروتی نام، مُور دھاناہ، پرکرتہ، کٹھینا، کوملہ ترے
کستھم تے، وِندنتے، پدکیسہ، لہ ییئے، پاروتی، پدم

ارتھ :- جن مُنیوں یم نیم وغیرہ سے کام کرودھ کو ہٹایا ہے وہ بھی بھیئے بھیت ہو کر اپنے من بُدھی سے آپ کا ذرّہ بھر بھی ورنن کرنے میں اسمرتھ ہیں۔ ہے پاروتی اُپنشد سوبھاؤ سے بھی کٹھن ہیں وہ آپ کے کومل چرن کملوں میں استھان کیسے پا سکتے ہیں۔

ٹِپنی यतो वाचो निवर्तन्ते। उपनि.

ارتھ :- جہاں سے من سہت وانی وغیرہ اپندریاں اُسے نہ پاکر لوٹ آتی ہیں۔
آپ کا سُوروپ ماتا کیسا ہے، اس کا ورنن کرنے میں وید بھی ہچکچاتے ہیں۔

तड़ित्-वल्लीं नित्यां-अमृत-सरितं पार-रहितां
मलोत्तीर्णां ज्योत्सनां प्रकृतिम्-अगुण-ग्रन्थि-गहनाम्।
गिरां दूरां विद्यां-अवनत-कुचां विश्व-जननीं
अपर्यन्तां लक्ष्मीं-अभिदधति सन्तो-भगवतीम्

(۲۵) تہ ڑِت، وِلم، نیہ تیام، امرِتہ، سہ رِتم، پار رہہ تام
ملو، تِرنام، جیوُتسنام، پرکرِتم، اگوُنہ، گرِنتھی، گہنام
گِرام، دوُرام، وِدیام، اونتہ، کوُچام، وِشوُ جنہ تِم
اپرینتام، لکھِم، اِبھی ددھتی، سنتو، بھگوتِم

ارتھ :۔ سنت لوگ جگت امبھا کو، بجلی کی لتا، نینتہ، جس کا کوئی پار نہیں ایسی امرت کی ندی مل رہیت نرمل چاندنی، پرکرتی (تین گنوں والی) ست، رج، تم ان گنوں سے رہیت اتہ شُوکھیم، دانی کا اودیشیہ وِدیا رُوپ، جھکے ہوئے گیان کریا رُوپ ستنوں والی، جگت کی ماتا پسما رہیت لکھشمی اِن ناموں سے پکارتے ہیں۔

ٹپنی :۔ پنچیتوی کار نے اُس "سموِت" "وِمرش" اتھوا "چت آکاش" کو سُریہ، چندرمہ، اگنی، بجلی وغیرہ پرکاشت وستوں کے اُوپما دے کر ورنن کیا ہے نہ کہ اِن پرکاشت سُریہ، بجلی وغیرہ کو ہی "سموِت" مانا ہے۔ اِن سبھی پرکاشت وستوں کے بارے میں اُپنشد کہتے ہیں۔

न तत्र सूर्योभाति न चन्द्र तारकं, नेमा विद्युतो भान्ति कुतोय-मग्नि:
तमेव भान्तमनुभाति सर्वं, तस्य भासा सर्वमिदं विभाति।। उपनि॰

ارتھ :۔

اُس "سموِت"، "پر" "برھمہ" کے پرکاش کے سامنے سُریہ کا تیج بھی لُپت ہو جاتا ہے، چندرمہ، تارا گن اور بجلی بھی وہاں چمکتی نہیں پھر اس اگنی کی بات ہی کیا۔ جو کوئی پرکاش وان وستو ہے اُس "چت آکاش" پربرھمہ کے پرکاش سے ہی پرکاشت ہوتا ہے۔

शरीरं क्षित्यम्भ: प्रभृति-रचितं केवलं-इदं
सुखं दु:खं चायं कलयति पुमान्-चेतन इति।
स्फुटं जानानोपि प्रभवति न देही रहयितुं
शरीराहंकारं तव समय बाह्य:-गिरिसुते!

(۲۶) شریرم، کھشہ تیمبا، پربھرتی، رچہ تم، کیولم، اِدم
شکھم، دُوکھم، چایم، کلہ یتی، پُومان، چیتنہ، ایتی
سُفٹم، جانانوپی، پربھہ وتی، نہ دیہی، رہ، یہ تُوم

شریرا، ہنکارم، تہ و، سمیہ، باہیاہ، گری سوتے

ارتھ :- ہے پاروتی ! یہ چیتن پرش اس شریر کو پرتھوی جل وغیرہ پانچ جڑ مہابھوتوں سے بنا ہوا ہے۔ ایسا سپشٹ رُوپ میں جانتا ہے، سُکھ دُوکھ کو اُنو بھو کرتا ہے اتھوا جانتا ہے۔ پرنتو یہ شریر دھاری شریر کے اہنکار کو ماتا کے اُنو گرہ کے بِنا چھوڑنے میں سمرتھ نہیں ہوتا ہے۔

ٹِپنی :-

ईश्वरोहं-अहमेवरूपवान्-पण्डितोस्मि सुभगोस्मि कोपर:
मत्समोस्ति जगतीति शोभते, मानिता-त्वत्-अनुरागिण: पर: (शिव॰स्तो॰)

ارتھ :- ہے ماتا ! اتھوا ہے شنکر! میں خود ایشور ہوں، میں سُندر ہوں۔ میں نتو درشی ہوں، میں بھاگیوان ہوں۔ میرے سمان دوسرا کون ہے۔ ایسا ابھیمان کرنا ایک منش کے لئے دُوشن ہے پرنتو ماں جو
ارتھ : آپ کے بھکت ہیں جن پر آپ کی اُنو گرہ درشٹی ہوتی ہے ان کے لئے یہ دوشن بھی بھُوشن بنتا ہے، آپ کے انو گرہ سے یہ توُچھ ابِھیمان "اپُورن اہمتا" رُوپ میں تبدیل ہوتا ہے۔

पिता माता भ्रता सुहृत्-अनुचर: सद्म गृहिणी
वपु: पुत्रो मित्रं धनमपि यदा-मां विजहति।
तदा मे भिन्दाना सपदि भय-मोहान्ध-तमसं
महाज्योत्सने! मात-र्भव करुणया सन्निधिकरी

(۲۷) پِتا، ماتا، بھراتا۔ سُوہرت، اُنوچراہ، سدمہ، گرہ نی
وپُوہ، پُترو، مترم، دھنم، اپی، یدا، مام، وِجہہ تی
تدا، مے، بھندانا، سہ پدی، بھیہ، موہاندہ، تمسم

مہا جیو تسنے، ماتر بھہ و، کرونیا سن ندی، کری

ارتھ :- ہے مہاپرکاش مئی ماں! پتا، ماتا، بھراتا، مِتر، نوکر، گھر، پتنی، شریر، پُتر، مِتر، دھن جب مرن کے وقت ساتھ چھوڑ دیں۔ دیا کر کے میرے بھیتّے، تتھاموہ رُوپی، اندھکار کو ناش کرتی ہوئی اُسی کھِن پرتکھیشہ رُوپ سے پرکٹ ہو جائیے۔

ٹِپنی :
काते कान्ता, कस्ते पुत्रः, संसारोयं-अतीव विचित्रः
कस्य त्वं कः कुत आयातः तत्त्वं चिन्तय, यत् इदं भ्राता
मा कुरु धन जन यौवन गर्वं, हरति निमेषात् कालः सर्वं
माया मयमिदं-अखिलं हित्वा, ब्रह्मपदं त्वं प्रविश विदित्वा।

ارتھ :- استری، پُتر کے ساتھ تمہارا کیا سمبندھ ہے۔ یہ سنسار بہت ہی وِچتر ہے۔ آپ کِس کے ہیں، آپ کون ہیں کہاں سے آئے ہیں، ہے بھائی اِس کا وچار کر۔ پریوار، دھن، جوانی کا ابھیمان مت کر، یہ سب مِتھیا ہے، یہ جان کر برھمہ اتھوا ماں کی شرن میں جاؤ۔ (जगत्गुरुशंकर)

सुता दक्षस्यादौ किल सकलमातः-त्वम्-उत्-अभूः
सदोषं तं हित्वा तत्-अनु गिरिराजस्य तनया।
अनाद्यन्ता शम्भोः-अपृथक्-अपि शक्ति-भगवती
विवाहात्-जायासी-त्यहह चरितं वेत्ति तव कः

(۲۸) سُوتا، دکھیہ سیادَو، کِلہ، سکلہ ماتاہ، توم، اود، ابھُوہ
سہ دوشم، تم ہِتوا، تت انُو، گِری راجسیے، تہ نہ یا
انادینتا، شمبھو، اپرتھک، اپی، شکتی، بھگوتی

وِواہات، جاپاسی، تیہ ہہ، چہ رِتم، وِیےتِی، تہ وکاہ

ادتھ :۔ ہے ماتا! آپ دکھیشہ پرجاپتی کے پُتری کے رُوپ میں اتپّن ہوئی، اُس کے پشچات دوسنی پرجاپتی کو چھوڑ کر آپ ہمالیہ کی لڑکی بنی۔ آدیہ انت رہیت ایشوریہ والی آپ شِو سے ابھن شکتی ہونے پر بھی وِواہ کر کے شنکر کی پتنی بنی، یہ تو آشچریہ ہے، آپ کے چرتر (ویوہار) کو کون جانتا ہے۔

ٹِپنی :۔ دکھیشہ کی پُتری کے رُوپ میں پرکٹ ہوکر۔ دکھیشہ کے یگیہ میں پتی دیو کا اپمان سُن کر پِترک سمبندھ کو گھاس کی بانتی سمجھ کر پِتا سے پراپت شریر کو بھی جلا ڈالا " اس ستی کی کتھا سے سنسار بھر کی استریوں کو اپدیش مِلتا ہے۔" ناری دھرم پتی دیو نہ دوجا۔"
ہمالیہ کی پُتری رُوپ میں پرکٹ ہوکر پاروتی نے اگھور تپیا سے شنکر کو پتی رُوپ میں پراپت کیا جس شنکر نے کامدیو کو بھسم بنا کر "سمر" بنایا تھا، اس کتھا سے شکھیا ملتی ہے۔ ناری شکتی کا کیندر ہے۔ پتی کا سُدھار کیا، سنسار کا سُدھار کر سکتی ہے۔

कणाः-त्वत्-दीप्तीनां रवि-शशि-कृशानु-प्रभृतयः
परं ब्रह्म क्षुद्रं तव नियतं-आनन्द-कणिका।
शिवादि-क्षित्यन्तं, त्रिवलय-तनोः सर्वमुदरे
तवस्ते भक्तस्य स्फुरसि-हि चित्रं भगवति

(۲۹) کناہ، توت، دِپتی نام، رَوِ، شِہ شِہ، کرشانُو، پربھرِتیاہ
پرم، برھمہ، کھیودرم، تہ و، نِہ یتم، آنندکہ نِہ کاہ!
شِوادی کھیہ تینتم، تِرولیہ، تنوہ، سروم، اُودرے

تہ وستے، بھکت تسیے، سُفرسی، ہردی، چیترم، بھگوتی

ارتھ:- سُریہ، چندرمہ، اگنی وغیرہ آپ کے دِیتی کے چھوٹے چھوٹے ذرے ہیں۔ پرم برہمہ بھی آپ کے سورُوپ کے سامنے تُوچھ ہے وہ بھی آپ کے آنند کا ایک کن ہے۔ شِو سے پرتھوی تک سارا جگت آپ کے تین لپیٹ والے پیٹ میں ٹھہرا ہوا ہے۔ ہے بھگوتی یہ آشچریہ ہے۔ آپ کا سوُرُوپ اتنا وِشال ہونے پر بھی آپ بھکت کے چھوٹے ہردیہ میں پرکٹ ہوتی ہے۔

त्वया यो जानीते रचयति भवत्यैव सततं
त्वयैवे-च्छत्यम्ब! त्वं-असि निखिला: यस्य तनव:।
गत: साम्यं शम्भु: वहति परमं व्योम भवती
तथाप्येवं-हित्वा, विहरति शिवस्येति-किं इदम्

(۳۰) تویا، یوجانی تے، رچہ یہ تِی، بھہ وتیئے وا ستہ تم
توئیے، ویے چھ، تیہ مبہ! توم، اسی، نکھلا، یسیہ، تنواہ
گتاہ، سامیم، شمبوہ، وہہ تی، پرمم، ویومہ، بھہ وتی
تتھا، پے وم، ہہ توا، وِہہ رتی، شِوسیے تِی، کِم یدم

ارتھ:- ہے ماتا! شنکر آپ کی گیان شکھتی سے جانا جاتا ہے، آپ کی ہی کریا شکھتی سے سرشٹی کو بناتا ہے آپ کی ہی شکھتی سے شِو یچھا کرتا ہے۔ جس کے سبھی سورُوپ آپ ہی ہو۔ شِو سامیہ اوستھا میں پہنچکر اپنے میں ہی چراچر سرشٹی کو لیہ کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنے وکیت اویکت سورُوپ کو چھوڑ کر

بھگوان شِو سے پھر کریڈا کرتی ہے، ماں یہ کیسا آشچریہ ہے۔

ٹِپنی :۔ اس شلوک میں بھکت ماں سے کہتا ہے۔شنکر کے سبھی سوروپ آپ ہی ہیں۔ بھگوان شنکر کے سوروپ آٹھ ہیں۔(۱) شرو (۲) بھو (۳) رُودر (۴) اوگر (۵) بھیم (۶) پشوپتی (۷) مہان (۸) ایشان۔

पुरः पश्चात्-अन्त-र्बहिर्-अपरिमेयं परिमितं
परं स्थूलं सूक्ष्मं सकुलं-अकुलं-गुह्यं-अगुहम्।
दवीयो नेदीयः सत्-असत्-इति-विश्वं भगवतीं
सदा पश्यन्त्याज्ञां वहसि भुवन-क्षोभ-जननीम्

(۳۱) پُوراہ، پشچات، انتر، بہہر، اپہ رمیےیم، پہ رمِہ تم
پرم، ستھُولم، سُوکھم، سہ کُلم، اکُولم، گُوہیم، اگُو ہیم
دَوی یو، نیے دی یاہ، ست است، یہ تی وِشوم، بھگوتم
سدا پشین تیاگیام، وہہ سی، بھُوونہ، کھیوبھہ، جنہ نم

ارتھ :۔ پیر تیکھشہ (سامنے) پروکھشیہ (پیچھے) اندر، باہر، اننت، سنکُوچت، اُتکرشٹ، ستھُول سُوکھیم، وِشو میئے، وِشوترن، اپرکٹ، پرکٹ۔ دُور سمیپ، ست رُوپ، است رُوپ ایسے ہی بھِن بھِن روپوں سے، وشورُوپ بھگوتی کو بھکت جن ہمیشہ دیکھتے ہیں۔ ماتا آپ ہی سارے جگت کو بھید میئے بنانے والے سوبھاؤ کو دھارن کرتی ہو۔

मयूरवाः पूष्णीव ज्वलन इव तत्-दीप्ति-कणिकाः
पयोधौ-कल्लोल-प्रतिहत-महिम्नीव पृषतः।
उदेत्योदेत्याम्ब, त्वयि सह निजैः तात्त्विक-कुलैः

भजन्ते तत्त्वौघाः प्रशमम्-अनुकल्पं परवशाः

(۳۲) مہ یُوکھا، پُوشِ نِی و، جولنِ ایو، تت، دِپتہ، کہ نہ کاہ
پہ یودھو، کلولہ، پرتہ، ہتہ، مہم نِی و، پرشہ تاہ
اُودیے تیودے، تیامبہ، تو یہ، سہہ، نہ جیئے ہ، تواتہ کہ وُلیئہ
بھ جن تے، تہ نو گھاہ، پرشہ مم، اُنو کلپم، پروشاہ

ارتھ :- ہے ماتا کرنیں جیسے سُریہ سے نکلتی ہے، سُریہ میں ہی لیہ ہو جاتی ہیں۔ اگنی سے جیسے اگنی کن پرکٹ ہو کر اگنی میں ہی لیہ ہو جاتی ہیں۔ سمندر کی لہریں سمندر میں سے اپتن ہو کر جیسے سمندر میں ہی لیہ ہو جاتی ہیں۔ ایسے ہی سبھی تتو، ماتا آپ میں سے ہی پرکٹ ہو کر پھر سے مجبور ہو کر آپ میں ہی لیہ ہو جاتی ہیں.

ٹِپنی: جس پرکار مکڑی اپنے پیٹ میں ٹھہرے ہوئے جال کو باہر نکال پھیلاتی ہے پھر اس کو خود ہی نگل جاتی ہے، اسی طرح وہ جگت جننی اس چراچر سرشٹی کا خود ہی نمت کارن بھی ہے اور اُپادان کارن بھی۔

विधु:-विष्णु:-ब्रह्मा, प्रकृतिर्-अणुर्-आत्मा दिनकर:
स्वभावो जैनेन्द्र: सुगत मुनिर्-आकाशम्-अनिल:।
शिव: शक्ति:-चेति, श्रुति-विषयतां ताम्-उपगतां
विकल्पैर्-एभिस्त्वाम्-अभिदधति सन्तो भगवतीम्

(۳۳) وِدھوہ، وِشنُوہ، برھما، پرکرتر، اُنوہ، آتما، دِنکراہ

سوبھاؤو، جیئے، نیندرہ، سُوگتہ، مُونرآکاشم، انلاہ

شواہ، شکھتی، چیئے تی، شُروتی، وِشہ یتام، تام، اُوپہ گنتام

وِکلپیر، یے بھی ہ، توام، ابھی ددھتی، سنتو، بھگوتم

ارتھ :- چندرمہ، وِشنُو، پرکرتی، جیوآتما، سُریہ، سوبھاؤ، مہاویر سوامی، بدُھ بھگوان، آکاش وایو شو شکھتی اِن بھِن بھِن ناموں سے سنت جن ویدوں کا وشئے بنی ہوئی بھگوتی کو پکارتے ہیں۔

ٹِپنی :-

रुचिनां वैचित्र्यात् ऋजुकुटिल-नाना पथ जुषां
नृणाम्-एको गम्यः त्वमसि पयसां-अर्णव इव।

ارتھ :- جیسے سیدھے اٹھوا ٹیڑھے بہنے والے سبھی جل سمندر میں پہنچتے ہیں ویسے ہی سانکھیہ، یوگ بودھ، جین، شیو، شاکتِک مت والوں کا پراپیہ ستھان ماں ایک ماتر آپ ہی ہیں۔

प्रविश्य स्वं मार्गं सहजदयया देशिक-दृशा
षट्-अध्व-ध्वान्तौघ-च्छिदुर-गणनातीत-करुणाम्।
परानन्दाकारां सपदि शिवयन्तीं-अपि तनुं
स्वं-आत्मानं धन्याः, चिरं-उपलभन्ते भगवतीम्।

(۳۴) پروشیہ، سوم، مارگم، سہہ جدیہ یا، دیے شکہ، درشا

شٹ، ادھو، دوانتوگھہ، چھ دُور، گنہ ناتی تہ، کرونام

پراندا، کارام، سہ پہ دی، شوین تم، اپی، تہ نُوم

سوم، آتمانم، دھنیا، چرم، اُوپہ، لہ بھنتے، بھگوتم

ارتھ :۔ بھاگیوان، پُرش آپ کی سوا بھاوِک دیا سے اوتم گورُو کے اَنُوگرہ سے آپ کے شاکھت مارگ میں پرویش کر چھ ادھوُرُوپی اندھکار سموُہ کو کاٹنے کے لئے اپار کرپا والی، پرمانندمئی بھکت کے سورُوپ کو کلیان میئے بنانے والی بھگوتی کو اپنا ہی رُوپ کھین ماتر میں بہت جنموں کے بعد جانتے ہیں۔

बहूनां जन्मनां-अन्ते ज्ञानवान् मां प्रपद्यते। ' भगवद्गीता

ٹِپنی، ارتھ :۔ بہت جنموں کے بعد گیان وان مجھ ایشور کو پراپت ہوتا ہے۔

भ्रान्त्वा लब्धः मया स्वस्मिन् देहे देवो यथस्थितः (ललेश्वरी)

ارتھ :۔ بہت جنموں میں گھوُم کر میں نے اس ماں کو اتھوا شنکر کو اپنے ہی شریر رُوپی مندر میں پایا۔

शिवस्त्वं शक्तिस्त्वं त्वमसि समया त्वं समयिनी
त्वं-आत्मा दीक्षा, त्वं-अयं-अणिमादिः-गुणगणः।
अविद्या त्वं विद्या त्वम्-असि निखिलं त्वं किम्-अपरं
पृथक्-तत्त्वं त्वत्तो भगवति! न वीक्षामहे-इमे (35)

(۳۵) شِوستوم، شکھتی ہ توم، توم اسِی، سمیا، توم، سمہ یِہ نی
توم، آتما، توم، دی کھیا، توم، ایم، انِہ مادِر، گوُنہ، گناہ
اوِدیا، توم، وِدیا، توم، اسِی نِہ کھیلم، توم، کِم، اپرم
پرتھک، تت توم تو تتو، بھگوتی، نہ، وِکھیامہہ، یمیئے

ادتھ :۔ ہے ماتا، آپ ہی شِو اور آپ ہی شکتی ہو۔ آپ ہی کال سروپ آپ ہی کال کو چلانے والی ہو آپ ہی آتما ہو، آپ ہی اپدیش رُوپ ہو، آپ ہی انہ ماوِ اشٹ سدھیاں ہو۔ آپ (ستو، رج، تم) تین گن رُوپ ہو، آپ ہی، اگیان اور گیان رُوپ ہو، سبھی کچھ آپ ہی ہو۔ کونسا ایسا دوسرا تتو ہے جو آپ سے بھِن ہے ایسا ہم دیکھتے نہیں ہیں۔

असंख्यै: प्राचीनै:-जननि! जननै: कर्मविलयात्
गते जन्मन्यन्त गुरुवपुषं-असाद्य गिरिशम्।
अवाप्याज्ञां शैवीं क्रम तनुर्-अपि त्वां विदितवान्
नयेयं त्वत्-पूजा सतुति-विरचनेनैव-दिवसान्।

(۳۶) اسنکھیئے، پراچی نیر، جننی! جننیۓ ہ، کرمہ، ولہ یات
گہ تے، جنمہ، نیہ نتہ، گورو، وپُشم، آسادیہ، گِہ رِشم
اواپیا گیام، شئیے وِم، کرمہ، تنُور، اپی، توام، وِدتہ، وان
نہ یے یم، توت پُوجا، ستوتی، وِرچنے، نیو، دِوسان

ادتھ :۔ ہے جگت ماتا! پچھلے اننت جنموں کے ذریعے کرموں کے ناش ہونے سے جنموں کے ختم ہونے ________ پر گورو سوروپ شِو کو پراپت کر کے "سہ کرم ننش شریر" دھارن کرتا ہوا بھی ماں آپ کو جانتا رہوں، آپ کی پُوجا تتھا سُتوتی کے کرنے میں ہی اس جنم کے باقی دِن گذار دوں۔

ٹِپنی :۔ "کرم تنُو" شامبھوی اوستھا کے بعد بھی کچھ سمئے تک شریر بنا ہی رہتا ہے، ایسے ہی پرار بدھ کرم سماپت ہونے پر بھی چرخا بغیر دھکے کے بھی کچھ دیر چلتا ہی رہتا ہے ایسے ہی پرار بدھ کرم سماپت ہونے پر بھی سادھک کا شریر بنا پرار بدھ کے بھی کچھ سمئے بنا ہی رہتا ہے جس شریر کو اس شلوک میں "کرم تنُوہ" سے کہا ہے۔

यत्-षट्-पत्रं कमलं-उदितं, तस्य या कर्णिकाख्या
योनिस्तस्या: प्रथितं-उदरे यत् तत्-ॐकारपीठम्।
तस्मिन्-अन्त: कुचभरनतां कुण्डलीत: प्रवृतां
श्यामाकारां सकलजननीं सन्ततं भावयामि

(۳۷) یت شٹھ، پترم، کملم، اُودِتم، تسیہ یا، کرنِہ کا کھیا
یونی ہ، تسیاہ، پرتھِ تم، اُودرے، یت تت اونکار، پی ٹھم
تسمِن، انتاہ، کُوچہ بھر، نہ تام، کنڈلی تاہ، پرورتم
شیاما کارام، سکلہ جنہ نِم، سن تہ تم، بھاویامی

ارتھ :۔ سوادھشٹھان چکر میں ٹھہرے ہوئے کھلے ہوئے شٹھ کمل کا کرنے کا نام والا جو مدھیہ بھاگ ہے اُس کے بیچ میں جو اُومکار بیٹھ ہے اس کے بھی بیچ میں گیان کریا رُوپ ستنوں سے جھکی ہوئی کنڈلینی رُوپ میں ٹھہری ہوئی شیاما کار والی جگت ماتا کو بار بار پرنام کرتا ہوں۔

ٹِپنی :۔ کمل اور چکر میں بھید، جب تک کنڈلینی سُپت رہتی ہے تب تک شٹھہ کملوں کو شٹھہ چکر کہتے ہیں، کنڈلینی کے جاگنے پر اُن کو شٹھہ کمل کہتے ہیں۔

مُولادھار سے لے کر آگیا چکر تک منش شریر میں چھ چکر ہیں، جن کی جانکاری پاٹھکوں کو شٹھ چکر چتر سے ہو گی، جو صفحہ نمبر ۱۶ پر درج ہے۔

भुवि-पयसि कृशानौ मारुते खे शशांके
सवितरि यजमाने प्यष्टधा शक्तिर्-एका
वहति कुचभराभ्यां या विनम्रापि विश्वं

सकल जननि! सात्वं पाहि मां-इत्यवश्यम्

(۳۸) بھووی، پہ یہ سی، کرشانو، ماروتے، کھے ششانکے سہ وترے، یجہ مانے، پیہ شٹہ دھا، شِکھتر، ایکا وَہہ تی، کوچہ بھرا بھیام، یاوِنمراپی، وِشوم سکلہ جننی! ساتوم، پاہی مام، اِیتی وشم

ارتھ:- آپ ایک ہوتے ہوئے بھی پرتھوی میں جل میں اگنی میں وایُو میں آکاش میں، چندرمہ میں سُریہ میں یجمان میں آٹھ پرکار کی شکھتی کے رُوپ میں۔ گیان کریا رُوپ امرت بھرے سننوں کے بوجھ سے جھکی ہوئی بھی جگت کی سرشٹی پالن تتھا سنہار کرتی ہو۔ ہے جگت کی ماتا! وہی آپ میری اوشیہ رکھیا کیجئے۔

ٹِپّنی:- اس انتم اشلوک میں ماتا کے آٹھ شکھتیوں کا سنکیت ہے وہ آٹھ شکھتیاں ہیں۔ (۱) پرتھوی میں شروشکھتی (۲) جل میں بھَو شکھتی (۳) اگنی میں رودر شکھتی (۴) وایُو میں اُوگر شکھتی۔ (۵) آکاش میں بھیم شکھتی۔ (۶) یجمان میں پشوپتی شکھتی۔ (۷) چندرمہ میں مہادیو شکھتی۔ (۸) سُریہ میں ایشان شکھتی۔

اِن آٹھ شکھتی رُوپ ناموں کے آرمبھ' اوم" جوڑ کرانت میں نماہ جوڑنے سے آٹھ شکھتی شالی منتر بنتے ہیں۔ پنچپتوی پاٹھ کے انت میں یہ آٹھ منتر ضرور پڑھیں یا جپ کیجئے۔

منتر

(۱) اوم شروائے نماہ (۲) اوم بھوائے نماہ (۳) اوم رودرائے نماہ (۴) اوم اوگرائے نما (۵) اوم بھیمائے (۶) اوم پشوپتیئے نماہ (۷) اوم مہادیوائے نماہ (۸) اوم ایشانائے نماہ۔

اوم شانتی، شانتی، شانتی

मन्त्र

(1) ॐ शर्वाय नमः (2) ॐ भवाय नमः, (3) ॐ रुद्राय नमः, (4) ॐ उग्राय नमः, (5) ॐ भीमाय नमः, (6) ॐ पशुपतये नमः, (7) ॐ महादेवाय नमः, (8) ॐ ईशानाय नमः ।।

